سنو تم صرف میری ہو----

اور میرے لیے ہی بنائی گئی ہو----

تم کسی اور کی نہیں ہوسکتی ---

سن رہی ہو نا میری بات تم میری ہو صرف میری ----

ہر بار تم چپ ہی رہتی ہو اور میں چپ چاپ چلا جاتا ہوں لیکن اس بار مجھے تمھارا اقرار چاہیے اور میں تمھارا اقرار سنے بغیر واپس نہیں جاؤں گا سمجھی تم---

بولو یار کچھ تو بولو---

کیوں تڑپاتی ہو تم مجھے اتنا ----

کیا تمھیں میری حالت پر ذرا بھی رحم نہیں آتا----

کسی اور کی مت ہوجانا تم جیتے جی میں مر جاؤں گا ----

وہ روزانہ کی طرح آج پھر محبت سے اس کا ہاتھ تھامے اپنی محبت کا اقرار مانگ رہا تھا لیکن وہ آج پھر ہمیشہ کی طرح خاموش تھی اور ساکت سی نظروں سے اسے گھور رہی تھی----

کیا تم نے ہر بار کچھ نہ بولنے کی قسم کھا رکھی ہے----

بولو یار کچھ تو بولو---

آج مجھے تمھارا اقرار چاہیے----

کون ہو تم؟ آخر کار مقابل کی چپی بھی ٹوٹی----

کیوں روزانہ مجھے پریشان کرتے ہو؟

آخر میں نے تمھارا کیا بگاڑا ہے----

تم مجھ سے چاہتے کیا ہو---

میں تم سے تمھیں چاہتا ہوں، بڑے سکون سے جواب دیا گیا---

صباء،صباء بیٹا اٹھ جاؤ----

نماز کا ٹائم جا رہا ہے---

اٹھو میری گڑیا اور نماز ادا کر لو---

اس سے پہلے کہ صباء اسے کچھ کہتی اسے اپنے نام کی پکاریں سنائی دیں اور وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی----

جی، ماما جانی اٹھ گئی ہوں----آپ بے فکر رہیں میں نماز ادا کر لوں گی----

اف اللہ کیا تھا یہ سب---

آخر یہ خواب کیوں مجھے روزانہ روزانہ آتے ہیں---

یہ خواب میری جان کیوں نہیں چھوڑتے----

یہ خواب مجھے پاگل کر دیں گے----

اور جو لڑکا روزانہ میرے خوابوں میں آکر مجھ سے اپنی محبت کا اقرار مانگتا ہے وہ کون ہے----

میں تو اسے جانتی بھی نہیں---

اف صباء یہ سب سوچنا چھوڑ اور جلدی سے بھاگ نماز کا ٹائم جا رہا ہے وہ خود سے بڑبڑاتی جلدی سے وضو کرنے واشروم کی جانب بھاگی ----

نماز ادا کرنے کے بعد کافی دیر اپنے رب کے حضور سجدہ گو رہی اور پھر اٹھ کر بڑی محبت سے قرآن پاک کی تلاوت کی اور کچن میں اپنی ماما کا ہاتھ بٹانے چلی گئی------

کچن میں جاتے ہی اس نے سب سے پہلے اپنی ماما کے دونوں گالوں پر محبت سے بوسہ دیا ---

بیٹا آج تم یہ سب چھوڑو اور جلدی سے جا کر تیار ہو جاؤ آج تمھارا کسی کالج میں انٹرویو ہے نا کہیں دیر نہ ہو جائے---

آج ناشتہ میں بنا لیتی ہوں----

ماما جانی آپ پریشان نہ ہوں ابھی بہت ٹائم ہے میں آپ کی مدد کرنے کے بعد بھی آرام سے تیار سکتی ہوں---

آپ سکون سے یہاں بیٹھیں میں فٹ سے ناشتہ بناتی ہوں پھر مل کر کرتے ہیں
وہ پاس پڑی کرسی اٹھا کر اس پر اپنی ماما کو بیٹھا کر محبت سے بولی-----

♡♡♡♡♡♡♡♡

ماضی

زینت بیگم اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھیں---
زینت بیگم کی پیدائش کے دوران ان کی ماں انہیں اس دنیا میں اکیلا چھوڑ کر چلی گئیں---
ان کے جانے کے بعد زینت بیگم اور ان کے والد احمر صاحب تنہا ہو گئے تھے
لیکن جلد ہی احمر صاحب نے خود کو سنبھال لیا اور زینت بیگم کی ماں اور باپ دونوں بن کر اچھے سے پرورش کی----

وقت کا کام ہے گزرنا اور وقت گزرتا گیا۔۔۔

زینت بیگم بھی اپنی جوانی میں قدم رکھ چکی تھیں۔۔۔۔

وہ اپنی عمر سے زیادہ سمجھدار اور سلجھی ہوئی خاتون تھیں۔۔۔۔

یا یہ کہنا بہتر ہوگا کہ وقت انسان کو سب کچھ سیکھا دیتا ہے۔۔۔۔۔

جب احمر صاحب بہت زیادہ بیمار رہنے لگے تو انہوں نے درمیان میں ہی اپنی پڑھائی کو خیر آباد کہہ دیا ماں کو تو وہ پہلی ہی کھو چکی تھیں لیکن اب باپ کو کھونا نہیں چاہتی تھیں۔۔۔۔۔

احمر صاحب نے زینت بیگم کو بہت سمجھانے کی کوشش کی لیکن انہوں نے احمر صاحب کی ایک نہ سنی اور اپنی بات پر قائم رہیں۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

ماما جانی میں اب انٹرویو کے لیے نکلتی ہوں آپ میرے لیے بہت ساری دعائیں کیجیئے گا میں کامیاب ہو کر لوٹوں اور یہ جاب مجھے مل جائے----

فی امان اللہ، خیر سے جاؤ اور خیر سے آؤ میری جان اللہ تعالیٰ تمھیں تمھارے ہر مقصد میں کامیاب کرے----

زینت بیگم نے بیٹی کو دل سے دعا دی----

ماما جانی اگر مجھے تھوڑا لیٹ ہو جائے تو آپ پریشان مت ہوئیے گا----

میں آپ کو انفارم کر دوں گی----

وہ ماں سے ڈھیروں دعائیں لے کر گھر سے باہر نکل گئی----

یا اللہ پلیز آج مجھے یہ جاب مل جائے اور میری ماما کی ٹینشنز بھی تھوڑی کم ہوجائیں انہیں کسی کے سامنے اپنے ہاتھ نہ پھیلانے پڑیں----

وہ دل ہی دل میں دعائیں کر رہی ہوتی ہے کہ اتنے میں ٹیکسی کالج کے باہر آکر رک جاتی ہے تو وہ ٹیکسی والے کو کرایہ دیتی ہے اور ایک گہرا سا سانس لے کر کالج کے اندر بڑھ جاتی ہے----

کالج کے اندر داخل ہوتے ہی وہ سب سے پہلے کالج کی بلڈنگ کو دیکھتی ہے اور دیکھتی ہی رہ جاتی ہے ---

کالج جتنا باہر سے اچھا تھا اندر سے اس سے بھی بڑھ کر اچھا تھا اور اپنی مثال آپ تھا---

وہ کالج کی بلڈنگ کو سراہے بغیر نہیں رہ پاتی ------

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی کہ اچانک سے اسے یاد آیا کہ اسے تو پرنسپل کے آفس کا ہی نہیں پتا----

اس نے ادھر ادھر دیکھا تو تھوڑے فاصلے پر اسے سٹوڈنٹس کا ایک گروپ نظر آیا تو وہ ان کی طرف بڑھ گئی ----

ایکسکیوزمی کیا آپ لوگ مجھے بتا سکتے ہیں کہ پرنسپل کا آفس کس طرف ہے شاید وہ لوگ اپنے آپ میں ہی مگن تھے اس لیے ایک طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہیں تو وہ بھی ان لوگوں کا شکریہ ادا کرتی اس طرف بڑھ جاتی ہے -----

آفس کا دروازہ کھولنے سے پہلے اس نے اچھی طرح سے اپنا حجاب ٹھیک کیا اور آفس کا دروازہ کھٹکھٹایا ----

یس کم ان ----

اندر سے ایک خوبصورت سی نسوانی آواز آئی----

اپنے دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے دروازہ کھولا اور اندر کی جانب بڑھ گئی -----

کالج کی پرنسپل مسز مریم شاہ کسی فائل پر جھکیں کچھ پڑھنے میں مصروف تھی ----

صباء جیسے ہی آفس میں داخل ہوئی انھوں نے نظریں اٹھا کر صباء کی طرف دیکھا جو دیکھنے میں کافی نروس سی لگ رہی تھیں ---- --

السلام علیکم !میم---

وہ جلدی سے خود کو کمپوز کرتی مسز مریم شاہ کو سلام کرتی ہے ----

وعلیکم السلام !آئیں بیٹھیں بیٹا----

مریم شاہ کے کہنے پر وہ ان کے سامنے والی چیئر پر بیٹھ گئی -----

اور جلدی سے اپنا بیگ اور فائلز سامنے پڑے میز پر رکھ دیں -----

سوری ،میں نے آپ کو پہچانا نہیں ----

مسز شاہ بولیں ---

جی میم ہم مل ہی آج پہلی بار رہے ہیں ---

وہ ایکچوئلی میم میں نے کچھ دن پہلے اخبار میں آپ کے کالج کا ایڈ پڑھا تھا جس میں ایک ٹیچر کی ضرورت کا بتایا گیا تھا ------

تو میں آج اسی سلسلے میں آئی ہوں میم----

وہ فائل مسز مریم شاہ کے آگے بڑھا کر بولیں ----

مریم شاہ نے فائل کھول کر اسے دیکھنا شروع کر دیا اور پھر کچھ دیر بعد بولیں

مس صباء آپ کا تعلیمی ریکارڈ تو کافی اچھا اور ایمپریسو ہے ----

لیکن ہم نے نیو ٹیچر اب ہائیر کر لی ہے ----

اب ہمیں مزید سٹاف کی ضرورت نہیں ہے ----

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی دھرام سے آفس کا دروازہ کھلتا ہے اور کوئی اونچی آواز

میں بولتا ہوا اندر داخل ہوتا ہے ----

ماما آخر آپ کب تک فری ہوں گی----

میں کب سے آپ کا انتظار کر رہا ہوں ----

بس اب مجھے نہیں پتہ آپ چلیں میرے ساتھ ----

صباء نے آواز سن کر اپنی جھکی ہوئی پلکیں اٹھا کر بولنے والی ہستی کی طرف دیکھا

جو بلیک تھری پیس پہنے ،بال جیل سے ٹھیک کیے بھنجھلایا ہوا سا تھا-----

اس نے پھر سے اپنی نظریں جھکا لیں ----

عیشان کبھی تو آرام سے سے بات کر لیا کرو ہمیشہ ہی تم جلدی میں ہوتے ہو----

ابھی میں کچھ بزی ہوں تو تم دونوں ہی چلے جاؤ ----

یار ماہر تو ہی کچھ بول تجھے کیوں ساتھ لایا ہوں میں ----

وہ اپنے ساتھ کھڑے ماہر کو بھی مخاطب کرتا ہے ---

آنٹی جی اس نے کب سے میرا سر کھایا ہوا ہے پلیز چلیں اس کے ساتھ ورنہ یہ میرا جینا حرام کر دے گا -----

اچھا ٹھیک ہے تم دونوں چپ چاپ یہاں بیٹھ جاؤ میں فری ہو کر تم لوگوں سے بات کرتی ہوں ----

جی تو مس صباء سوری میں آپ کو یہ جاب نہیں دے سکتی ---

مریم شاہ ان دونوں کو بیٹھنے کا کہہ کر خود صباء کی طرف متوجہ ہوئیں ----

پلیز میم مجھے اس جاب کی بہت ضرورت ہے ---

میم میں آپ کو کبھی بھی کسی شکایت کا موقع نہیں دوں گی ----

پلیز میم آپ میرا یقین کریں ----

عیشان جو کہ اپنے موبائل میں مصروف تھا ایک دم سے آنکھیں اٹھا کر اس معصوم سی لڑکی کی طرف دیکھتا ہے جس کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی ----

کتنی بے بسی اور التجا تھی اس کی آواز میں ---

وہ سوچنے لگا پتا نہیں یہ لڑکی کتنی مجبور ہو ----

ماما کوئی پروبلم ہے کیا؟

جب اس سے رہا نہیں گیا تو اپنی ماں سے پوچھ ہی لیا----

عیشان کے پوچھنے پر مریم شاہ نے فائل اس کی طرف بڑھا دی----

عیشان اور ماہر جو کہ مریم شاہ کی سائیڈ والی چیئر پر بیٹھے تھے فائل کی طرف متوجہ ہوگئے----

ماما ریکارڈ تو کافی اچھا ہے پھر کیا مسئلہ ہے----

بیٹا مسئلہ یہ ہے کہ جس سیٹ کے لیے انہوں نے اپلائے کیا تھا وہ سیٹ مکمل ہوچکی ہے---

اور کوئی ایسی سیٹ باقی بھی نہیں بچی جن کے لیے میں انہیں ہائیر کر لوں---

ہے نا ماما، عیشان کے کہنے پر سب لوگ اس کی طرف متوجہ ہوگئے----

کیا ہوا اگر ہم انہیں اکنامکس کے سبجیکٹ کے لیے نہیں رکھ سکتے تو انگلش کے سبجیکٹ کے لیے رکھ لیتے ہیں----

لیکن عیشان بیٹا وہ سیٹس بھی فل ہیں----

ماما سہیل صاحب اپنی جاب سے ریٹائرمنٹ لینے والے ہیں تو ہم ان کی جگہ مس صباء کو رکھ لیتے ہیں اکنامکس کے ساتھ ساتھ ان کا انگلش میں بھی ریکارڈ کافی اچھا ہے----

وہ اپنا نام پہلی بار کسی لڑکے کے منہ سے سنتی ہے تو پلکوں کی جھالر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتی ہے جو کہ پہلے سے ہی اسے دیکھ رہا ہوتا ہے----

دونوں کی نظریں آپس میں ٹکراتی ہیں----

ایک کی نظروں میں عزت ہمدردی تھی تو دوسری کی نظروں میں تشکر تھا----

لیکن وہ جلد ہی اپنی نظریں جھکا گئی----

آنٹی عیشان ٹھیک کہہ رہا ہے آپ انہیں ایک موقع دے کر دیکھ لیں اس کے بعد آپ کو جو ٹھیک لگے وہی کیجئے گا----

اوکے فائن، مس صباء آپ کل سے جوائن کر سکتی ہیں----

سب سے اہم اور ضروری بات یہ کالج صرف کالج ہی نہیں میرا دوسرا گھر بھی ہے جسے میں نے اپنا خون پسینہ ایک کر سینچا ہے---
یہ مجھے میری فیملی کی طرح ہی عزیز ہے----
اس میں کسی بھی غلطی یا کوتاہی کی کوئی گنجائش نہیں ہے---
سمجھ رہی ہیں نا آپ مس صباء---
جی میم،،مریم شاہ کی ہدایات پر اس نے جلدی سے اپنا سر ہاں میں ہلا دیا---
عیشان جو کہ اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا وہ اسے ایسے کرتی ہوئی کوئی معصوم سی بچی ہی لگی اس کی حرکت پر عیشان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ چھا گئی----
بہت شکریہ میم، میں اپنا کام پوری دل لگی اور ایمانداری کے ساتھ کروں گی----
خوشی کے مارے اس کی آنکھوں میں پانی سا چمکنے لگا----

عیشان کو اس کی آنکھیں بہت ہی پیاری لگیں اور اپنی طرف اٹریکٹ کرنے لگیں----

چلیں مس صباء میں آپ کو باقی کے سٹاف سے بھی ملواتی ہوں ----

♡♡♡♡♡♡♡♡

ان کو کرسی سے اٹھتا دیکھ کر صباء بھی جلدی سے ٹیبل پر پڑی اپنی فائل اور بیگ اٹھا کر کھڑی ہو گئی ----

،،،،ماما ہم کیا کریں اب

ماں کو جاتا دیکھ عیشان بول پڑا----

آپ دونوں گھر جاؤ میں آتی ہوں ----

کہتے ساتھ ہی مریم شاہ صباء کو اپنے ساتھ لیتیں آفس سے باہر نکل گئیں ----

عیشان کی نظر نہ چاہتے ہوئے بھی اپنی ماں کے ساتھ چلتی اس لڑکی پر گئی جو آج کل کے اس زمانے میں بھی خود کو سر سے پاؤں تک ڈھانپے سر جھکائے ہوئے تھی ----

عیشان یار چل گھر چلیں ،،آنٹی تو گئیں اس نئی ٹیچر کے ساتھ ----

ماہر جو کب سے بے زار سا کھڑا ہوا تھا اسے بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ لے گیا

جیسے ہی سٹاف روم میں مریم شاہ داخل ہوئیں پورا سٹاف ان کے احترام میں کھڑا ہوگیا اور ان کے ساتھ میرون عبایا میں سر پر حجاب لیئے کھڑی اس لڑکی کی طرف متوجہ ہوا----

تو سٹاف میں نے آپ سب کو ہماری نیو ٹیچر سے ملوانے کے لیے بلوایا ہے تاکہ آپ سب بھی ہماری نیو ٹیچر سے مل سکیں ----

تو یہ ہیں ہماری نیو ٹیچر مس صباء ---

میں امید کرتی ہوں آپ سب لوگ نیو ٹیچر کو اپنے سٹاف میں حصہ دیں گے اور ان کو کسی بھی قسم کی شکایت کا موقع نہیں دیں گے ----

اگر انہیں کسی بھی قسم کی ہیلپ چاہیے ہوگی تو آپ سب لوگ خوش دلی سے ان کی ہیلپ کریں گے ----

میں امید کرتی ہوں آپ سب لوگ ان کو ایک اچھا ماحول فراہم کریں گے جیسے ان سے پہلے آنے والے نئے سٹاف کو فراہم کرتے آئے ہیں ----

باقی کا انٹروڈکشن آپ خود دیں مس صباء سٹاف کو مجھے کچھ ضروری کام ہے تو میں چلتی ہوں ----

مریم شاہ سب کو خدا حافظ کہتی وہاں سے چلی گئی ---

ان کے جانے کے بعد سب سٹاف خوشدلی سے صباء سے ملا---

اب کافی حد تک صباء کی جھجک اور گھبراہٹ بھی ختم ہو چکی تھی ----

آپ سب سے مل کر مجھ بہت اچھا لگا ،،،اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بھی کہتی اچانک سے اس کا موبائل بج اٹھا -----

اس نے جلدی سے سب سے ایکسکیوز کیا اور بیگ سے اپنا موبائل نکالا جس پر ماما جانی کالنگ جگمگا رہا تھا ----

السلام علیکم !ماما جانی ،،-

صباء بیٹاکدھر ہو کافی دیر ہوگئی ہے ،،دوسری جانب سے زینت بیگم کی گھبراہٹ بھری آواز گونجی ----

ماما جانی آپ ٹینشن نہ لیں میں بس تھوڑی دیر تک گھر پہنچ جاؤں گی ----

اور تمھاری جاب کا کیا بنا --

وہ الحمدللہ اللہ کے کرم اور آپ کی دعاؤں سے مجھے مل گئی ہے،،،تو زینت بیگم بھی خوش ہوجاتی ہیں ----

اللہ حافظ !ماما جانی باقی کی بات گھر آکر کرتی ہوں ----

گھر سے کال تھی ،، سٹاف میمبر میں سے ٹیچر سعدیہ نے اس سے پوچھا ---

جی ماما جانی کی کال تھی وہ پریشان ہو رہی تھیں --

کافی دیر ہوگئی ہے اب مجھے گھر چلنا چاہیے ---

صبح انشاء اللہ آپ سب سے ملاقات ہوگی ----

کہتے ساتھ ہی وہ اپنا بیگ اور فائل لیکر سب کو اللہ حافظ کہتی سٹاف روم سے باہر نکل گئی -----

♡♡♡♡♡♡♡♡

،،، صائمہ ،صائمہ

جی بیگم صاحبہ ---

وہ گھر میں داخل ہوتے ہی ملازمہ کو آوازیں دینے لگی----

جاؤ عیشان کو بلا کر لاؤ ---

بیگم صاحبہ وہ تو گھر پر نہیں ہیں ----

اچھا تم جاؤ میرے لیے ایک کپ کافی کا بنا کر لاؤ میں اپنے روم میں جا رہی ہوں ----

جی بیگم صاحبہ ----

ملازمہ نے کہتے ساتھ ہی کچن کا رخ کیا ----

اور مریم شاہ کمرے کی جانب بڑھ گئیں ----

روم میں آنے کے بعد مریم شاہ نے عیشان کو کال کی ----

عیشان کہاں آوارہ گردی کر رہے ہو تم میں تمہارے لیے جلدی گھر آئی ہوں اور تم گھر سے ہی کہیں غائب ہو ---

حد ہوتی ہے ویسے ،،، مریم شاہ تھوڑا جھنجھلا کر بولیں ----

او کے ٹھیک ہے تم جلدی سے اپنا کام ختم کرو اور واپس گھر آؤ پھر لنچ مل کر ساتھ کریں گے ----

عیشان میں تمھیں آخری بار بول رہا ہوں اگر اب تم نے کچھ نہ خریدا تو میں تمھیں ادھر ہی چھوڑ کر چلا جاؤں گا ----

اتنی دیر سے عیشان بس ماہر کو گھمائے جا رہا تھا مال میں کچھ خرید نہیں رہا تھا اس لیے وہ غصے سے بولا ----

،،، ماہی میری جان ،،، واٹ از دس نان سینس

تم کب میرا نام بگاڑنا چھوڑو گے ماہر نام ہے میرا اپنے نام کو بگڑتا دیکھ کر ماہر جل بھن کر بولا ----

عیشان ماہر کو کبھی کبھی تپانے کے لیے ماہی بول دیا کرتا تھا جس سے وہ اچھا خاصا تپ بھی جاتا تھا ----

اچھا سوری یار تم تو جانتے ہی ہو مجھے جلدی کوئی چیز پسند نہیں آتی اسی لیے تو ماما کو ساتھ لانا چاہ رہا تھا تاکہ وہ اپنی پسند سے میری شاپنگ کر سکیں مجھے تو کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا----

عیشان چہرے پر بلا کی معصومیت لاتے ہوئے بولا۔۔۔۔
ہاں ہاں جانتا ہوں میں تمھیں جلدی کچھ پسند نہیں آتا پتا نہیں شادی کے لیے لڑکی کیسے پسند آئے گی۔۔۔۔
جیسی تمھاری چوائس ہے نا مجھے تو لگتا ہے تمھارے لیے لڑکی اسپیشل آرڈر پر بنوانی پڑے گی۔۔۔۔
ماہر بھی جلے بھنے انداز میں بولا۔۔۔۔
ہاہاہاہا اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے،،،عیشان نے جلدی سے اس کی بات کی نفی کی۔۔۔۔
اچھا جی اگر ایسی بات نہیں ہے تو پھر بتا تجھے کیسی لڑکی چاہیے۔۔۔۔
مجھے ایسی لڑکی چاہیے جس میں حیا ہو اور وفا ہو۔۔۔
وہ صرف اور صرف میرے لیے بنائی گئی ہو۔۔۔
جس کی روح پر صرف اور صرف میرا یعنی عیشان شاہ کا حق ہو۔۔۔۔

وہ صرف اور صرف میرے لیے ہی بنائی گئی ہو---

جس کے دل اور دماغ میں ہر وقت میرا اور میری یادوں کا بسیرا ہو----

جو صرف اور صرف میرے بارے میں سوچے---

میرے بارے میں جانے---

میرے دکھ سکھ کی شریک ہو---

میری ایک آہ پر بھاگی آئے----

جسے میری دولت یا گھر سے نہیں بلکہ مجھ سے محبت ہو----

بس اتنی سی ہی ڈیمانڈز ہیں میری----

واہ واہ کیا کہنے عیشان شاہ کے----

آج کل کے زمانے میں ایسی لڑکیاں کہاں سے ملتی ہیں---

نہیں یار ماہر ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے----

یہ دنیا اچھی لڑکیوں سے بھری پڑی ہے---

اچھا اب یہ سب چھوڑ اور گھر چل ماما ویٹ کر رہی ہیں----

لیکن عیشان تیری شاپنگ----

ماہر نے اسے یاد دلایا---

چھوڑ یار پھر کبھی کر لیں گے شاپنگ----

تو ماہر بھی کندھے اچکاتا اس کے پیچھے پیچھے چل دیا----

وہ دونوں باتیں کرتے کرتے گاڑی تک پہنچے ہی تھے کہ اتنے میں عیشان کا موبائل بج اٹھا----

ہاں گڑیا بولو----

بھائی مجھے یونیورسٹی سے پک کر لیں----

آج ڈرائیور نہیں آیا---

اچھا ٹھیک ہے گڑیا ہم آرہے ہیں---

کیا ہوا؟؟؟؟؟

عیشان کے کان سے فون ہٹاتے ہی ماہر نے اس سے پوچھا---
فرح کو یونیورسٹی سے پک کرنا ہے ڈرائیور اسے لینے نہیں گیا---
ماہر کے گاڑی میں بیٹھتے ساتھ ہی عیشان نے گاڑی یونیورسٹی کی طرف دوڑا دی----

♡♡♡♡♡♡

اف بھائی کتنی دیر کر دی آپ نے ان دونوں کو گاڑی سے اترتا دیکھ کر فرح نے بنا بریک کے بولنا شروع کر دیا----
ماہر نے آنکھوں میں محبت کا سماں لیے اس کانچ کی گڑیا کو دیکھا---
لیکن اسے کہاں ان سب چیزوں کی پرواہ تھی ---
اچھا یار اب بس بھی کرو ہم لوگ ٹریفک میں پھنس گئے تھے اسی لیے دیر ہوگئی----

جی نہیں اب آپ کو سزا ملے گی----

فرح لالچی نظروں سے اپنے بھائی کی طرف دیکھتے ہوئے بولی--- اچھا اچھا یار راستے میں کھلاتا ہوں گول گپے پہلے تم گاڑی میں تو بیٹھو----

کہتے ساتھ ہی عیشان نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اور ماہر بھی اس کے ساتھ والی سیٹ پر براجمان ہوگیا جبکہ فرح پیچھے جاکر بیٹھ گئی----

عیشان نے گاڑی گھر کی طرف دوڑا دی----

وہ لوگ آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ اچانک سے عیشان کی نظر ایک جگہ پر ٹھہر سی گئی----

عیشان نے جلدی سے گاڑی کو بریک لگائی----

کیا ہوا بھائی،،،آپ نے گاڑی کیوں روکی ابھی تو گول گپوں والی شاپ بہت دور ہے----

فرح نے جلدی سے نظر آس پاس دوڑائی اور عیشان سے بولی----

یار عیشان تم اس لڑکی کو اتنے غور سے کیوں دیکھ رہے ہو،،ماہر بولا۔۔۔۔

ماہر یار مجھے وہ لڑکی مس صباء لگ رہی ہیں۔۔۔۔

توکیا کریں پھر،،، ماہر چہرے پر بیزاریت سی لا کر بولا۔۔۔۔

مجھے لگ رہا ہے کہ وہ ٹیکسی وغیرہ کا ویٹ کر رہی ہے لیکن یہاں تو ایسی کوئی بھی چیز نظر نہیں آ رہی۔۔۔۔

کیوں نہ ہم انہیں لفٹ دے دیں۔۔۔

عیشان کی بات پر ماہر کو جھٹکا سا لگا۔۔۔

تو پاگل ہو گیا ہے کیا عیشان وہ ہمارے ساتھ کیونکر جائے گی اس کے حلیے سے تجھے اندازہ نہیں ہو رہا۔۔۔۔

یار میں کونسا خود جا کر اس سے لفٹ کا پوچھنے والا ہوں۔۔۔۔

فرح جا کر پوچھ لے گی۔۔۔۔

عیشان یار ہمیں کیا لینا دینا ہے کہ وہ یہاں کیوں کھڑی ہیں تو گھر چل آنٹی ہمارا ویٹ کر رہی ہوں گی----

کیا بات ہے بھائی مجھے بتائیں شاید میں آپ کی ہیلپ کر سکوں ----

فرح نے دونوں کو یوں کھسر پھسر کرتے ہوئے دیکھ کر پوچھا----

چندا میری بات دھیان سے سنو وہ جو میرون عبایہ میں سر پر حجاب لیئے لڑکی کھڑی ہے نا وہ ہمارے سکول کی نئی ٹیچر ہیں اور ایسے راستے میں کھڑی ٹیکسی وغیرہ کا ویٹ کر رہی ہیں ----

ایسے اچھا تھوڑی لگتا ہے کہ ایک اکیلی لڑکی ایسے راستے میں کھڑی ٹیکسی وغیرہ کا ویٹ کرے -----

تم ان کے پاس جاؤ اور کیسے بھی کر کے ان کو لفٹ لینے کے لئے راضی کرو اور گاڑی میں لے آؤ-----

اب یہ تم پر ڈیپینڈ کرتا ہے کہ تم انہیں کس طرح راضی کرتی ہو-----

تم خود کو بہت ہوشیار چالاک اور انٹیلیجنٹ سمجھتی ہو نا تو آج تمہارا امتحان ہے----
آج پتا چل جائے گا تم ہوشیار ہو بھی یا ایویں ای کہتی رہتی ہو----
اوہیلو ،، بھائی آپ مجھے چیلنج کر رہے ہیں شاید آپ جانتے نہیں ہیں کہ یہ فرح شاہ کیا چیز ہے ----
بس انہیں لفٹ لینے کے لیے راضی ہی تو کرنا ہے یہ تو میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے ----
آپ دیکھیں سہی میں کرتی کیا ہوں----
فرح تھوڑے جوش سے بولی ----
اچھا چلو تم کہتی ہو تو مان لیتے ہیں -----
اب جاؤ اور تھوڑا جلدی آنا ----
عیشان کے کہنے کی دیر تھی کہ فرح گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی ----

عیشان اور ماہر اس کی طرف ہی دیکھ رہے تھے جو تیز تیز قدموں کے ساتھ صباء کی طرف بڑھ رہی تھی ----

ابھی وہ تھوڑا دور ہی گئی تھی کہ اچانک سے واپس بھاگ آئی ----

جیسے ہی وہ گاڑی کے قریب پہنچی عیشان بول پڑا کیا ہوا چیلنج ہارنے کا ارادہ ہے کیا ---

ڈر گئی ہو کیا ہار جاؤ گی ----

ہارنا فرح شاہ کو پسند نہیں ---

وہ تو میں ان کا نام پوچھنے آئی تھی ----

اوہو نام بتانا تو میں بھول ہی گیا ----

ان کا نام مس صباء ہے----

اور وہ آج ہی انٹرویو کے لیے ماما کے پاس آئی تھیں ----

ساری تفصیل جاننے کے بعد وہ دوبارہ سے صباء کی جانب بڑھ گئی -----

♡♡♡♡♡♡

اف اتنی گرمی ہے کوئی ٹیکسی بھی نہیں مل رہی اور پیدل چلنے کی بھی ہمت نہیں ہے ----

ماما جانی بھی پریشان ہو رہی ہوں گی ----

ایک کام کرتی ہوں ماما جانی کو کال کر کے بتا دیتی ہوں کہ آج لیٹ ہو جاؤں گی

ابھی وہ خود سے ہی باتیں کر رہی تھی کہ اسے اپنے پیچھے سے اپنے نام کی پکاریں سنائی دیں ----

اس نے پیچھے مڑ کر پکارنے والی کو دیکھا ----

جہاں ایک بہت ہی پیاری سی لڑکی کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی -----

کیا ابھی میرا نام آپ نے لیا----

صباء نے اس سے پوچھا ----
جی ہاں میں نے ہی آپ کو پکارا تھا ---
کیا آپ ہی مس صباء ہیں ----
ایک انجان لڑکی کے منہ سے اپنا نام سن کر صباء حیران رہ گئی ---
سوری میں نے آپ کو پہچانا نہیں ----
کون ہیں آپ ؟؟
اور میرا نام کیسے جانتی ہیں -----
صباء نے ایک ہی سانس میں اس سے کئی سوال پوچھ ڈالے ----
آپ پریشان نہ ہوں پلیز ،،، میرا نام فرح شاہ ہے----
اور جس سکول میں آپ جاب کرتی ہیں وہ میری ماما مریم شاہ کا ہے ---
مجھے ماما نے نیو ٹیچر کا بتایا تھا میں اسی لیے آپ کے پاس آئی ہوں ----
آپ شاید گھر جا رہی ہیں ----

جی میں گھر ہی جا رہی ہوں لیکن کوئی ٹیکسی نہیں مل رہی ----

صباء بے چارگی سے بولی ----

اووو سیڈ تو پھر آپ کب تک یہاں کھڑی رہیں گی ----

اگر آپ کو برا نہ لگے تو آئیں میں آپ کو ڈراپ کر دیتی ہوں ----

فرح فوراً سے اصل مدعے پر آئی ---

ارے نہیں نہیں بہت شکریہ ---

میں چلی جاؤں گی ----

صباء کو یوں کسی انجان کے ساتھ جانا اچھا نہیں لگ رہا تھا ----

آپ سے ایک بات پوچھوں ----

صباء نے الجھی ہوئی نظروں سے پوچھا ----

جی جی ضرور مس صباء آپ بغیر کسی جھجک کے پوچھیں ----

آپ تو مجھ سے ملی ہی نہیں مجھے دیکھا بھی نہیں تو آپ نے مجھے پہچانا کیسے میرا مطلب آپ کو کیسے پتا چلا کہ میں ہی مس صباء ہوں----

سنتے ساتھ ہی فرح کے چہرے کا رنگ اڑ گیا-----

تو وہ تھوڑا سا گڑبڑا گئی ،،،اس سے کوئی جواب ہی نہیں بن پایا تو اس نے سچ بتانے کا فیصلہ کیا----

وہ ایکچوئلی مس صباء میرے بھائی نے آپ کو پہچان لیا تھا تو بھائی نے مجھے آپ کے پاس بھیجا تاکہ آپ کو لفٹ دے سکیں-----

اس طرح اکیلی لڑکی کا راستے میں کھڑے ہونا ٹھیک نہیں ہے ،،، پلیز آپ برا مت مانیے گا-----

یار ہم نے فرح چڑیل کو اسے لینے بھیجا تھا یا اس سے گپیں ہانکنے کو----

پتا نہیں کیا چک چک کر کے اس کا سر کھا رہی ہے----

اسے انتظار کرنا پتا نہیں کیوں برا لگ رہا تھا----

اووو مائی مائن اتنی فکر خیر تو ہے نا مسٹر عیشان شاہ ----
کہیں آہم آہم تو نہیں ----
ماہر تھوڑی شرارت سے بولا ----
بکواس نہ کر چینٹو میں تو کسی کا بھلا کرنا چاہ رہا تھا اور تو کچھ نہیں ---
اپنے لیے چینٹو لفظ سن کر ماہر کا منہ پورے کا پورا کھل گیا ----
جی جی بلکل عیشو میری جان جیسے پہلے بھی لڑکیوں کو لفٹ دیتی رہی ہے وہ بھی اتنی گرمی میں لیکن یہ نظارہ میری ان معصوم بھولی بھالی آنکھوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا -----
ماہر نے بھی اسے چھیڑ کر اپنا حساب بے باک کیا ---
ماہی بغیرت چپ ہوجا مجھے پہلے ہی فرح چڑیل پر اتنا غصہ آ رہا ہے جو اتنی دیر لگا رہی ہے ---
عیشان نے بھی اپنا بدلہ پورا کیا ----

فرح کی بات سنتے ہی صباء کی نظر اس کے پیچھے کچھ فاصلے پر کھڑی گاڑی پر پڑی -----

جس میں وہی صبح والا خوبرو سا لڑکا بیٹھا اسی طرف دیکھ رہا تھا -----

صباء کو بلکل بھی اچھا نہیں لگا اس کا صباء کو یوں پہچان لینا -----

صباء کی نظروں میں واضع نا پسندیدگی چھا گئی -----

فرح آپ نے میرے بارے میں اس طرح سوچا مجھے اچھا لگا لیکن آپ بلکل بھی فکر نہ کریں میں چلی جاؤں گی ----

اللہ حافظ !کہتے ساتھ ہی اس نے اپنے قدم آگے کی جانب بڑھا دیئے ---

اب اس بیچاری کے پاس پیدل چلنے کے علاوہ اور کوئی بھی راستہ نہیں بچا تھا -----

اور اس طرح اجنبی لڑکوں کے ساتھ وہ گاڑی میں بیٹھنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی -----

ارے سنیں تو مس صباء آپ کو گھبرانے کی بلکل بھی ضرورت نہیں ہے میں بھی تو ہوں گی گاڑی میں -----

لیکن وہ فرح کی کوئی بھی بات سنے بغیر تیز تیز قدموں سے چلتی ان سے دور ہوتی چلی جاتی ہے -----

اور فرح بیچاری سی شکل لے کر گاڑی میں آکر بیٹھ گئی ----

اسے یوں اکیلی آتا دیکھ کر عیشان کو سمجھ نہیں آتا کہ وہ برا کیوں فیل کر رہا ہے اور اسے اتنا غصہ کیوں آ رہا ہے ----

فرح تم سے ایک چھوٹا سا کام نہیں ہوا اور باتیں تو ایسے کر کے گئی تھی جیسے آج پوری دنیا فتح کر لو گی ----

ایک لڑکی کو تم لفٹ کے لیے نہیں منا پائی حد ہے ویسے -----

وہ ناچاہتے ہوئے بھی فرح پر بھڑک اٹھا ------

بھائی پلیز اب بس کریں ایک تو میں چیلنج ہار گئی ہوں اور اوپر سے آپ میری انسلٹ کیے جا رہے ہیں ----

میں نے اتنی کوشش کی لیکن وہ نہیں مانی -----

آپ کو گاڑی میں بیٹھا دیکھ کر وہ ڈر کر بھاگ گئی اب آپ کی شکل ہی ایسی ہے تو اس میں میرا کیا قصور -----

اب اگر آپ نے میری انسلٹ کی تو میں نے رونے لگ جانا ہے -----

فرح نے بھی اپنا حساب برابر کیا ----

وہ بھی عیشان شاہ کی بہن تھی فوراً سے اپنا بدلہ پورا کیا----

تم فرح پر کیوں غصہ کر رہے ہو میں نے تو تمہیں پہلے ہی کہا تھا وہ ایسے اجنبی لوگوں کے ساتھ کبھی بھی نہیں جائے گی ----

وہ بھی دو لڑکوں کے ساتھ تو بلکل بھی نہیں -----

لیکن تم کسی کی سنو تو ہی -----

ماہر نے بھی اس کی اچھی خاصی کلاس لے ڈالی ----

اب جلدی گھر چلو کافی ٹائم ہوگیا ہے بھوک بھی کافی لگی ہوئی ہے -----

آنٹی ہمارا ویٹ بھی کر رہی ہوں گی -----

بھائی وہ گول گپے ،،، فرح ہلکی سی آواز میں ممنائی -----

چپ کر کے بیٹھی رہو کوئی گول گپے نہیں ملنے والے سارا موڈ خراب کر دیا ہے اب گھر جا کر کھانا کھانا -----

کہتے ساتھ ہی عیشان نے گاڑی سٹارٹ کر دی --

فرح بیچارہ سا منہ لے کر بیٹھ گئی ----

بھائیوں کے رشتے لے کر بہنیں جاتی ہیں ----

اب آپ بھی دیکھنا بھائی ساری عمر کنوارے ہی رہو گے ----

اور یونہی لڑکیوں کو لفٹ دیتے رہو گے -----

آئے بڑے ،،، لڑکی خود کی شکل دیکھ کر بھاگی اور الزام مجھ پر لگا دیا-----

فرح منہ پھلا کر بیٹھ گئی ----
اس کا پھولا ہوا منہ دیکھ کر ماہر سے اپنی ہنسی کنٹرول کرنا دنیا کا مشکل ترین کام لگ رہا تھا -----
لیکن وہ ہنس کر اسے اور ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے خاموش رہا-----

♡♡♡♡♡♡♡♡

ماضی

بابا جانی میں نے کھانا بنا لیا ہے آئیں اور گرم گرم کھا لیں ----
کھانا بنانے کے بعد زینت بیگم نے پیار سے اپنے بابا جانی کو آوازیں دیں----
لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہ پا کر وہ کچن سے نکل کر سیدھی اپنے بابا کے کمرے کی جانب بڑھ گئی -----

وہ جیسے ہی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو تڑپ ہی اٹھی -----

اس کے بابا جانی رو رو کر اللہ سے دعا مانگ رہے تھے -----

بابا جانی کیا ہوا آپ ایسے کیوں رو رہے ہیں ----

بابا جانی پلیز بتائیں نہ میرا دل بند ہو رہا ہے -----

وہ اپنے ہاتھوں سے احمر صاحب کے آنسو صاف کر کے بولی -----

بیٹا میں اپنی لاڈلی کی خوشیاں مانگ رہا ہوں اپنے اللہ سے کہ میں اپنے جیتے جیتے اپنی لاڈلی کی خوشیاں دیکھ لوں -----

میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے بیٹا میں تمھیں تمھارے گھر کا ہوتا دیکھنا چاہتا ہوں -----

تمھیں پتا ہے میرے دوست رشید کا انھوں اپنے بیٹے معاویہ کے لیے تمھیں مانگا ہے -----

اگر آج تمھاری ماں زندہ ہوتی تو وہ خود تم سے یہ سب باتیں کرتی -----

بیٹا معاویہ ایک اچھا لڑکا ہے میرا دیکھا بھالا بھی ہے وہ تمھیں ہمیشہ خوش رکھے گا ---

بابا جانی پلیز میں آپ کو چھوڑ کر کہیں پر بھی نہیں جاؤں گی ----

اس نے بھرائی ہوئی آواز میں اپنے باپ کو اپنا فیصلہ سنایا-----

ارے پگلی تو سوچ بھی نہیں سکتی تجھے اپنے گھر میں ہنستا ہوا دیکھ کر میں پھر سے جی اٹھوں گا ----

تم تو میری اچھی اور فرمانبردار بیٹی ہو نا تو پھر پلیز انکار مت کرنا -----

میں رشید کو زبان دے چکا ہوں -----

بابا جانی یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں ----

اگر میں چلی گئی تو آپ کا خیال کون رکھے گا -----

تم بلکل بھی میری فکر نہ کرو بیٹا میں بلکل ٹھیک ہوں ----

میرے پاس ملازم ہوں گے وہ اچھے سے میرا خیال رکھیں گے -----

میں بس تمھیں تمھارے گھر میں ہنستا مسکراتا دیکھنا چاہتا ہوں ----
مجھے پوری امید ہے میری بیٹی میری یہ خواہش ضرور پوری کرے گی -----
کرو گی نہ،،،،، احمر صاحب نے ایک امید سے پوچھا----
ٹھیک ہے بابا جانی آپ کی خوشی کے لیے تو میں کچھ بھی کر سکتی ہوں ،،،،،آپ ہی تو میرا سب کچھ ہیں ----
آپ ہی تو ہیں جنھوں نے مجھے ماں اور باپ دونوں کا پیار دیا ہے -----
بیٹی کی رضامندی کا سن کر احمر صاحب بھی کھل اٹھے -----
اور اللہ کے حضور سجدہ دے کر اٹھ گئے ----
پھر کھانا کھانے کے لیے باہر ڈائننگ ہال میں چلے گئے -----
کھانا کھانے کے بعد احمر صاحب نے رشید صاحب کو کال کر کے رشتہ پکا ہونے کی خوش خبری سنائی -----
تو پھر طے رہا احمر یار ہم اپنی بیٹی کو جلد ہی اپنے گھر لانا چاہتے ہیں -----

ہاں یار کیوں نہیں زینت اب تمھاری ہی بیٹی ہے جب دل چاہے لے جاؤ -----

وہ اپنے بابا کی خوشی کا اندازہ لگا ہی نہیں سکتی تھی کیونکہ اس نے اپنے بابا کو آج تک اتنا خوش دیکھا ہی نہیں تھا ---

آج وہ اپنے بابا کی خوشی میں خوش تھی----

یہ جانے بغیر کہ یہ خوشی شاید دونوں باپ بیٹی کے لیے آخری خوشی ثابت ہونے والی تھی -----

♡♡♡♡♡♡♡♡

دن گزرتے گئے اور آج وہ دن بھی آگیا جس کا ہر لڑکی کو انتظار ہوتا ہے ----

آج وہ زینت احمر سے زینت معاویہ بن چکی تھی ----

وہ بھی سب لڑکیوں کی طرح آنکھوں میں سنہرے خواب سجائے آنے والے خوبصورت وقت کے بارے میں سوچ رہی تھی -----

اور چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی ----

دروازا کھلنے اور بند ہونے کی آواز پر وہ خود میں سمٹ گئی -----

یہ وقت ہر لڑکی کے لیے بہت ہی نیا اور خوبصورت سا ہوتا ہے -----

لیکن شاید زینت بیگم کی قسمت باقی لڑکیوں جیسی نہیں تھی -----

وہ اپنی شرم سے جھکی پلکیں اٹھا کر اپنے جیون ساتھی کی طرف دیکھتی ہے تو ساکت سی رہ جاتی ہے ----

اس کا جیون ساتھی لڑکھڑاتے ہوئے قدموں کے کے ساتھ چلتا ہوا اس کی طرف بڑھ رہا تھا ----

اس کے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے اور شیروانی کے بٹن کھلے ہوئے تھے-----

زینت بیگم کے لیے تو یہ سب حیران کن تھا-----

وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ شادی کی پہلی رات اس کا شوہر اس حال میں اس کے سامنے آئے گا-----

وہ بچی تو تھی نہ جو یہ بھی نہ سمجھ پاتی کہ اس کا شوہر کیا پی کر کمرے میں آیا ہے -----

اس سوچ کے آتے ہی وہ معصوم اندر تک کانپ اٹھی ----

اور پسینے کے ننھے ننھے قطرے اس کے ماتھے پر نمودار ہونے لگے------

اس سے پہلے کہ وہ اپنا بچاؤ کر پاتی اس کا درندہ صفت مجازی خدا بیڈ پر بیٹھ کر اس کے کپکپاتے ہوئے ہاتھ تھام چکا تھا -----

اور اسے سنبھلنے کا موقع دیر بغیر ایک ہی جھٹکے میں اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور وہ کسی کٹی ہوئی ڈالی کی طرح اس کے چوڑے سینے سے آٹکرائی -----

اس نے اپنا آپ بچانے کی بہت کوشش کی لیکن اس شیطان نما صفت انسان سے اپنا آپ بچا نہیں پائی -----

اور وہ شیطان اس کی نسوانیت کی دھجیاں اڑاتا چلا گیا اور اس موم کی گڑیا کو کچل کر رکھ دیا-----

اسے اس بات کا نہ تو ہوش اور نہ ہی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے-----

ایک نارمل مرد کبھی بھی اپنی بیوی کے ساتھ ایسا درندوں والا سلوک نہیں کرتا -----

لیکن معاویہ تو نارمل مرد تھا ہی نہیں-----

شراب نوشی ، نشہ ، زینہ ، مارپیٹ کرنا تو اس کا شوق تھا-----

وہ اس کے مومی وجود کو کچل کر خود نیند کی وادیوں میں گم ہو چکا تھا----

اور وہ بیچاری موم کی گڑیا اپنا ٹوٹا بکھرا اور درد سے چور وجود لے کر زمین پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر روتی چلی گئی----

کیونکہ وہ ظالم صفت انسان اسے کچل کر زمین سے نیچے پھینک چکا تھا-----

زینت بیگم کے پورے جسم پر اس کی حیوانیت کے نشانات بھی بن چکے تھے

اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا ہوتا کہ وہ اپنی قسمت پر روئے ، چیخے ،چلائے اپنا زخمی وجود کس کو دکھائے کوئی مرہم لگانے والا بھی تو نہیں تھا ----

ایک اس کا واحد سہارا اس کا باپ ہی تو تھا اگر وہ اپنی بیٹی کو اس حال میں دیکھ لیتا کہ کیسے اس کی پھول جیسی بیٹی کو کچل کر رکھ دیا گیا ہے تو وہ تو جیتے جی ہی مر جاتا-----

اس بیچاری میں اتنی ہمت بھی باقی نہ تھی کہ وہ آنسو ہی بہا پاتی -----

وہ بیچاری موم کی گڑیا چپ چاپ اٹھ کر لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ چلتی واشروم کی جانب بڑھ گئی ------

♡♡♡♡♡♡

اس نے گھر میں داخل ہوتے ہی اپنی ماما جانی کو سلام کیا-----

السلام علیکم !ماما جانی ---

وعلیکم السلام !اگئی میری گڑیا آنے میں بہت دیر کر دی ----

بس ماما جانی کچھ نہ پوچھیں ایک تو اتنی گرمی اوپر سے کوئی ٹیکسی وغیرہ بھی نہیں مل رہی تھی ----

اور مجھے پیدل چل کر آنا پڑا----

اف اللہ بہت تھک گئی ہوں میں ----

وہ تھکے تھکے سے انداز میں صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی -----

اچھا چلو کوئی بات نہیں جاؤ منہ ہاتھ دھو کر آؤ میں تب تک کھانا گرم کرتی ہوں ----

آج میری بیٹی کو جاب ملنے کی خوشی میں ،میں نے تمھاری پسند کا آلو گوشت بنایا ہے -----

یاہووووو ماما جانی آپ سچ میں کتنی اچھی ہیں آپ ورلڈز بیسٹ ماما جانی ہیں مجھے سچ میں بہت بھوک لگی ہوئی تھی ----

میں بس یوں گئی اور یوں فریش ہو کر آئی کہتے ساتھ ہی وہ اپنے کمرے کی جانب بھاگ گئی -----

♡♡♡♡♡♡♡

تھوڑی دیر بعد وہ فریش ہو کر واپس آئی تو دونوں ماں بیٹی نے مل کر کھانا کھایا ----

ماں کا دنیا میں ہونا بھی ایک عظیم نعمت ہے---

صباء نے اپنی ماں کے مسکراتے ہوئے چہرے کی طرف دیکھا-----

♡♡♡♡♡♡♡

جیسے ہی گاڑی پورچ میں آکر رکی وہ پھولے ہوئے منہ کے ساتھ بغیر کسی سے کچھ کہے اندر بھاگ گئی ----

یار عیشان تو نے بیچاری کو کچھ زیادہ ہی ڈانٹ دیا -----

دیکھو کیسے بیچاری کا منہ پھولا ہوا ہے ----

چھوڑو یار ایسے ہی منہ بنا رہی ہے جب گول گپے ملیں گے تو خود ہی مان جائے گی ----

چلو اب اندر کھانا کھاتے ہیں ----

کہتے ساتھ ہی وہ دونوں اندر کی جانب بڑھ گئے ----

السلام علیکم !لاؤنج میں داخل ہوتے ہی ان دونوں نے بلند آواز میں سلام کیا----

جہاں عیشان کے ماما بابا پہلے سے ہی بیٹھے باتیں کر رہے تھے ----

ان دونوں نے بڑی محبت سے ان کے سلام کا جواب دیا ---
پاپا آج آپ آفس سے جلدی آگئے ہیں کیا----
عیشان نے اپنے پاپا سے پوچھا ---
ارے میری شیر آئے کہاں ہیں ملکہ عالیہ کے حکم پر بلوائے گئے ہیں کہ آج ہمیں لنچ گھر آکر ہی کرنا ہے تو ہم بھاگے بھاگے چلے آئے ----
ہاہاہاہا اب آپ کی ملکہ عالیہ نے بلایا ہی اتنے پیار سے جو تھا آپ کو تو آنا ہی تھا

اور تم سناؤ ماہر بیٹا کیسے ہو گھر میں سب کیسے ہیں -----
الحمداللہ انکل اللہ تعالیٰ کا شکر ہے سب ٹھیک ہیں -----
بیگم صاحبہ کھانا لگ گیا ہے ،،،ہال میں ملازمہ کی آواز گونجی ----
ٹھیک ہے تم جاؤ ہم لوگ آ رہے ہیں ----

ملازمہ کو جواب دیتے ساتھ ہی وہ صوفے سے اٹھ گئیں اور اپنے ساتھ باقی سب کو بھی اٹھا کر ڈائننگ ہال کی جانب چل دیں ----

کھانا بہت ہی اچھے اور خوشگوار ماحول میں کھایا گیا ---

اوکے ،،ایوری ون اب میں چلتا ہوں ----

ماہر کھانا کھاتے ہی کرسی سے اٹھ کر بولا----

یار چائے تو پیتے جاؤ کافی دنوں کے بعد تم سے ملاقات ہوئی ہے ---

انکل میں ضرور چائے پیتا پر ردا کا میسج آیا ہے کہ اسے یونیورسٹی سے پک کرنا ہے گاڑی کا ٹائر پنکچر ہوگیا ہے تو ڈرائیور وہ ٹھیک کروا رہا ہے ----

ماہر بیٹا اپنی ماما کو کہنا کافی عرصہ ہوگیا ہے انہوں نے ہماری طرف چکر ہی نہیں لگایا ----

جی آنٹی ضرور میں بول دوں گا ---

اللہ حافظ کہتے ساتھ ہی وہ باہر نکل گیا لیکن جانے سے پہلے خاص نظر اس پھولے ہوئے گالوں والی کانچ کی گڑیا پر ڈالنا نہیں بھولا۔۔۔۔

یار عیشان یہ آج کچھ لوگ خاموش خاموش کیوں ہیں اور کدو کی طرح منہ بھی پھلایا ہوا ہے ۔۔۔۔

عیشان کے بابا اس سے مخاطب ہوئے ۔۔۔

ہاہاہاہا ،، اپنے بابا کی بات پر عیشان کا چھت پھاڑ قہقہ گونجا۔۔۔۔۔

پاپا اپنے بیٹے کو چپ کروا لیں ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔ ۔

عیشان ،، مریم شاہ نے عیشان کو سختی سے چپ رہنے کا اشارہ کیا ۔۔۔۔

،،،خبردار اگر کسی نے میری بیٹی کو تنگ کیا تو

بولو پاپا کی جان کیا ہوا ہے ۔۔۔

اپنے بابا کی بات پر فرح نے شرارتی نظروں سے اپنے بھائی کی طرف دیکھا ۔۔۔۔

فرح کی شرارتی آنکھوں میں دیکھ کر عیشان کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا ۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا فرح جلدی سے بول پڑی ---

ماما آپ کو پتا ہے آج بھائی نے ایک لڑکی کی وجہ سے مجھے گول گپے نہیں کھلائے ----

کیا مطلب کونسی لڑکی ،،، مریم شاہ تھوڑے غصے سے بولیں ----

ماما آپ نے آج جو نیو ٹیچر ہائیر کی تھیں وہ راست میں کھڑی ٹیکسی کا ویٹ کر رہی تھی تو بھائی نے مجھے انہیں لفٹ کے لیے منانے کا بولا وہ نہیں مانیں تو بھائی نے مجھے کیا کچھ نہیں کہا ----

فرح اپنی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لاتے ہوئے بولی ---

بھائی نے مجھے بہت ڈانٹا وہ اتنے لوگوں کے سامنے ،،، مجھ پر ہاتھ بھی اٹھانے والے تھے وہ تو ان کے دوست نے روک دیا ورنہ ان کا کیا بھروسہ اٹھا ہی دیتے -----

پھر میں صبح سے بھوکی بھی تھی کچھ کھایا پیا بھی نہیں تھا میں انہیں گول گپے کھلانے کا بولا تو وہ بھی نہیں کھلائے ------
اب تو فرح نے مستقل مریم شاہ کے گلے لگ کر رونا شروع کر دیا تھا ---
اور یہیں مریم شاہ کی بس ہوئی تھی کہ ان کے بیٹے نے ان کی بیٹی کو کل کی آئی لڑکی کی وجہ سے ڈانٹا ----
عیشان تو بس منہ کھولے اپنے اوپر لگے الزامات سن رہا تھا -----
واٹس از دس نان سینس عیشان ،،،،ہاؤ ڈیئر یو تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس کل کی آئی تھرڈ کلاس چیپ لڑکی کے لیے میری بیٹی کو ڈانٹنے کی ----
مجھ مجھے تم سے یہ امید تو بلکل بھی نہیں تھی ----
عیشان نے اپنے بچاؤ کے منہ کھولنا ہی چاہا تھا جب مریم شاہ کی اگلی بات نے اس کا منہ بند کروا دیا----

ابھی کے ابھی میری نظروں سے دور ہوجاؤ مسٹر عیشان جاوید شاہ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا----

فرح کو اب اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا کہ وہ جلدی میں کچھ زیادہ ہی کر گئی

عیشان نے ایک نظر ان سب پر ڈالی اور اپنے کمرے میں چلا گیا----

ماما وہ فرح نے بھی کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ جب مریم شاہ نے اسے یہ کہہ کر چپ کروا دیا اگر وہ اسی ٹائم کال کر کے انہیں یہ سب بتا دیتی تو بات اتنی زیادہ نہ بڑھتی ----

جاؤ تم بھی اپنے کمرے میں ،،،، فرح عیشان سے بعد میں سوری کرنے کا سوچتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب چل دی-----

ماما کیا آپ کو اپنا بیٹا ایسا لگتا ہے ----

عیشان کو پتا تھا فرح نے یہ سب مذاق میں کہا ہے لیکن اس کی ماما کی باتوں نے اسے آج ہارٹ کیا تھا-----

♡♡♡♡♡♡

اوکے ماما جانی اب میں چلتی ہوں آج میری جاب کا پہلا دِن ہے ---
کہیں میں پہلے دن ہی لیٹ نہ ہوجاؤں اور کالج کی پرنسپل مجھ سے غصہ نہ ہوجائیں-----
وہ کالج میں داخل ہوتے ہی جلدی سے سٹاف روم کی جانب بڑھ گئی وہیں سے اسے اس کی کلاسز کا شیڈول ملنا تھا----
مس صباء کیا آپ عبایہ اور حجاب نہیں اتاریں گی----
ایسے ہی عبایہ اور حجاب میں رہو گی کیا----
اسے ایسے ہی عبایہ میں دیکھ کر ٹیچر سعدیہ بولیں ----

وہ ایکچوئلی مس سعدیہ میں ہمیشہ سے ہی عبایہ اور حجاب میں رہی ہوں ----
میں جہاں بھی جاتی ہوں ایسے ہی رہتی ہوں -----
اور ویسے بھی اب تو مجھے ایسے ہی رہنے کی عادت ہوگئی ہے ----
ایسے ہی عبایہ اور حجاب میں رہنا مجھے اچھا لگتا ہے ----
جب میں خود کو عبایہ اور حجاب میں دیکھتی ہوں تو مجھے ایک الگ سی خوشی محسوس ہوتی ہے ---
جب میں حجاب میں ہوتی ہوں تو خود کو محفوظ محسوس کرتی ہوں ----
جب میں حجاب میں ہوتی ہوں تو مجھے لگتا ہے ارد گرد کا گند مجھ سے دور ہے میرا کچھ نہیں کر سکتا----
یہ میرے لیے صرف عبایہ اور حجاب نہیں ہے یہ میری پہچان بھی ہے ----
اور مجھے اپنی اس پہچان پر فخر بھی ہے----
ماشاءاللہ ٹیچر سعدیہ مس صباء کی باتوں سے کافی متاثر ہوئی تھیں ----

یہ بات تو ٹھیک ہے تم نے ہم سب کو دیکھ لیا ہے لیکن ہم میں سے کسی نے بھی تمھیں نہیں دیکھا -----

تم نے عبایہ نہیں اتارنا تو نہ اتارو لیکن کم از کم ایک دفعہ حجاب اتار کر اپنا چہرہ ہی ہمیں دکھا دو----

لیکن مس صباء نے کوئی بھی جواب نہیں دیا----

مس سعدیہ بھی اس کی خاموشی کو محسوس کرتی اپنی کلاس کی جانب چل دیں ----

صباء ابھی بھی وہیں کھڑی ہوئی تھی اسے جب اپنے پیچھے سے مریم شاہ کی آواز سنائی دی ----

مس صباء آپ کو یہاں بچوں کو پڑھانے کے لیے ہائیر کیا گیا ہے نا کہ گپیں ہانکنے کے لیے -----

آج آپ کی جاب کا پہلا دِن تھا اور آپ نے پہلے دن ہی مجھے کافی مایوس کیا ہے ----

پتا نہیں آپ کو اس جاب پر رکھنے کا میرا فیصلہ ٹھیک بھی تھا کہ یا نہیں ----

سوری میم ،،، آئندہ سے میری طرف سے آپ کو کوئی بھی مایوسی نہیں ہوگی ----

ہوپ سو --

اب آپ جا سکتی ہیں مس صباء اینڈ بیسٹ آف لک ----

صباء بھی جلدی سے اپنی کلاس کی جانب چل دی----

♡♡♡♡♡♡

ماضی

دن یوں ہی گزرتے گئے معاویہ کا سلوک زینت بیگم سے ابھی بھی پہلے کی طرح ہی تھا ----

جب بھی زینت بیگم معاویہ کے سامنے جاتی وہ انہیں منحوس ، جاہل بغیرت جیسے القابات سے نوازتا ----

وہ بیچاری اسے کہتی رہ جاتی بیوی ہوں میں تمھاری لیکن وہاں فکر کسے تھی ----

اگر زینت بیگم ان کے سامنے اپنے حق کے لیے کچھ بولتیں تو وہ ان پر ہاتھ اٹھاتے ہاتھا پائی پر اتر آتے ----

♡♡♡♡♡♡

عیشان اپنے کمرے میں بیٹھا کوئی مووی دیکھ رہا تھا جب اچانک سے اس کے ذہن میں صباء کا عکس چھا گیا تو اس نے سوچا کیوں نہ آج کالج ہی جایا جائے ----

اپنے دل کی آواز پر لبیک کہتے وہ اٹھا اپنی گاڑی کی کیز لیں اور کالج کی جانب چل دیا ----

صباء اپنا لیکچر لے کر فری ہوئی ہی تھی کہ جب اس کے کانوں میں اذان کی آوازیں گونجیں ----

صباء نے جلدی سے وضو کیا اور اپنے آفس کی جانب بڑھ گئی تاکہ نماز ادا کر سکے لیکن اسے وہاں ایسی کوئی جگہ نہیں ملی جہاں وہ نماز ادا کر پاتی ----

اب کیا کروں کہیں نماز کے لیے دیر ہی نہ ہو جائے ----

کیا ہوا مس صباء آپ کیا سوچ رہی ہیں مس سعدیہ جو مس صباء سے کل بچوں کے ہونے والے ٹیسٹ کے بارے میں بات کرنے آئیں تھیں انہیں یوں سوچوں میں گم دیکھا تو پوچھ بیٹھیں ----

جی مس سعدیہ وہ ایکچوئلی مجھے نماز پڑھنی تھی یہاں میرے آفس میں تو جگہ نہیں ہے تو پھر میں اب کہاں پڑھوں ----

مس صباء آپ میم کے آفس میں جا کر نماز پڑھ سکتی ہیں ---

ہم سٹاف میمبرز میں سے جسے بھی نماز ادا کرنی ہوتی ہے وہیں جا کر ادا کرتے ہیں ----

اوکے مس پھر میں چلتی ہوں کہتے ساتھ ہی صباء مریم شاہ کے آفس کی جانب چل دی -----

آفس کے باہر رک کر صباء نے پہلے آفس کا دروازہ ناک کیا ----

یس کم اِن اندر سے اجازت ملتے ہی وہ آفس کے اندر داخل ہوگئی ----

جہاں مریم شاہ ہاتھوں میں تسبیح لیے بیٹھی تھیں شاید انہوں نے بھی ابھی ابھی نماز ادا کی تھی -----

مس صباء آپ کو کوئی کام تھا کیا ،،، مریم شاہ بولیں -----

جی میم مجھے نماز پڑھنی ہے اور میرے آفس میں جگہ ہی نہیں ہے اگر گھر جا کر پڑھنے کا انتظار کیا تو لیٹ ہو جاؤں گی -----

صباء نے جلدی سے اپنے آنے کا مقصد بتایا -----

کوئی بات نہیں ٹیچر آپ یہاں پڑھ لیں جن سٹاف میمبرز کو بھی نماز ادا کرنی ہوتی ہے وہ یہیں ادا کرتی ہیں----

آپ بھی یہیں اپنی نماز ادا کر سکتی ہیں-----

وہ سامنے الماری میں جائے نماز پڑا ہے آپ اپنی نماز پڑھ لیں میں تب تک اپنے ایک دو کام نمٹا کر آتی ہوں-----

کہتے ساتھ ہی مریم شاہ آفس سے باہر نکل گئی اور وہ اپنی نماز ادا کرنے لگیں-----

وہ گاڑی سے نکل کر سیدھا چوکیدار کی طرف بڑھا ان سے سلام دعا کر کے وہ کالج کے اندر داخل ہوا -----

اور سیدھا پرنسپل کے آفس کی جانب بڑھ گیا-----

وہ جیسے ہی آفس کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہونے لگا اس کی نظر ایک منظر پر آکر رک سی گئی -----

وہ اپنی جگہ پر ساکت سا ہوکر کھڑا ہو گیا ----

اس کے قدم جیسے آگے چلنے سے انکاری ہوگئے تھے -----

اس کی دنیا جیسے رک سی گئی ہو----

وقت کہیں تھم سا گیا ہو----

وہ بنا پلکیں جھپکائے اس پر نور پری پیکر کے چہرے کا طواف کرنے لگا ----

وہ دنیا جہاں سے بے نیاز اپنے رب کے حضور سجدہ گو تھی اور اپنے رب سے دعا مانگنے میں مشغول تھی----

عشان کے لیے یہ منظر بہت ہی خوبصورت سا تھا----

وہ اتنا مکمل حسن اور پاکیزگی دیکھ کر حیران رہ گیا ----

ایسا نہیں تھا کہ اس نے کبھی حسین لڑکیاں نہیں دیکھیں تھیں ----

وہ جیسی فیملی کو بیلونگ کرتا تھا اس کے سوشل سرکل میں اس کا واسطہ بہت سی حسین لڑکیوں سے پڑتا رہتا تھا ----

ریڈ سکارف کے ہالے میں اس کا چہرہ چمک رہا تھا ----

باریک سے گلابی ہونٹ اپنے رب سے کچھ مانگنے میں مصروف تھے ----

اسے لگ رہا تھا نہ ہی وہ کبھی یہاں سے ہل پائے گا اور نہ ہی اس کے خوبصورت سے سحر سے باہر نکل پائے گا ----

جیسے ہی اس کی دعا ختم ہوئی اس نے ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرے اور اٹھ کر جائے نماز تہہ کرنے لگی----

وہ اس بات سے انجان تھی کہ کوئی آنکھوں میں محبت لیے ناجانے کب سے اس پری پیکر کو تک رہا تھا ----

وہ جیسے ہی جائے نماز کبرڈ میں رکھنے کے لیے پیچھے کی طرف مڑتی ہے تو اس کی نظر سامنے بت بنے کھڑے انسان پر کہیں جسم سی گئی جو نا جانے کب سے سب کچھ بھلائے بڑی فرصت سے اسے دیکھنے میں مصروف تھا-----

پہلے تو وہ حیران ہوتی ہے لیکن جلد ہی اس کی حیرانگی غصے میں بدل گئی -----

اسے کل اس کا یوں بے تکلف ہوکر لفٹ دینا بھی یاد آیا تو وہ شدید نفرت اور غصے سے اپنا رخ پھیر گئی-----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

بیوی ہوں میں آپ کی معاویہ کوئی نوکرانی نہیں ہوں جو آپ میرے ساتھ ایسا نوکروں سے بھی بدتر سلوک کرتے ہیں -----

کونسی بیوی کہاں کی بیوی بربادی ہو تم میرے لیے صرف اور صرف بربادی ----

کوئی پسند نہیں کرتا تھا میں تمھیں ،،، تمھارے اور میرے بڈھے باپ نے تمھیں زبردستی میرے گلے ڈال دیا ----

میں تو کسی اور سے شادی کرنا چاہتا تھا نفرت کرتا ہوں میں تم سے شدید نفرت

معاویہ آپ کے اندر ذرا بھی تمیز نام کی چیز نہیں ہے یہ کیسے بات کر رہے ہیں آپ بابا اور انکل کے بارے میں ---

بڑے ہیں وہ آپ سے کچھ تو شرم کریں آپ ---

اور کتنا نیچے گریں گے آپ ----

زینت بیگم کے کہنے کی دیر تھی کہ معاویہ نے غصے میں آکر زینت بیگم کو بالوں سے پکڑ کر نیچے زمین پر پھینک دیا اور اس پر لاتوں کی برسات شروع کر دی ---

زینت بیگم نے درد کے مارے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ لیے جہاں ایک معصوم سی جان پل رہی تھی ----

پورے گھر میں اب زینت بیگم کی آہیں اور چینخیں تھیں ------
اور سب ملازم دور سے ہی آنکھوں میں آنسو اور نفرت لیے اس درندے کو دیکھ رہے تھے لیکن اس درندے نما پتھر دل انسان کو ان دو معصوم جانوں پر ذرا بھی رحم نہیں آیا---
جب وہ زینت بیگم کو مار مار کر تھک گیا اور وہ ادھ مری ہوئی ہوکر زمیں پر ایک سائیڈ کو لڑھک گئی تو وہ درندہ اسے تھوکر مارتا ہوا وہیں مرنے کے لیے چھوڑتا گھر سے باہر نکل گیا--- -
معاویہ کے گھر سے نکل جانے کے بعد ملازمہ جلدی سے بھاگ کر زینت بیگم کے پاس آئیں ڈرائیور کو گاڑی لانے کا کہہ کر زینت بیگم کو گاڑی میں ڈال کر ہاسپٹل لے گئیں -----
انہیں جلدی سے ایمرجنسی وارڈ میں شفٹ کیا گیا--- --

ملازمہ نے احمر صاحب کو بھی کال کر کے جلدی سے ہاسٹل آنے کا بول دیا تھا

جب انہوں نے زینت بیگم کی ایسی حالت کی وجہ پوچھی تو انہوں نے یہ کہہ کر جھوٹ بول دیا کہ وہ فرش کو دھوتے ہوئے نیچے گر گئیں تھیں اور جب معاویہ کے ساتھ نہ ہونے کی وجہ پوچھی تو کہہ دیا وہ کام کے سلسلے میں آؤٹ آف سیٹی گئے ہوئے ہیں ----

اتنے میں ایک لیڈی ڈاکٹر باہر آئیں ------

پیشنٹ کے ساتھ کون ہیں ----

میں ہوں ڈاکٹر کیسی ہے میری بیٹی وہ ٹھیک تو ہے ڈاکٹر کی بات سنتے ہی احمر صاحب جلدی سے ڈاکٹر کی جانب متوجہ ہوئے اور بولے ----

دیکھیں سر پیشنٹ کو کافی زیادہ چوٹیں آئیں ہیں اور ان کی بلیڈنگ بھی بہت زیادہ ہو رہی ہے -----

ہمیں جلد از جلد پیشنٹ کا آپریشن کرنا ہوگا ----
ہم ماں اور بے بی میں سے کسی ایک کو ہی بچا سکتے ہیں ----
ڈاکٹر صاحب کی بات سنتے ہی احمر صاحب کے لیے اپنے قدموں پر کھڑے رہنا محال ہوگیا تھا ----
میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں ڈاکٹر صاحب آپ میری بیٹی کو بچا لیں پلیز ----
ایک وہ باپ تھا جو اپنی بیوی اور بچے کو زندگی اور موت کے دہانے پر چھوڑ کر ناجانے کہاں غائب تھا ----
اور ایک یہ باپ تھا جو اپنی بیٹی کی زندگی کے لیے ڈاکٹر کے آگے گڑگڑا رہا تھا----
آپ بس حوصلہ رکھیں اور ڈاکٹر سے دعا کریں انشاء اللہ اگر اللہ نے چاہا تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا ----
احمر صاحب کو حوصلہ دیتے ساتھ ہی ڈاکٹر آپریشن تھیٹر کی جانب بڑھ گئیں ----
پیچھے کھڑے سب نافوس زینت بیگم اور اس کے بچے کے لیے دعا گو تھے -----

دو گھنٹے کے بعد آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا تو سب جلدی سے بھاگ کر ڈاکٹر کی جانب بڑھ گئے -----

مبارک ہو آپ لوگوں کو بہت بہت بیٹی ہوئی ہے اور ماں اور بیٹی دونوں ٹھیک ہیں -----

کچھ دیر تک اُنہیں روم میں شفٹ کر دیا جائے گا -----

پھر آپ سب لوگ ان سے مل سکتے ہیں -----

ڈاکٹر کی بات سنتے ہی احمر صاحب پاس موجود مسجد میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے چلے گئے -----

♡♡♡♡♡♡♡

صباء کو معلوم تھا کہ یہ پرنسپل کا آفس ہے کوئی بھی کبھی بھی آجاتا ہے تو وہ اس وقت حجاب میں ہی تھی-----

اس کے رخ موڑتے ہی عیشان ہوش کی دنیا میں واپس آیا ----
عیشان اس طرح کسی لڑکی کو دیکھنا نہیں چاہتا تھا اس لیے تھوڑا سا شرمندہ ہوگیا

آئی ایم سوری ----
مجھے پتا نہیں تھا آفس میں ماما کی جگہ آپ ہوں گی ---
میں تو یہاں اپنی ماما کو ملنے آیا تھا ----
عیشان کی آواز اور لفظوں میں واضع شرمندگی جھلک رہی تھی ----
میم آفس سے باہر اپنے کوئی ایک دو کام نمٹانے گئیں ہیں -----
اس نے ویسے ہی رخ موڑے اسے جواب دیا ----
اوکے پلیز مجھے معاف کر دیجیے ---
میں آئندہ پوری احتیاط رکھوں گا ---
اینڈ سوری اگین ----

اٹس اوکے ،،یک لفظی جواب دیا گیا۔۔۔۔

باہر آتے ہی عیشان نے ایک لمبی سی سانس خارج کی اور جو تھوڑی دیر پہلے ہوا اس کے سحر سے نکلنے کی کوشش کی ۔۔۔۔

جو کہ اب ناممکن تھا۔۔۔۔

اف اللہ یہ مجھے کیا ہوگیا تھا میں اسے ایسے کیوں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ میرے بارے میں کیا سوچے گی ۔۔۔

کہیں مجھے سڑک چھاپ آوارہ ہی نہ سمجھے ۔۔۔۔

ہاں تو جو بھی سمجھتی ہے سمجھے مجھے کیا۔۔۔۔

مجھے فرق نہیں پڑنا چاہیے ۔۔۔

لیکن مجھے تو فرق پڑ رہا ہے ۔۔۔

اف میں نے پاگل ہوجانا۔۔۔۔

عیشان نکال اس ٹیچر کو اپنے دماغ سے اور اپنی ماما کو ڈھونڈ۔۔۔۔

بدتمیز بل بتورا کہیں کا ،، کیسے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا جیسے آج سے پہلے کبھی کوئی لڑکی ہی نہ دیکھی ہو ----

وہ تھوڑی دیر پہلے جو کچھ بھی ہوا اس پر ہزار دفعہ لعنت بھیجتی دوبارہ سے اپنی کلاس کی جانب بڑھ گئی----

♡♡♡♡♡♡♡

اف او ماما آپ یہاں پر ہیں اور میں نے آپ کو کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا---

میں نے آپ کو کبھی اس راستے تو کبھی اس راستے ڈھونڈا-----

ماں کو دیکھتے ہی عیشان کی دہائیاں شروع ہو چکی تھی----

مسٹر عیشان شاہ لگتا ہے آپ ساری تمیز بھولتے جا رہے ہیں ----

نا سلام نہ دعا اور آتے ساتھ ہی سٹارٹ ہوگئے ہو---

سوری ماما ،،، عیشان شرمندہ سا ہو کر بولا ----

السلام علیکم !ماما

وعلیکم السلام !خیریت تم یوں اچانک یہاں ----

جی ماما گھر میں ویسے ہی بیٹھا بور ہو رہا تھا تو سوچا کیوں نہ آج آپ کو سکول سے پک ہی کر لوں ----

اوکے ٹھیک ہے میں اپنے ایک دو کام نمٹا لوں پھر چلتے ہیں -----

ماما بھی کام کا کہہ کر چلی گئیں اب میں کیا کروں ---

عیشان ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ اسے سامنے سے مس سعدیہ اور مس صباء آتی ہوئی دکھائی دیں ----

جیسے ہی وہ دونوں عیشان کے پاس پہنچیں عیشان نے آنکھوں میں چمک لے کر صباء کی طرف دیکھا ----

جسکا پر نور سا چہرہ نقاب کے پیچھے چھپا ہوا تھا ----

صباء اس کی طرف دیکھنے سے مسلسل پرہیز کر رہی تھی ----

اس کی یہ حرکت دیکھ کر عیشان مسکرا دیا۔۔۔
وہ اس کی جھجک اور نظریں چرانا اور اس کی طرف دیکھنے سے مکمل پرہیز کرنا اچھی طرح سمجھ رہا تھا ۔۔۔۔

اوکے مس سعدیہ اب میں چلتی ہوں ۔۔۔۔
کہتے ساتھ ہی صباء باہر کی جانب چل دی۔۔۔۔
سعدیہ کی نظر عیشان پر پڑی تو وہ دروازے کی طرف مسکرا کر دیکھ رہا تھا جہاں سے ابھی ابھی صباء گزر کر گئی تھی ۔۔۔۔
آہم آہم جی خیر تو ہے سعدیہ کی بات پر عیشان شرمندہ سا ہوگیا ۔۔۔۔
کیا کوئی چکر شکر ہے جو اتنا مسکایا جا رہا ہے ۔۔۔۔
سعدیہ نے کھوجتی نظروں سے عیشان کی طرف دیکھا ۔۔۔۔
کوئی چکر شکر نہیں ہے ٹیچر جی اب چلیں دیر ہو رہی ہے ماما بھی ہمارا ویٹ کر رہی ہوں گی ۔۔۔۔

ٹھیک ہے چلو ،،، سعدیہ کا دھیان ابھی بھی عیشان کی طرف ہی تھا ۔۔۔۔
اگر ایسی ویسی کوئی بات ہے تو مجھے بتا سکتے ہو۔۔۔۔
آفٹر آل وی آر بیسٹ فرینڈز۔۔۔۔
جی جی بلکل لیکن ایسی ویسی کوئی بات ہو تو ہی بتاؤں اور ویسے بھی جب ایسی ویسی کوئی بات ہوگی تو سب سے پہلے آپ کو ہی بتاؤں گا ۔۔۔۔
آفٹر آل وی آر بیسٹ فرینڈز لاسٹ میں عیشان سعدیہ کی نقل اتارتے ہوئے اسی کے انداز میں بولا تو سعدیہ نے اس کے کندھوں پر ایک تھپڑ رسید کیا ۔۔۔
تم نہیں سدھر سکتے مسٹر عیشان شاہ ۔۔۔۔۔
اچھا جی اگر ایسی ویسی کوئی بات نہیں ہے تو پھر اس کی طرف دیکھ کر اتنا مسکرایا کیوں جا رہا تھا ۔۔۔۔۔۔

اف ہو ،، مس سعدیہ وہ تو میں نے انہیں ایک دو بار دیکھا تھا تو وہ عبایا اور حجاب میں ہی تھیں تو بس میں انہیں دیکھ کر یہ ہی سوچ رہا تھا کہ پتا نہیں دیکھنے میں وہ کیسی ہوں گی ----

عیشان نے جلدی سے بات بنائی ----

ویسے وہ خود کو چھپا کر رکھتی ہے تو بہت ہی اچھا کرتی ہے ----

کیوں ؟

کیا وہ کوئی جنت کی حُور ہے ,یا پرستان کی شہزادی ---

پہلی بات مسٹر عیشان شاہ جو لڑکیاں خود کو ایسے حجاب اور عبایا میں چھپا کر رکھتی ہیں وہ جنت کی حوریں،، اپنے ماں باپ کا غرور اور بھائیوں کی شہزادیاں ہی تو ہوتی ہیں ----

شاید آپ جانتے نہیں ہیں مسٹر عیشان شاہ قیمتی چیزیں ہمیشہ چھپا کر ہی رکھی جاتی ہیں ----

فلحال آپ انہیں جنت کی حور سمجھ سکتے ہیں ----
ماشاءاللہ وہ ہیں ہی بہت خوبصورت ----
نمازوں کا نور ہمیشہ ان کے چہرے پر ہوتا ہے ----
وہ صورت کے ساتھ ساتھ سیرت کی بھی بہت اچھی ہیں ----
تم نے کبھی ان کی آواز سنی ہے وہ بولتی بھی بہت پیارا اور میٹھا ہیں ----
ہم نے بھی آج ان سے سٹاف روم میں چہرے سے ہلکا سا حجاب پیچھے کروا کے دیکھا تھا وہ مان تو نہیں رہیں تھی لیکن ہمارے زیادہ فورس کرنے پر مان گئیں ----
لگتا ہے ٹیچر جی آپ اس نئی ٹیچر سے کچھ زیادہ ہی اِمپریس ہیں ----
ہوں بھی کیوں نہ وہ ہے ہی بہت اچھی ،،، سعدیہ نے بھی خوشدلی سے اس کی تعریف کی تھی ----
وہ باتیں ہی ایسی کرتی ہے کہ اپنی باتوں سے کسی کا بھی دل جیت لے ----

اچھا جی اگر وہ اتنی ہی پیاری ہیں تو ہمیں بھی ان کی ایک جھلک دِکھا دیں ----

عیشان تم باز نہیں آؤ گے ،،،، شاید تم جانتے نہیں ہو وہ تم مردوں سے ہی پردہ کرتی ہے ----

وہ کوئی ایسی ویسی لڑکی نہیں ہے کہیں ایسا نہ ہو تم اسے کہو کچھ اور وہ سمجھ کچھ اور لے ----

اور ہماری شکایت میم کو کر دے تو ہمیں لینے کے دینے پڑ جائیں ----

وہ دونوں باتیں کرتے کرتے مریم شاہ کے پاس پہنچ چکے تھے-----

چلیں عیشان بیٹا دیر ہو رہی ہے---

جی ماما،،، وہ ماں کو جواب دیتا ایک دفعہ پھر سعدیہ کے پہنچا----

،،اوکے ٹیچر جی

،،،،اللہ حافظ

اور میری بات پر ایک دفعہ غور ضرور کیجئے گا----

کہتے ساتھ ہی وہ اپنی ماما کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی جانب چل دیا۔۔۔۔

ابھی وہ لوگ آدھے راستے میں ہی تھے کہ انہیں سامنے ہی صباء پیدل چلتی ہوئی دکھائی دی۔۔۔۔۔

ایک گاڑی جھٹکے سے اس کے پاس آ کر رکی تو وہ ڈر گئی ۔۔۔۔

لیکن جیسے ہی اس کی نظر گاڑی اور گاڑی میں بیٹھے انسان کے اوپر پڑی اس کے ماتھے پر بے شمار شکنیں پڑ گئی ۔۔۔۔

اسے اس دن والا لفٹ والا واقع بھی یاد آگیا۔۔۔۔

ابھی وہ آگے بڑھ کر غازی کو کچھ کہتی کہ اتنے میں گاڑی کا شیشہ نیچے سرک گیا اور مریم شاہ نے صباء کو آواز دی ۔۔۔۔

آئیں مس صباء ہم آپ کو ڈراپ کر دیتے ہیں ۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

اٹس اوکے میم گھر زیادہ دور نہیں ہے میں چلی جاؤں گی ---

وہ ہلکی سی آواز میں منمنائی----

کوئی بات نہیں مس صباء آئیں ہم بھی اسی راستے سے گھر جا رہے ہیں تو راستے میں آپ کو بھی ڈراپ کرتے جائیں گے -----

چلیں جلدی سے گاڑی میں بیٹھیں ----

مریم شاہ کا صباء کو لفٹ دینے کا کوئی موڈ نہیں تھا لیکن عیشان نے اُنھیں مسکے لگا کر منا ہی لیا تھا اور وہ بھی اپنے بیٹے کو منع نہیں کر پائیں ---

صباء نے بچپن سے ہی اپنے بڑوں کی عزت کرنے کی تربیت پائی تھی اس لیے مریم شاہ کو منع نہیں کر پائی اور گاڑی میں بیٹھ گئی ----

وہ اپنی ماں کی طرح ہی مریم شاہ کی عزت کرتی تھی----

اسے یوں بار بار مریم شاہ کو منع کرنا اور مریم شاہ کا اسے بار بار لفٹ کے لیے منانا اچھا نہیں لگ رہا تھا -----

صباء کے گاڑی میں بیٹھتے ساتھ ہی عیشان کو ایسا لگا جیسے اس کے دل پر ٹھنڈی پھوار پر گئی ہو----

اسے نجانے اندر سے اتنی خوشی کیوں ہو رہی تھی ---

وہ خود بھی یہ سب سمجھنے سے قاصر تھا----

وہ بیک وقت بیک مرر سے پیچھے بیٹھی ہوئی گھبرائی ہوئی اس معصوم سی گڑیا پر بھی نظر ڈال رہا تھا----

عیشان اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے اپنی ماما سے بولا ،،،ماما لگتا ہے آپ کی نئی ٹیچر ہمارے ساتھ ایزی فیل نہیں کر رہیں ----

ان کی شکل دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ جیسے ہم انہیں کڈنیپ کر کے لے کے جا رہے ہوں ----

نو میم ،،ایسی کوئی بھی بات نہیں ہے ----

جتنی جلدی صباء اپنی صفائی میں بولی تھی اس کی جلدی دیکھ کر ان دونوں ماں بیٹے کی ہنسی چھوٹ گئی ----

اور وہ بیچاری شرمندہ سی ہوکر بیٹھ گئی-----

عیشان ڈرائیونگ کے ساتھ ساتھ بروقت صباء کے چہرے کی زیارت بھی کر رہا تھا جو اسے بلکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا----

وہ اس کی نظروں سے بچنے کے لیے جلدی سے بیگ میں پڑی بک کھول کر اپنی سیٹ سے کچھ زیادہ ہی نیچے جھک کر اس کا مطالعہ کرنے لگ گئی ---

اس کی حرکت پر عیشان مسکرا دیا----

عیشان کو صباء کا یوں خود کو غیروں سے چھپا کر رکھنا اچھا لگ رہا تھا----

پتا نہیں کب میرا گھر آئے گا اور میری اس شخص کی عجیب نظروں سے جان چھوٹے گی وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ اتنے میں ایک بار پھر عیشان کی آواز گاڑی میں گونجی ----

مس صباء آپ مجھے اپنے گھر کا ایڈریس بتا دیں ورنہ یہ نہ ہو ہم آپ کو اپنے گھر لے جائیں اور آپ وہاں جا کر ڈر کے مارے بیہوش ہو جائیں اور ہمیں آپ کو ہاسپٹل لے کر جانا پڑے ----

صباء کی نظر عیشان کی طرف اٹھی تو اس کی نظروں میں واضع شرارت تھی صباء نے جلدی سے عیشان کو ایڈریس بتایا اور اپنی نظریں جھکا گئی ----

صباء کے اس طرح نظریں جھکانے سے عیشان کے چہرے پر بھی خوبصورت سی مسکراہٹ چھا گئی ----

♡♡♡♡♡♡♡♡

بس بس میرا گھر آگیا ہے میم ،،،صباء کے کہتے ہی عیشان نے گاڑی روک دی ----

صباء کو مریم شاہ کا یوں گھر کے باہر سے لوٹنا اچھا نہیں لگ رہا تھا ایک تو وہ اس سے بڑی تھیں دوسری اس کی میم بھی تھیں اس لیے جلدی سے بول پڑی

میم پلیز آپ اندر آئیں نہ میں آپ کو اپنی ماما جانی سے ملواتی ہوں ----،،،

نہیں صباء ابھی ہمیں دیر ہو رہی ہے پھر کبھی آئیں گے ---

میم پلیز ،پلیز پلیز چلیے نہ،،، صباء کو یوں بچوں کی طرح ضد کرتا دیکھ مریم شاہ مان ہی گئیں ----

اور گاڑی سے باہر نکل آئیں ---

ماما،، ماں کا ارادہ جان کر عیشان نے دھیمی سی آواز میں مریم شاہ کو پکارا ---

عیشان بیٹا تم یہیں گاڑی میں بیٹھ کر میرا ویٹ کرو میں آتی ہوں ----

ماما ،،، باہر تو گرمی بہت ہے --

عیشان نے احتجاج کرنا چاہا---

گاڑی کے اندر اے سی بھی ہے عیشان بیٹا ،، مریم شاہ دانت پیس کر بولیں

کوئی بات نہیں میم گھر میں ماما جانی کے علاوہ اور کوئی بھی نہیں ہوتا یہ آنا چاہیں تو
آ سکتے ہیں ----
ایسے گرمی میں باہر ویٹ کرنا اچھا نہیں لگتا ----
صباء کے کہنے کی دیر تھی کہ عیشان جلدی سے گاڑی سے باہر نکل آیا کہیں مریم
شاہ دوبارہ انکار ہی نہ کر دیں----
چلیں میم ،،کہتے ساتھ ہی وہ سب گھر کے اندر چل دیے ----
گھر بہت چھوٹا سا تھا اور دیکھنے میں بہت اچھا تھا اپنی مثال آپ تھا کیونکہ گھر کو
ان دونوں ماں بیٹی نے بہت ہی محبت اور پیار سے سجایا تھا ----
گھر کو دیکھتے ہی مریم شاہ نے تو ناک چڑھائی لیکن عیشان کو وہ گھر بہت ہی پیارا
لگا----

گھر چھوٹا ہو یا بڑا گھر تب ہی ہوتا ہے جب اس میں رہنے والے لوگ اسے گھر بنائیں اپنے پیار ، خلوص اور محبت سے زینت بیگم اور صباء نے بھی اپنے پیار خلوص اور محبت سے ہی اس گھر کو گھر بنایا تھا ----،

آپ لوگ ادھر بیٹھیں میں ماما کو بلا کر آتی ہوں،، وہ نماز پڑھ رہی ہوں گی کمرے میں کہتے ساتھ ہی صباء زینت بیگم کو بلانے کمرے میں چلی گئی ----

ماما جانی جلدی باہر آئیں میرے کالج کی میم اور ساتھ ان کا بیٹا ہمارے گھر آئے ہوئے ہیں ----

میں پیدل چل کر گھر آ رہی تھی تو ان لوگوں نے مجھے لفٹ دی تھی اسی لیے میں انہیں گھر کے اندر لے آئی یوں انہیں دروازے سے واپس موڑنا مجھے اچھا نہیں لگ رہا تھا ----

ماں کو تمام تر تفصیل بتانے کے بعد وہ انہیں لے کر وہیں آگئی جہاں وہ دونوں ماں بیٹا بیٹھے ہوئے تھے ----

السلام علیکم !زینت بیگم نے وہاں آتے ہی ان دونوں کو سلام کیا ----
وعلیکم السلام !مریم شاہ نے یک لفظی جواب دیا اور اپنے موبائل میں مگن ہوگئیں

جبکہ عیشان نے خوشدلی اور چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ سجا کر انہیں جواب دیا
تھا جو کہ صباء کو اچھا لگا تھا ---
صباء بیٹا یہیں کھڑے رہنے کا ارادہ ہے کیا ،،،، جاؤ مہمانوں کے لیے چائے پانی
لے کر آؤ صباء کو مسلسل ایک ہی جگہ کھڑے رہتے دیکھ زینت بیگم بولیں ----
مس صباء آپ اب اپنے ہی گھر میں ہیں اب یہ عبایا اتار سکتی ہیں ---
مریم شاہ کی بات پر صباء تھوڑی پریشان سی ہوگئی ----
وہ میری بیٹی کبھی بھی غیر مردوں کے سامنے بغیر عبایا اور حجاب کے نہیں آئی گھر
میں عیشان بیٹا بھی ہیں اس لیے وہ عبایا نہیں اتار رہی ویسے بھی وہ عبایا میں
بہت کمفرٹیبل فیل کرتی ہے کیوں صباء بیٹا ٹھیک کہہ رہی ہوں نہ ---

،،جی ماما

ہونہہ ،، پردے کے پیچھے بیشک امیر لڑکوں پر جتنے مرضی ڈورے ڈال لے----

مریم شاہ نے دل ہی دل میں سوچا----

ہممم ،، وہ بس اتنا ہی بولیں اور صباء جس کی پریشانی اس کی ماں نے دور کر دی تھی جھٹ سے کچن میں چائے بنانے چلی گئی---

عیشان کو اپنی ماں کی بات تھوڑی بری لگی تھی جس لہجے میں انہوں نے بات کی تھی ----

اس نے چائے کے ساتھ کچھ کھانے پینے کی چیزیں ایک ٹرے میں سیٹ کی اور انہیں ٹرالی پر رکھنے کے بعد ٹرالی کو دھکیلتی ہوئی لاؤنج کی طرف لے آئی جہاں وہ سب گپوں میں مصروف بیٹھے ہوئے تھے ----

اس نے سارا سامان میز پر رکھا اور سب کے لیے چائے بنانے لگی ---

وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھی چائے بنا رہی تھی ----

عیشان کے دل نے خواہش کی تھی کہ وہ ایک دفعہ صباء کو دیکھ سکے ----
اور وہ اس بات سے انجان کسی نے اس کو شدت سے دیکھنے کی خواہش کی ہے
چائے بنانے میں مصروف تھی ----
مریم شاہ اور زینت بیگم کو چائے دینے کے بعد وہ عیشان کو چائے کا کپ دینے
سے ہچکچا رہی تھی عیشان بھی اس کی ہچکچاہٹ واضع محسوس کر رہا تھا ----
جاؤ صباء بیٹا یہاں کیا کھڑی ہو عیشان بیٹے کو بھی چائے دو ----

زینت بیگم کے کہنے کی دیر تھی کہ وہ چائے کا کپ لیکر عیشان کی جانب بڑھ گئی

عیشان اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر جلدی سے اپنی نظریں جھکا گیا----
وہ بھی نظریں جھکائے چائے کا کپ اس کی طرف بڑھا رہی تھی جب اس کے ہاتھ
کی انگلیاں عیشان کے ہاتھ سے مس ہوئیں ---

اس کی انگلیوں کے لمس سے عیشان کے دل نے ایک بیٹ مس کی جبکہ مقابل کے اندر ایک سنسنی سی دوڑ گئی اور اس نے بنا سوچے سمجھے چائے کا کپ چھوڑ دیا جو کہ سیدھا مقابل کے اوپر جا گرا ---

گرم چائے مقابل کے چودہ

طبق روشن کر گئی اور وہ بدک کر کھڑا ہوا----

ایم سو سوری ،،،وہ مجھے پتا نہیں چلا کیسے ----

صباء کو شرمندگی ہو رہی تھی اس کی وجہ سے عیشان کے اوپر گرم گرم چائے گر گئی

صباء عیشان کے کپڑے صاف کرنے کے لیے آگے بڑھی ہی تھی کہ مریم شاہ نے اسے بازو سے پکڑ کر پیچھے کی طرف دھکا دے دیا ---

آر یو میڈ مس صباء ---

اندھی ہو گیا--

نظر نہیں آتا تمھیں ---

میرے بیٹے کو جلا کر رکھ دیا ہے ----

کیا یہی سب کرنے کے لیے تم نے ہمیں اپنے گھر انوائیٹ کیا تھا----

شرم آنی چاہیے تمھیں ----

سوری میم ،،، بھاڑ میں گئی تمھاری سوری تمھاری سوری سے کیا میرا بیٹا ٹھیک ہو جائے گا -----

مریم شاہ کی باتوں سے صباء کی آنکھوں میں واضع نمی چھانے لگی تھی ---

جو عیشان نے بھی دیکھی تھی اسے صباء کی آنکھوں میں تیرتی نمی اچھی نہیں لگی تو اپنی ماں کو کچھ بولنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا جب مریم شاہ کسی کی ایک بھی بات سنے بغیر اسے اپنے ساتھ لے کر باہر نکل گئی ----

پیچھے زینت بیگم اپنی بیٹی کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر بس افسوس ہی کر سکیں ----

♡♡♡♡♡♡♡♡

ماضی

آج اسے ہاسپٹل سے آئے مہینہ ہوچکا تھا۔۔۔
ان دنوں میں معاویہ نہ تو گھر آیا تھا اور نہ ہی زینت بیگم کا حال احوال کیا تھا۔۔۔
۔
حال احوال اس لیے کرتا اگر اسے کچھ فرق پڑتا اسے تو زینت بیگم اور اپنی ہونے والی اولاد کے جینے مرنے سے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔۔۔۔
احمر صاحب نے بہت ضد کی کہ وہ ان کے ساتھ ان کے گھر چلے لیکن زینت بیگم نے ان کی ایک نہ سنی۔۔۔۔
وہ واپس اپنے گھر آنا چاہتی تھیں انہیں امید تھی کہ اپنی اولاد کا چہرہ دیکھ کر ان کے شوہر کا دل پگھل جائے گا۔۔۔۔

اور پھر اس کی زندگی میں بھی سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اور وہ بھی ایک خوشحال گھرانے کی طرح اپنی زندگی گزار سکیں گی۔۔۔۔

لیکن انہیں کیا پتا تھا کہ انسان کی کچھ خواہشات ادھوری ہی رہ جاتی ہیں۔۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے وہ اس ننھی سی جان کو بے بی کاٹ میں سلا کر خود فریش ہونے واشروم چلی گئی کہ اتنے میں کمرے کا دروازا کھلتا ہے۔۔۔۔

اور وہ ننھی سی جان اپنے سامنے اپنے پاپا کو دیکھ کر خوش ہو جاتی ہے۔۔۔۔

لیکن وہ معصوم یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کا باپ ان کی ان خوشیوں کو ایک منٹ میں غم میں بدل کر رکھ دے گا۔۔۔۔

معاویہ کی نظر جیسے ہی سامنے بے بی کاٹ میں لیٹی ہوئی ایک بچی پر پڑی تو شدید غصے کی ایک لہر اس کے اندر دوڑ گئی اور وہ جلاد بنا کچھ بھی سوچے سمجھے آگے بڑھا اور اس معصوم سی جان کا گلا دبانے لگا۔۔۔۔

صباء نے رونا سٹارٹ کر دیا تو زینت بیگم واشروم سے بھاگ کر باہر نکلیں لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر ان کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی وہ جلدی سے آگے بڑھیں اور معاویہ کو دھکا دے کر اپنی بیٹی سے دور کیا----

اور اپنی بیٹی کو اٹھا کر پیار کرنے لگیں----

آپ پاگل ہو گئے ہیں کیا معاویہ---

کیسے ظالم باپ ہیں آپ اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی بیٹی کی جان لے رہے تھے----

شرم آنی چاہیے آپ کو----

ایک اولاد ہونے کی خوشی دنیا کی سب سے بڑی اور انوکھی خوشی ہوتی ہے----

آپ جیسا ظالم اور سفاک انسان کیا جانے ایک بیٹی ہونے کی خوشی کیا ہوتی ہے----

ارے میں ہی پاگل تھی جو یہ سمجھ بیٹھی کہ جب آپ اپنی بیٹی کو دیکھیں گے تو خوش ہوجائیں گے اسے اپنے سینے سے لگا لیں گے لیکن یہاں آپ تو اس کی جان لینے کے در پر ہیں----

لعنت ہے آپ جیسے مردوں پر---

مجھے پہلے ہی پتا تھا تم خود بھی ایک منحوس عورت ہو جب سے میری زندگی میں آئی ہو میری زندگی کو برباد کر کے رکھ دیا ہے اور اب ایک اور اپنے جیسی منحوس کو پیدا کر لیا ہے----

ایک مہینہ میں گھر سے غائب کیا رہا تمھارے تو پر ہی نکل آئے ہیں----

لیکن خیر کوئی بات نہیں میں تم جیسی عورتوں کے پر کاٹنا اچھی طرح جانتا ہوں----

،،میں معاویہ رشید اپنے پورے ہوش و حواس میں تمھیں طلاق دیتا ہوں زینت طلاق دیتا ہوں،،،،

،،،،،طلاق دیتا ہوں

اب تم اپنی اور اپنی اس منہوس بیٹی کی شکل لے کر میرے گھر اور میری زندگی سے دفع ہو جاؤ-----

وہ زینت بیگم کے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا----

زینت بیگم تو جیسے پتھر کی مورت بن گئ ہوں---

ان کے تمام الفاظ ایک دم سے جیسے ختم ہو گئے ہوں----

وہ ان دو معصوم جانوں کو ایک منٹ میں کچل کر چلا گیا----

لیکن معاویہ جیسے مرد یہ نہیں جانتے کہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے---

♡♡♡♡♡♡♡

وہ ویسے ہی پتھر کی مورت بنی بیٹھی تھی جب صباء کے رونے کی آواز سے ہوش کی دنیا میں واپس آئی ----

وہ جلدی سے اٹھ کر اپنی بیٹی کی طرف گئی اور اسے اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا

قسمت کی اس ستم ظریفی پر اس کا دل ماتم کر رہا تھا لیکن اس نے اپنی آنکھوں سے ایک بھی آنسو بہنے نہیں دیا اسے مضبوط بننا تھا اپنی بیٹی کے لیے مضبوط بننا تھا---

اسے اپنی بیٹی کی اچھی زندگی اور روشن مستقبل کے لیے مضبوط بننا تھا----

اس نے ایک آخری نظر اس گھر پر ڈالی اور بغیر کچھ بھی لیے اپنی بیٹی کو اپنے سینے سے لگاتی وہاں سے نکلتی چلی گئی -----

ہمیشہ کے لیے واپس نہ آنے کے لیے ----

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ شکستہ قدموں سے چلتی ہوئی اپنے والد کے گھر داخل ہوئی جو لاؤنج میں بیٹھے چائے کی چسکیوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے ----

وہ لاؤنج میں زینت بیگم اور ان کے ہاتھوں میں موجود معصوم سی جان کو دیکھ کر ان کی جانب بڑھے -----

بیٹا تم اس وقت یہاں ---

معاویہ بیٹا بھی ساتھ آئے ہیں کیا ---

چھوٹی سی بچی کے ساتھ تمھیں آنے میں مشکلی ہوئی ہوگی مجھے کال کر دیتی تو میں خود تمھیں ملنے چلا آتا ----

اور یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے اپنی ---

انہوں نے ایک ہی سانس میں زینت بیگم سے کئی سوال پوچھ ڈالے -----

لیکن اس کے پاس تو کہنے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا وہ اپنے باپ کے کس کس سوال کا جواب دیتی ----

اسے سمجھ نہیں آ رہی ہوتی کہ وہ کیسے اپنے بوڑھے باپ کو بتائے کہ اس کی بیٹی کی زندگی تباہ و برباد ہو چکی ہے اس کا گھر اجڑ چکا ہے ----

اب احمر صاحب کو سچ بتانے کے علاوہ اس کے پاس کوئی چارہ بھی نہیں تھا

یہ ایک ایسی حقیقت تھی جسے وہ چاہ کر بھی جھٹلا نہیں سکتی تھی -----

بابا وہ،،، وہ بات ادھوری چھوڑ دیتی ہے ---

احمر صاحب نے سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا----

بابا وہ معاویہ نے مجھے طلاق دے دی ہے ---

احمر صاحب کو لگا جیسے ساتوں آسمان اس کے اوپر آ گرے ہوں ان کے لیے اپنے قدموں پر کھڑے رہنا محال ہوگیا ہو-----

یا میرے خدا میری بچیاں ،، اس اچانک ملنے والی دردناک خبر کو وہ برداشت نہیں کر پاتے اور اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر زمین پر بیٹھتے چلے جاتے ہیں ---

بابا بابا کیا ہوا ہے آپ کو ---

پلیز آپ سنبھالیں خود کو میرے لیے صباء کے لیے ----

آپ ہمیں یوں اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتے ----

آپ کے بغیر ہمیں کون سنبھالے گا بابا ----

پلیز بابا آنکھیں کھولیں آپ کو اپنی زینت کی قسم ہے ----

لیکن احمر صاحب زندہ ہوتے تو کچھ بولتے ان کی روح تو کب کی پرواز کر چکی تھی ---

احمر صاحب کو کچھ نہ بولتا دیکھ کر وہ خود بھی زمین پر بیٹھتی چلی گئی ----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

!السلام علیکم

ان لوگوں نے لاؤنج میں داخل ہوتے ہی سب کو مشترکہ سلام کیا---

مریم شاہ تو خوشدلی سے سلام کا جواب دیتی اپنی بڑی بہن کے گلے لگ گئی----

آپو دیکھ لیں اب آپ ،،آپ نے کتنے دنوں بعد چکر لگایا ہے----

مریم شاہ نے اپنی بڑی بہن سے شکوہ کیا----

بس مریم ٹائم ہی نہیں ملا----

بس کل جیسے ہی ماہر نے مجھے تمھارا پیغام دیا میں تمھاری دونوں بھانجیوں کے ساتھ آگئی ----

ردا، اقرا تم دونوں کیسی ہو بیٹا---

ہم دونوں ٹھیک خالہ جانی آپ سنائیں ---

خالو جان آپ کیسے ہیں اقرا اپنے خالو جان کو سلام کرتی ہے اور جلدی سے ان سے سر پر پیار لیتی ہے ----

میں بھی بلکل ٹھیک ہوں بیٹا آپ دونوں سنائیں آپ کی سٹڈی کیسی جا رہی ہے

بس خالو جان کیا بتائیں چلتی جا رہی ہے چلتی جا رہی ہے لیکن کچھ پلے نہیں پڑ رہی اقرا کے کہنے پر سب مسکرا دیے ----
آنٹی یہ فرح کدھر ہے کہیں پر بھی نظر نہیں آ رہی ردا ادھر ادھر نظریں گھماتے ہوئے بولی ---
بیٹا جی وہ اپنے کمرے میں ہوگی ،،مریم شاہ کے کہتے ہی دونوں فرح کے کمرے کی جانب بھاگ گئیں -----
مریم شاہ ملازمہ کو مہمانوں کے لیے
لوازمات تیار کرنے کا بولنے کچن کی جانب چلی گئی ----
وہ دونوں فرح کے کمرے کی جانب جا رہی تھی جب اچانک سے ردا اقرا کو بولی تم جاؤ فرح کے پاس میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں ----

اقرا بھی اوکے کا بول کر آگے بڑھ گئی وہ بھی اچھی طرح جانتی تھی اب ردا کدھر جانے والی ہے-----

♡♡♡♡♡♡♡♡

عیشان شاور لے کر نیچے سے ہلکا سا ٹراؤزر پہنے باہر نکل آیا---
اور جا کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو کر اپنے بال سیٹ کرنے لگا--
اچانک سے کوئی اس کی اجازت کے بغیر دروازا کھول کر اندر داخل ہوگیا---
عیشان کو جیسے ہی اندر آنے والے شخص کا عکس آئینے میں نظر آیا اس کے ماتھے پر انگنت سلوٹیں پڑ گئیں ----
تم میرے کمرے میں کیا کرنے آئی ہو-----

اور تمھارے اندر اتنے بھی مینرز نہیں ہیں کہ کسی کے کمرے میں نوک کر کے جاتے ہیں ---
میں کسی اور کے کمرے میں نہیں بلکہ تمھارے کمرے میں آئی ہوں مسٹر عیشان شاہ --- -
ادائے بے نیازی سے جواب دیا گیا ---
میں بھی تمھارے لیے دوسروں میں ہی شمار ہوں سمجھی تم مس فالتو کی چپکو----
میں نے تمھیں ہزار دفعہ اپنے کمرے میں آنے سے منع کیا ہے تو پھر تمھارے اس ننھے سے دماغ میں میری بات کیوں نہیں گھستی ------
وہ نہایت ہی بے باکی سے اس کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی اور اس کے کندھوں پر اپنے ہاتھ پھیرنے لگی ----
ویسے بغیر شرٹ کے کافی ہاٹ لگ رہے ہو تم----
عیشان نے اسے بازو سے پکڑ کر خود سے دور دھکا دیا ---

جسٹ شٹ اپ ردا دفع ہو جاؤ میرے کمرے سے اگر تمھیں اپنی عزت پیاری ہے تو ----
تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ٹچ کرنے کی ---
ہاؤ ڈیئر یو ٹچ می ،،اگر تم اگلے ایک سیکنڈ میں میرے کمرے سے دفع نہ ہوئی تو میں تمھاری جان لے لوں گا ---
عیشان کی آنکھوں سے اس وقت وحشت ٹپک رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس بے باک لڑکی کی جان ہی لے لے ---
"بے شک پاک مردوں کے لیے پاک عورتیں ہیں"

اوکے مسٹر عیشان شاہ فلحال تو میں جا رہی ہوں لیکن تم یہ یاد رکھنا ایک نہ ایک دن آنا تو مجھے اسی کمرے میں ہی ہے ،پھر تم تمھارا یہ کمرہ اور تمھاری ہر ایک چیز میری ہوگی -----

ہاہاہاہا کسی بھی بھول میں مت رہنا مس ردا اکبر کہ یہ عیشان شاہ کبھی بھی تمہارا ہوگا ۔۔۔۔

نہ آج ،نہ کل نہ پھر کبھی یہ عیشان شاہ تمہارا ہوگا ۔۔۔۔۔۔

میری زندگی میں آنے والی لڑکی باحیا ہوگی اور لاکھوں کروڑوں میں ایک ہوگی نہ کہ تم جیسی بے حیا ۔۔۔

اب تم یہاں سے اپنی شکل گم کر سکتی ہو ۔۔۔۔۔۔

اس نے جیسے اپنی طرف سے بات ہی ختم کر دی ہو۔۔۔۔

میں بھی دیکھتی ہوں پھر کس میں اتنی ہمت ہے کہ وہ میری یعنی ردا اکبر کی جگہ لے سکے ۔۔۔۔۔

میں اس کی جان لے لوں گی ۔۔۔۔

وہ تو جیسے اپنے ہوش و حواس ہی کھو بیٹھی ہو۔۔۔۔

،،،، جسٹ شٹ اپ اینڈ گیٹ لاسٹ فروم ہیئر

وہ بھی جیسے غصے سے بے قابو ہو گیا----
عیشان کے دھاڑنے پر وہ بھی پیر پٹختی کمرے سے نکل گئی -----
اور وہ خود کو ریلیکس کرنے کے لیے ایک دفعہ پھر شاور لینے واشروم میں چلا گیا

تھوڑی دیر بعد وہ واشروم سے باہر نکلا اور تیار ہو کر کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا

♡♡♡♡♡♡♡

صباء بیٹا ،،، جی مما جانی ----
بیٹا نماز پڑھ لی ہے تم نے ----
جی مما جانی بس بچوں کے ٹیسٹ چیک کر رہی تھی ابھی پڑھنے لگی ہوں----
ٹھیک ہے نماز پڑھنے کے بعد یہ فروٹس کھا لینا اور دودھ پی لینا ----

جی مما جانی میں پی لوں گی ----
ویسے بیٹا مجھے تمہاری وہ میم تھوڑی نک چڑھی سی لگیں لیکن ماشاءاللہ ان کا بیٹا بہت اچھا ہے -----
مجھ سے کتنی عزت اور پیار سے بات کر رہا تھا ----
اچھا اب تم نماز پڑھ لو دیر ہو رہی ہوگی ----
اوکے ،، فی امان اللہ وہ صباء پر کچھ آیات پڑھ کر پھونکنے کے بعد اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر اپنے کمرے میں چلی گئیں-----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ماں کے جانے کے بعد صباء نے نماز ادا کی ---
زینت بیگم کے رکھے ہوئے فروٹس کھانے اور دودھ پینے کے بعد وہ سونے ہی لگی تھی جب اسے اپنی ماں کے کہے گئے الفاظ ایک بار پھر سے یاد آئے ----

ویسے ان کا بیٹا بھی ماشاءاللہ بہت اچھا ہے ---
اچھا نہیں پورا ایک نمبر کا ٹھرکی ہے کیسے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا اور کھی کھی کر کے تو ایسے باتیں کر رہا تھا جیسے صدیوں پرانا رشتہ ہو اس سے----
آج تو اس ٹھرکی نے حد ہی کر دی چائے پکڑانے لگی تو ہاتھ ہی پکڑ لیا ----
لیکن میری وجہ سے بیچارہ جلا بھی تو تھا کیسے گرم چائے اس کے اوپر گر گئی ---
ہونہہ ، خیر ہے میں نے کون سا جان بوجھ کر گرائی ہے غلطی سے ہی گری ہے
نہ وہ ہاتھ پکڑتا نہ چائے گرتی -----
اگر میم کا بیٹا نہ ہوتا تو اچھی طرح بتاتی ----
وہ عیشان کو برا بھلا کہتی جلد ہی نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی -----

♡♡♡♡♡♡♡

سب کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اور ساتھ ہی خوش گپیوں میں بھی مصروف تھے ماہر بھی ان سب کو جوائن کر چکا تھا ----

جب فرح نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا ماما کل میں ردا اور اقرا یونیورسٹی اور کالج نہیں جا رہیں ----

اچھا تو پھر کل تم تینوں کی سواری کدھر جا رہی ہے ----

مریم شاہ نے محبت سے اپنی لاڈلی سے پوچھا----

کل ہماری سواری آپ کے کالج جا رہی ہے مائی ڈیئر ماما جانی -----

اوکے جی ڈن ،،، مریم شاہ کے کہنے پر سب لوگ مسکرا دیے -----

ماہر بھی بڑی دلچسپی سے اس چھوٹی سی گڑیا کو دیکھ رہا تھا جو آج اپنا شاہانہ انداز دکھا رہی تھی -----

کھانا نہایت ہی خوشگوار ماحول میں کھایا گیا ----

کھانا کھانے کے بعد سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے ----

عیشان اور ماہر عیشان کے کمرے میں چلے گئے ----

اوئے تجھے کیا ہوا ہے ؟؟

تیرا منہ کیوں لٹک رہا ہے ----

کھانے کی ٹیبل پر بھی تو چپ چاپ بیٹھا ہوا تھا ----

خیر تو ہے مسٹر عیشان شاہ کہیں دل ول تو نہیں لگا بیٹھے آپ ----

ماہر کا مقصد بس اس کا موڈ ہلکا پھلکا کرنے کا تھا----

جی نہیں ماہی جانو ایسی کوئی بھی بات نہیں ہے ----

میں بس تھوڑا تھکا ہوا تھا ----

اچھا عیشو جان تم کہہ رہی ہو تو مان لیتی ہوں ---

اس کے بعد دونوں قہقہ لگا کر ہنس پڑے ----

اچھا یار مجھے نیند آ رہی ہے ---

ماہر کہتے ساتھ ہی اٹھ کر باہر کی جانب چل دیا ---

کہاں دفع ہو رہا ہے ادھر میرے کمرے میں ہی سو جا۔۔۔

نہیں یار میں دوسرے کمرے میں جا کر سوتا ہوں ۔۔۔۔

اوکے جیسے تمھاری مرضی وہ بھی اسے زیادہ فورس نہیں کرتا ۔۔۔۔

اور وہ اسے گڈ نائٹ کہتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا ۔۔۔۔۔

عیشان بھی لائیٹس اوف کر کے سونے کے لیے لیٹ گیا لیکن جیسے ہی اس نے اپنی آنکھیں بند کیں ایک پری چھم سے اس کی آنکھوں کے پردے پر نازل ہوگئ ۔۔۔۔۔۔

عیشان نے جلدی سے اپنی آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر بیٹھ گیا ۔۔۔۔۔

یہ مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے ۔۔۔

کہیں میں بیمار شیمار تو نہیں ہوگیا۔۔۔۔۔

جاگتے سوتے اٹھتے بیٹھتے ہر جگہ مجھے وہی نظر آ رہی ہے ۔۔۔۔۔

جب میں ردا کو اپنی شریک حیات کے بارے میں بتا رہا تھا تو وہی میری آنکھوں کے سامنے لہرائی تھی -----

وہ لڑکی تو جیسے میرے حواسوں پر چھا گئی ہو ---

وہ لڑکی میرے ٹچ کرنے اور دیکھنے سے گھبرا جاتی ہے -----

حیا اس کی آنکھوں میں واضع پائی جاتی ہے ----

کیا آج کل کی لڑکیوں میں بھی اتنی شرم و حیا پائی جاتی ہے -----

ردا کو دیکھ کر تو ایسا بلکل بھی نہیں لگتا لیکن تمھیں دیکھتے ہی دل ہر بات پر یقین کر لیتا ہے ------

کیا وہ مجھے اچھی لگنے لگ گئی ہے یا اس سے بھی کچھ زیادہ ------

اف اللہ میں پاگل ہو جاؤں گا ----

مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا مجھے کیا ہوا ہے ----

میرے ارد گرد بہت سی خوبصورت لڑکیاں پائی جاتی ہیں لیکن انہیں دیکھ کر تو مجھے کبھی بھی ایسا فیل نہیں ہوا جیسے مس صباء کو دیکھ کر ہوتا ہے -----
وہ کتنی اچھی خوبصورت پیاری باحیا ہے اسے دیکھ کر دل کرتا ہے کہ میں پانچ وقت کی نماز ادا کروں اور اسے اپنے اللہ سے اپنے لیے مانگوں -----

کیا مجھے مس صباء سے پیار ہوگیا ہے ----
لیکن پیار کیسے ہو سکتا ہے میں ان سے ٹھیک سے ملا بھی نہیں -----
ملے نہیں تو کیا ہوا----
ٹھیک سے مل بھی لیں گے ،،، وہ کچھ سوچتے ہوئے گہرا سا مسکرا دیا ----
اور نیند کی وادیوں میں گم ہو گیا ------

♡♡♡♡♡♡

ماضی

وقت کا کام ہے گزرنا سو وہ گزر گیا۔۔۔اس کے بابا کو اس دنیا سے رخصت ہوئے آج ایک ماہ گزر چکا تھا۔۔۔۔
لیکن اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے کل کی ہی بات ہو۔۔۔۔
اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اس حقیقت کو تسلیم نہیں کر پائے گی۔۔۔۔
لیکن اس حقیقت کو جھٹلایا بھی نہیں جا سکتا تھا۔۔۔۔
وہ یتیم ہو چکی تھی اس کے ماں باپ اسے اس دنیا میں اکیلا چھوڑ کر جا چکے تھے۔۔۔۔
آج اس نے ایک اٹل فیصلہ کیا تھا کہ وہ اپنی بیٹی کو مضبوط بنائے گی بہت زیادہ مضبوط جو ہر قسم کے حالات اور معاویہ جیسے درندوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکے۔۔۔۔
جیسے کوئی کمزور سمجھ کر کچلے نہ۔۔۔

جسکی وجہ سے اور احمر اس دنیا سے رخصت نہ ہوں۔۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا وہ اپنی بیٹی کو دنیا کی ہر خوشیاں لا کر دے گی جس کی وہ حقدار ہوگی جو شاید اس کی ماں کے نصیب میں نہیں تھیں۔۔۔۔

وہ اپنی بیٹی کے لیے ایسا ہمسفر ڈھونڈ کر لائے گی جو لاکھوں میں ایک ہوگا اس کی ہر خواہش پوری کرے گا اسے عزت دے گا مان دے گا اس پر جان دیتا ہوگا اسے اپنی پلکوں پر بیٹھا کر رکھے گا۔۔۔۔

روتے ہوئے اس ماں کے لبوں پر بس ایک ہی دعا تھی کہ اللہ تعالیٰ اس کی بیٹی کے نصیب اچھے کرے۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

حال

وہ لوگ جیسے ہی کالج میں داخل ہوئیں ہر جگہ چہل قدمی تھی---
ماما آپ اپنے آفس میں جائیں ہم لوگ باقی سٹاف سے مل کر آتے ہیں فرح کے کہنے کی دیر تھی کہ مریم شاہ اوکے کہتی ہوئی اپنے آفس کی جانب چل دیں----
اور ان تینوں نے سٹاف روم کا رخ کیا---
سب سٹاف سے مل کر وہ پاس پڑی چیئرز پر بیٹھ گئیں جب اچانک ہی فرح کو کچھ یاد آیا---
ٹیچر سعدیہ آج وہ نیو ٹیچر نہیں آئیں کیا----
اس وقت تو آجاتی ہیں بس آنے والی ہی ہوگی-------
اتنے میں سٹاف روم کا دروازا کھلا اور وہ پری اندر داخل ہوئی اور سٹاف روم میں موجود تمام لوگوں کو سلام کر کے ان پر سلامتی بھیجی----
صباء کی نظر اچانک تین انجان لڑکیوں پر پڑی جس میں سے ایک کو تو وہ پہچان گئی باقی دو کو پہچاننے سے قاصر تھی----

فرح صباء کو دیکھ کر جلدی سے بھاگ کر اس کے پاس آئی----

السلام علیکم مس صباء کیسی ہیں آپ---

میں کب سے آپ کا ہی انتظار کر رہی تھی وہ کافی ایکسائیٹڈ سی نظر آ رہی تھی-----

وعلیکم السلام !الحمداللہ میں بھی بلکل ٹھیک آپ سنائیں----

میں تو ایک دم فٹ فاٹ ہوں---

اوہو آپ کو اپنی کزنز سے ملوانا تو میں بھول ہی گئی آئیں میں آپ کو اپنی کزنز سے ملواتی ہوں----

وہ صباء کا ہاتھ پکڑ کر اسے اقرا اور ردا کے پاس لے گئی---

صباء نے ان دونوں بہنوں کو بھی خوشدلی سے سلام کیا اقرا نے تو کھلے دل سے صباء کے سلام کا جواب دیا----

لیکن ردا کو صباء کچھ خاص اچھی نہیں لگی وجہ صباء کا مکمل عبایہ اور حجاب میں ہونا تھا۔۔۔۔

اور وہ اسے کوئی مڈل کلاس لڑکی سمجھتی تھی ۔۔۔

فرح کیا ہوگیا ہے تمھیں پاگل ہو گئی ہو کیا اس میں ایسی کونسی خاص بات ہے جو تم مجھے اس سے ملوا رہی ہو۔۔۔۔

ردا نے سر سے پاؤں تک عبایا میں موجود صباء کو دیکھا اور حقارت سے بولی ۔۔۔۔

ردا یہ تم کیسی بات کر رہی ہو۔۔۔۔

یہ خالہ کے کالج کی سٹاف میمبر ہیں تم ان سے ایسے کیسے بات کر سکتی ہو ۔۔۔۔

اقرا کو ردا کا انداز کچھ خاص اچھا نہیں لگا تو بول پڑی ۔۔۔۔

فرح بھی ردا کو گھوریوں سے نواز رہی تھی اسے بھی ردا کا صباء سے اس طرح بات کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا ۔۔۔۔

مس صباء پلیز آپ ردا کی باتوں کو دل پر مت لگائیے گا یہ تو بس ایسے ہی کہہ رہی تھی فرح کو ڈر تھا کہیں صباء برا ہی نہ مان جائے ----

کوئی بات نہیں فرح مجھے برا نہیں لگا----

صباء نے بڑے صبر اور تحمل سے جواب دیا----

مس صباء آپ اپنا حجاب تو ہٹائیں ہمیں آپ کو دیکھنا ہے ---

پلیز، پلیز،پلیز، پلیز،پلیز، پلیز ، آپ ہماری پیاری سی ٹیچر نہیں ہیں ہٹا دیں نہ ویسے بھی یہاں مجھے چھوڑ کر سب خواتین ہی ہیں فرح کی خواتین والی بات پر اقرا نے اسے ایک دھموکہ رسید کیا جب کہ صباء اس کی بات پر مسکرا دیں ----

صباء نے فرح کو ضد کرتا دیکھ اپنا حجاب ہٹا دیا ---

ہونہہ اتنی بھی کوئی حسینہ نہیں ہوگی جو ایسے اتنا زیادہ بھاؤ کھا رہی ہے ردا ایک بار پھر حقارت اور نخوت سے بولی لیکن جیسے ہی صباء نے اپنا حجاب ہٹایا فرح کے ساتھ ساتھ ردا اور اقرا بھی اسکی خوبصورتی دیکھ کر دنگ رہ گئیں ----

ماشاءاللہ مس صباء آپ تو بہت ہی پیاری ہیں صباء اور اقرا نے فراخ دلی سے صباء کی تعریف کی ----

فرح کو بھی صباء بہت ہی پیاری لگی تھی ---

صباء کی اتنی تعریف ردا سے ہضم نہیں ہو رہی تھی اور وہ جل جل کر راکھ ہو رہی تھی ----

جب اس سے صباء کی اتنی تعریف برداشت نہ ہوئی تو بول پڑی ---

فرح چلیں خالہ کے پاس ان کے آفس میں ----

اوکے چلیں ان کی کلاسز کا بھی ٹائم ہو رہا ہوگا----

پھر فرح صباء کو اللہ حافظ کہتی ان دونوں بہنوں کے ساتھ اپنی ماں کے آفس کی جانب چل دی ----

ماما مس صباء تو بہت پیاری ہیں---

ہونہہ، فرح کی بات پر مریم شاہ نے بس ہنکارہ ہی بھرا تھا----

کوئی اتنی بھی پیاری نہیں ہے جو تم تعریفیں کیے جا رہی ہو اسکی،ردا ایک دفعہ پھر جل بھن کر بولی ----

نہیں ردا مس صباء سچ میں بہت پیاری ہیں اقرا نے بھی صباء کی تعریفوں میں اپنا حصہ ڈالا----

ردا منہ کے زاویے بگاڑتی اپنے موبائل میں مصروف ہوگئی----

♡♡♡♡♡♡♡♡

آج سوائے ردا کے ان سب کا کالج میں بہت ہی اچھا وقت گزرا تھا---

ماما چھٹی کا ٹائم ہو رہا ہے بھائی کو کال کر دوں ہمیں پک کر لیں---

اسے کیوں تنگ کرو گی ڈرائیور لینے آجائے گا---

نہیں ماما آج ہم بس بھائی کے ساتھ ہی جائیں گے میں انہیں کال کرنے لگی ہوں---

اوکے، مریم شاہ نے ہامی بھری تو اس نے جلدی سے اپنے بھائی کو کال کی---

♡♡♡♡♡♡♡♡

چھٹی کے بعد تمام سٹاف جا چکا تھا سوائے صباء اور سعدیہ کے جسے فرح نے اپنے ساتھ باتوں میں لگا رکھا تھا----

اور سٹاف روم میں بیٹھی ان سے گپیں لڑا رہی تھی----

اچانک سے فرح کے موبائل پر رنگ ٹون ہوئی تو فرح نے جلدی سے کال اٹینڈ کر کے موبائل کان کو لگایا----

بھائی آپ آگئے---

اوکے ٹھیک ہے میں اور اقرا سٹاف روم میں ہیں جبکہ ردا آفس میں ماما کے پاس ہے----

عیشان آ رہا ہے---

سعدیہ کے پوچھنے پر فرح نے اثبات میں سر ہلایا----

عیشان کے آنے کی خبر سن کر صباء کے دل میں ہلچل ہونے لگی تھی----

اس کا دل فل سپیڈ سے دھڑک رہا تھا----

وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی کہ آخر اسے ہو کیا رہا ہے ---

تھوڑی دیر بعد وہ سٹاف روم کا دروازا کھول کر اندر داخل ہوا اور سب کو مشترکہ سلام کیا----

سب نے خوشدلی سے اس کے سلام کا جواب دیا----

اس کے آنے پر صباء اور زیادہ گھبرا گئی ---

عیشان کی نظر جب گھبرائی گھبرائی سی صباء پر پڑی تو اس کے چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ سج گئی ----

وہ چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ سجائے اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا اور اسے جی بھر کے دیکھنے لگا لیکن سعدیہ کے کھانسنے پر کھجل سا ہو کر اپنی نظروں کا زاویہ بدل گیا ----

تھوڑی دیر بعد اس کے موبائل پر ایک میسج رنگ ہوا----

کیوں مسٹر عیشان شاہ کیسی لگی آپ کو مس صباء کہیں پسند تو نہیں آگئی دل ول تو نہیں ہار بیٹھے کہیں ان پر ----

کہیں دل کا معاملہ تو نہیں بن گیا صباء کے دلبر،،،عیشان نے جیسے ہی میسج اوپن کیا سامنے فرح کے الفاظ جگمگا رہے تھے -----

فرح کے سینڈ کیے گئے الفاظ پڑھ کر وہ کھل کر مسکرا دیا----

فرح کو بھی اپنے بھائی کی پسند اچھی لگی تھی اور اب تو وہ اس کی پسند بھی بن گئی تھی -----

یہ تم دونوں کیا اپنے موبائلز میں گھسے ہوئے ہو سعدیہ انہیں مسلسل موبائل میں مگن دیکھ کر بولی ----

فرح خالو کی کال تھی پوچھ رہے تھے کب آؤ گے تم سب-----

اقراء کال سننے کے بعد آکر بولی ----

اقراء کے کہنے کی دیر تھی کہ وہ دونوں اٹھ کر سٹاف روم سے باہر نکل گئے -----

عیشان جو کہ اپنی گاڑی کی کیز وہیں بھول گیا تھا لینے واپس سٹاف روم میں آیا جہاں صباء سعدیہ کی کسی بات پر مسکرا رہی تھی ----

اف او، میں اس پیپر پر میم سے سائن کروانا تو بھول ہی گئی ،،،سعدیہ اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی اور جلدی سے پیپر اٹھا کر مریم شاہ کے آفس کی جانب چل دی----

وہ آہستہ سے چلتا ہوا آکر بلکل صباء کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

ویسے آپ ہنستی ہوئی بہت اچھی لگتی ہیں ہمیشہ ایسے ہی ہنستی رہا کریں مس صباء

۔۔۔۔۔

تیری تعریف میں، میں کیا کیا لکھوں
نہیں ہیں وہ الفاظ ساحر جو تیری بابت لکھوں
تیری آنکھوں کو جھیل لکھوں کہ شراب لکھوں
کرتا ہوں یہ گمان، تجھ کو اپسرا لکھوں
تیری آواز مرے کانوں میں جو رس گھولتی ہے
ہے سچ یہی کہ کوئل کو بھی ہیچ لکھوں
اک نظر دیکھ لو، جو شرما کے تم اس طرف
ہائے ،تیری اس حیاء پہ میں اک غزل لکھوں

تیرا چہرہ میری آنکھوں کا نور ہے جاناں
چاند کو چاند نہ لکھوں تو اور کیا لکھوں

اور وہ وہیں حیران کھڑی اسے جاتا دیکھتی رہی ----
اور تھوڑی دیر بعد خود بھی سٹاف روم سے باہر نکل گئی ----

♡♡♡♡♡♡♡

فرح تم اس وقت یہاں میرے کمرے میں خیریت تو ہے ،،،،عیشان اس ٹائم فرح کو اپنے کمرے میں دیکھ کر بولا----
وہ وہیں بیٹھ کر عیشان کو گھور گھور کر دیکھنے لگی----
کیا ہوا ایسے کیا گھور گھور کر دیکھ رہی ہو----
فرح کو مسلسل خود کو گھورتا پا کر عیشان بول پڑا ----

،،،،کب سے چل رہا ہے یہ سب

وہ ماتھے پر شکنیں لا کر اس سے سوال کرتی ہے ----

کیا ہوا ،،،کس کی بات کر رہی ہو----

اس نے نا سمجھی سے فرح کی طرف دیکھا ----

وہی مسٹر عیشان شاہ جو آپ بتانا نہیں چاہتے -----

تمھیں شرم نہیں آتی بڑے بھائی کو نام سے بلاتے ہوئے---

اور بڑے بھائی کو شرم نہیں آتی چھوٹی بہن سے وہ سب چھپاتے ہوئے----

میری جان ایسی کوئی بھی بات نہیں ہے وہ محبت سے بہن کے ماتھے پر بوسہ دے کر بولا----

اچھا جی اگر ایسی کوئی بھی بات نہیں ہے تو پھر سٹاف روم میں بیٹھ کر اتنا مسکرایا کیوں جا رہا تھا----

وہ بھی اس کی بہن تھی کہاں اتنی جلدی ٹلنے والی تھی----

میں نہیں مانتی سمجھے آپ----

اب آپ پیار سے بتانا پسند کریں گے یا پھر میں ڈھنڈورا پیٹوں سب کے سامنے----

اوکے یار بتا رہا ہوں ڈھنڈورا پیٹنے کی کیا ضرورت ہے----

وہ مجھے اچھی لگتی ہے بس---

کون بھائی---

وہ،،، فرح سمجھ تو گئی تھی لیکن اب جان بوجھ کر اسے چھیڑ رہی تھی-----

عیشان نے اسے گھورا----

بھائی اب گھورنا بند کریں اور بتائیں----

مس صباء کی بات کر رہا ہوں میں----

وہ جانتا تھا فرح اب اتنی آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑے گی اس لیے فٹ سے نام لے دیا---

یاہوووو،،،بھائی مس صباء مجھے بھی بہت پسند ہیں بس اب تو وہ ہی میری بھابھی بنیں گی----

انشاء اللہ دونوں بہن بھائی نے یک زبان ہو کر کہا----

لیکن شاید وہ اس بات سے انجان تھے کہ اکثر ہم جیسا سوچتے ہیں ویسا ہی ہو یہ ضروری نہیں ہے-----

ویسے بھی پیار تو انسان کے بڑے ہی کڑے کڑے امتحان لیتا ہے----

♡♡♡♡♡♡♡

اگلی صبح ساری شاہ فیملی بڑے خوشگوار ماحول میں ناشتہ کر رہی تھی -----

بابا آپ شاید کچھ بھول رہے ہیں ،،فرح بولی ----

کیا،،،صدام صاحب بولے ----

بابا آپ سچ میں بھول گئے ، اس دفعہ صبح تھوڑی حیرانگی سے بولی ----

باباکی جان باباکو بتائے گی تو ہی یاد آئے گا نہ باباکیا بھولے ہیں ----
صدام صاحب چائے کا سپ لیتے ہوئے بولے ----

دیکھ لیں ماما یہاں کسی کو کچھ بھی یاد نہیں ہے ---
میں تو کسی کی کچھ بھی نہیں لگتی ---
میں تو آپ سب کی سوتیلی ہوں جیسے ،،مجھے تو جیسے باہر سے سڑک سے اٹھا کر لائے تھے آپ لوگ ---
بھائی ہی آپ لوگوں کے سب کچھ لگتے ہیں ان کی ہر چیز آپ کو اچھے سے یاد ہوتی ہے ---
بس مجھے ناشتہ کرنا ہی نہیں ہے ---
فرح کی ایکٹنگ سٹارٹ ہو چکی تھی ---

جب میں کہتا تھا تم ماما بابا کی سوتیلی بیٹی ہو تمھیں وہ سڑک سے اٹھا کر لائے ہیں تب تو میری باتوں پر یقین نہیں کرتی تھی ماما بابا کو شکایت لگا دیتی تھی اور دیکھو آج کیسے مان گئی ہو تم----

چلو خیر دیر سے آئے پر درست آئے ،،، عیشان مسکرا کر بولا----

بھائی خیر تو ہے آپ کو آج کل بغیر کسی وجہ کے بڑا ہی مسکرایا جا رہا ہے کل سٹاف روم میں بھی آپ کے دانت بڑے نکل رہے تھے اندر جانے کا نام نہیں لے رہے تھے عیشان کو مسکراتا ہوا دیکھ کر فرح بھی دانت پیس کر بولی ----

فرح کی بات پر عیشان نے اسے گھور کر دیکھا کہیں وہ اس کا بھانڈا ہی نہ پھوڑ دے سب کے سامنے ،،، میں تو بس ایسے ہی تمھاری ایکٹنگ دیکھ کر ہنس رہا تھا اور تو کچھ بھی نہیں ہے ----

عیشان خبردار اگر کسی نے ہماری لاڈلی کو تنگ کیا تو ،،،صدام صاحب کے بولنے کی دیر تھی کہ فرح نے گردن اکڑا کر اپنے بھائی کی طرف دیکھا ----

اور بابا کی جان بابا یہ کیسے بھول سکتے ہیں کہ بابا کی جان کا برتھڈے آنے والا ہے ----

یاہووووو بابا،،، آپ کو یاد تھا بابا ----

یو آر دی ورلڈ بیسٹ بابا،،،، آئی لو یو بابا وہ اپنے بابا کے گلے لگ کر بولی اور چٹا چٹ ان کے گال بھی چوم ڈالے -----

آئی لو یو ٹو بابا کی جان ---

پگلی نہ ہو تو ،،مریم شاہ بولیں اور دونوں ماں بیٹے ان کا پیار دیکھ کر مسکرا دیے ----

سچ کہتے ہیں گھر میں رونق بیٹیوں سے ہی ہوتی ہے ---

بابا اس بار بھی میری برتھڈے کی اچھی سی پارٹی ارینج ہوگی اور سب کو انوائیٹ کیا جائے گا ---

جیسے بابا کی جان بولے ،،، صدام صاحب کے کہنے کی دیر تھی کہ فرح ایک بار پھر ان سے چمٹ گئی ----

اگر ہماری گڑیا خوش تو ہم سب بھی خوش وہ تینوں یک زبان ہو کر بولے اور فرح اپنی قسمت پر رشک کرنے لگی کہ اسے اتنا پیار کرنے اور چاہنے والی فیملی ملی ہے اور دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا ---

بے شک انسان کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے ---

♡♡♡♡♡♡♡♡

بابا تو پیار سے گڑیا کہتے ہیں بیٹی کو
لوگ سچ مچ کھلونا سمجھ لیتے ہیں----

وقت کتنی جلدی گزر جاتا ہے انسان کو پتا ہی نہیں چلتا ----

لیکن جب گزرے ہوئے دنوں کی یادیں دکھ ،درد تکلیف ،اذیتیں سب یاد آنے لگتی ہیں تو ایسا لگتا ہے جیسے وقت کبھی گزرا ہی نہ ہو ابھی بھی وہیں ہی کھڑا ہو ہم ابھی تک انہیں اذیت ناک لمحات میں جکڑے ہوئے ہیں اور کبھی بھی ان،،، سے نکل نہیں پائیں گے ---

لیکن انسان یہ کیوں بھول جاتا ہے کہ اس رب کی ذات بڑی ہی مقدس ہے وہ انسان کو اتنا ہی درد،تکلیف اور آزمائش دیتا ہے جتنی وہ برداشت کر سکے ، اور ویسے بھی کہتے ہیں ناکہ وقت انسان کا سب سے بڑا مرہم ہوا کرتا ہے وقت انسان کے تمام زخموں کو آہستہ آہستہ بھر دیتا ہے ----

آج بیس سال بعد زینت بیگم کے دکھوں اور تکلیفوں پر بھی وقت نے مرہم رکھ دیا تھا----

انہیں لگ رہا تھا وہ اپنے بابا کے بغیر جی نہیں پائیں گی ----

لیکن مرنے والوں کے ساتھ مرا بھی نہیں جا سکتا ان کے بغیر جینا پڑتا ہے اور وقت اپنوں کے بغیر جینا سیکھا دیتا ہے ----

زینت بیگم کو بھی جینا تھا اپنی بیٹی کے لیے اور انہوں نے لوگوں کو جی کر دکھایا بھی تھا----

احمر صاحب کی ڈیتھ کے بعد زینت بیگم کی حالت ایسی ہوگئی تھی کہ لوگ انہیں پاگل کہتے تھے ----

لیکن انہیں کون بتائے اپنوں کی یاد انسان کو پاگل بنا ہی دیتی ہے ----

ایک تو باپ کی موت اور دوسرا بغیر کسی غلطی کے طلاق جیسا دھبہ ----

دنیا کا سب سے وزنی کاغذ طلاق کا ہوتا ہے جس کو صرف عورت ہی نہیں اسکا پورا خاندان اٹھاتا ہے

ماما جانی کدھر ہیں آپ وہ زینت بیگم کو ہر جگہ ڈھونڈنے کے بعد ان کے کمرے میں چلی آئی ----

ماما جانی آپ ادھر اپنے روم میں ہیں اور میں آپ کو باہر ڈھونڈ رہی تھی ----

صباء کی آوازوں سے وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی ----

کیا ہوا ماما جانی ،،، کچھ نہیں بیٹا اور تم کب آئی----

تھوڑی دیر پہلے ہی آئی ہوں ماما جانی --

اوکے تم جاکر فریش ہو جاؤ میں تمھارے لیے کھانا گرم کرتی ہوں بھوک لگ رہی ہوگی میری گڑیا کو----

وہ جلدی سے اٹھ کر اپنی ماں کے گال چٹا چٹ چوم ڈالتی ہے اور جلدی سے اپنے کمرے میں فریش ہونے بھاگ جاتی ہے ----

اور زینت بیگم بھی کچن کی جانب بڑھ گئیں ----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ اپنے کمرے میں بیٹھا صباء کی یادوں میں گم تھا اور مسکرائے جا رہا تھا کہ اسے اپنے کمرے میں اپنی ماں کے آنے تک کا بھی پتا نہیں چلا----

اپنے بیٹے کا کھلا کھلا سا چہرہ دیکھ کر وہ بھی کھل اٹھیں ----

خیر تو ہے بیٹا جانی بڑا مسکرایا جا رہا ہے ،،،صبح فرح ٹھیک ہی بول رہی تھی آج کل بلاوجہ ہی مسکرایا جا رہا ہے -----

مریم شاہ تھوڑی اونچی آواز میں بولیں ----

ماں کی آواز سن کر وہ جو لیٹا ہوا تھا جلدی سے سیٹ ہو کر بیٹھ گیا-----

فرح تو پاگل ہے ماما کچھ بھی بولتی رہتی ہے ----

اچھا تو پھر کیوں مسکرایا جا رہا تھا----

وہ اس کے پاس بیٹھ کر بولیں ---

کچھ نہیں ماما ویسے ہی ،،، اب وہ اپنی ماں کو کیا بتاتا کہ ایک لڑکی کی یاد میں ان کا مسکرا رہا ہے ----

اچانک سے عیشان کو کچھ خیال آیا تو بول پڑا ماما آپ کو کچھ کام تھا کیا اگر کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیتیں میں آجاتا----

کیوں ،،میں اپنے بیٹے کے کمرے میں بغیر کسی کام نہیں آسکتی ہے ---

یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں ماما آپ کبھی بھی میرے روم میں آسکتی ہیں ----

عیشان میں آج تم سے بہت ہی ضروری بات کرنے آئی ہوں تو میری بات کو دھیان سے سننا ----

جی ماما بولیں ،،،،وہ مکمل اپنی ماں کی جانب متوجہ ہوگیا----

بیٹا آپ کی خالہ ہمارے گھر آنا چاہ رہی ہیں ---

تو اس میں کونسی بڑی بات ہے ماما وہ پہلے بھی تو آتی رہتی ہیں اور میں نے انہیں کب منع کیا کہ وہ ہمارے گھر نہ آئیں ----

اپنی طرف سے اسے جو بھی سمجھ میں آیا ماں کو جواب دے دیا ----
عیشان تم میری بات کو نہیں سمجھ رہے ،،،اس دفع وہ کسی خاص مقصد کے لیے آنا چاہ رہی ہیں ----
ایسا کونسا خاص مقصد ہے ماما جس کے لیے وہ آنا چاہ رہی ہیں ---
اس نے نا سمجھی سے اپنی ماں کی طرف دیکھا ----
تمھاری خالہ فرح ،ماہر ،تمھارے اور ردا کے رشتے کے لیے آنا چاہ رہی ہیں ----
مریم شاہ نے تو جیسے اس کے سر پر بم پھوڑا ہو----
وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہوکر بیٹھ گیا اور حیرانگی سے اپنی ماں کی طرف دیکھا ----
ماما یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں ---
میری شادی وہ بھی اس ردا سے ہو ہی نہیں سکتا ،،،نو نیور آپ اس بارے میں سوچیے گا بھی مت ----

میں کبھی بھی ردا سے شادی نہیں کروں گا اور میں یہ بات اسے بھی صاف لفظوں میں سمجھا چکا ہوں ----

لگتا اس نے خالہ کو ابھی تک نہیں بتایا ----

کوئی بات نہیں اب آپ کال کر کے بتا دیں ----

کیوں عیشان ،،،،آخر کیا کمی ہے اس میں ---

یہ بات تو ہم بچپن میں ہی طے کر چکے تھے تو اب تمھیں کیا مسئلہ ہے ---

میں یہاں تم سے تمھاری رائے لینے نہیں بلکہ بتانے آئی ہوں ----

وہ بھی تھوڑے غصے سے بولیں ---

ماما مجھے فرح اور ماہر کے رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ ماہر ایک بہت ہی اچھا لڑکا ہے وہ ہماری فرح کو بہت خوش رکھے گا ----

لیکن میری اور ردا کی شادی کا بھول جائیں آپ اور اپنی بہن کو منع کر دیں ردا کے ساتھ میری زندگی بس برباد ہو کر رہ جائے گی ---

میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتا اور نہ ہی میں نے اس کے بارے میں کبھی ایسا سوچا ہے ----

ماما ہم دونوں کے خیالات میں زمین آسمان کا فرق ہے تو ہم کیسے ایک ساتھ ساری عمر زندگی گزاریں گے ---

ہماری میرڈ لائف کبھی بھی سکسیسفل نہیں ہوگی ---

سو پلیز ماما آپ اس رشتے کے لیے منع کر دیں ،،اپنی طرف سے اس نے اپنی ماں کو کافی دلیلیں پیش کیں جس کا ان پر کچھ خاص اثر نہیں ہوا----

دیکھو عیشان بیٹا نکاح کے دو بولوں میں بڑی طاقت ہوتی ہے --

جب تم دونوں نکاح جیسے پاک بندھن میں بندھ جاؤ گے تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا ----

اور ردا بھی مجھے امید ہے تمھارا ساتھ پا کر بدل جائے گی---

تم جیسی چاہو گے وہ ویسی بن جائے گی ---

نہیں ماما ردا کی ہڈی بدلنے والی نہیں ہے وہ کبھی بھی نہیں بدلے گی ----

تم میری باتوں پر غور کرنا اور یاد رکھنا ردا ہی میری بہو اور تمھاری بیوی بنے گی----

انہوں نے بیٹے کو سمجھانے کے ساتھ ساتھ دھمکی بھی دے ڈالی ----

وہ پیچھے ماما ماما کرتا رہ گیا لیکن وہ اس کی ایک بھی سنے بغیر کمرے سے باہر نکل گئیں ----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اگلی صبح شاہ ولا کے مکینوں کے لیے بہت ہی اداس تھی----

ناشتے کی ٹیبل پر سب لوگ اداس بیٹھے ہوئے تھے کوئی کچھ نہیں بول رہا تھا

ان سب کی خاموشی کو فرح نے توڑا ---
ماما آج میں بھی آپ کے ساتھ آپ کے کالج جاؤں گی ----
یہ سب کیا ہے فرح ہے تم آئے روز اپنے کالج سے چھٹیاں کرنے لگ گئی ہو ----
مریم شاہ اسے تے تھوڑا سا ڈپٹ کر بولیں ----
اف او ماما میں نے آپ کو بتایا تو تھا میں نے سب ٹیچرز کو انوائیٹ کرنا ہے اپنی برتھڈے پارٹی میں اسی لیے جا رہی ہوں لگتا ہے آپ بھول گئی ہیں ----
تو تمھیں جانے کی کیا ضرورت ہے میں انہیں انوائیٹ کر دوں گی ---
نہیں ماما مجھے سب ٹیچرز کو پرسنلی انوائیٹ کرنا ہے ----
کوئی بات نہیں بیگم صاحبہ آج جانے دیں دوبارہ یہ چھٹی نہیں کرے گی ---
جی ماما بابا ٹھیک بول رہے ہیں میں پھر دوبارہ چھٹی نہیں کروں گی ---
صدام صاحب سے اپنی بیٹی کا اداس چہرہ نہیں دیکھا گیا تو بول پڑے ----

اوکے ٹھیک ہے جلدی سے باہر آجاؤ مجھے لیٹ ہو رہا ہے میں گاڑی میں تمھارا ویٹ کر رہی ہوں ---

وہ بھی جلدی سے اپنے بابا کو فلائنگ کس پاس کرتی جلدی سے اپنی ماما کے پیچھے باہر بھاگ گئی کہ کہیں وہ منع ہی نہ کر دیں ----

کیا بات ہے عیشان آج تھوڑے اداس اداس سے بیٹھے ہو کہیں طبیعت تو خراب نہیں ہے تمھاری ---

اگر ایسی بات ہے تو آؤ ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں----

صدام صاحب اپنے بیٹے کی اداس شکل دیکھ کر تھوڑی پریشانی سے بولے ----

کوئی بھی بات نہیں ہے بابا بس تھوڑی سی تھکاوٹ ہے آرام کروں گا تو ٹھیک ہو جاؤں گا ----

اگر کوئی بات ہے تو مجھ سے شیئر کر سکتے ہو ---

نہیں بابا ایسی کوئی بھی بات نہیں ہے وہ اپنے باپ کو دلاسہ دیتے ہوئے بولا ----

عیشان باپ ہوں میں تمھارا سمجھ سکتا ہوں یہ تھکاوٹ کس چیز کی ہے اس لیے بتاؤ مجھے ----

اس نے کل رات ہونے والی ساری بات اسے لیے تک اپنے باپ کو سنا دی----

میرے بچوں پر کوئی زور زبردستی نہیں چلے گی ہوگا وہی جو میرے بچے چاہیں گے تم ٹینشن نہ لو----

میں اپنے بچوں کو ان چاہے رشتوں میں کبھی بھی بندھنے نہیں دوں گا----

آنے دو مریم کو بات کرتا ہوں میں ان سے ---

عیشان تم کسی اور کو تو پسند نہیں کرتے ہو----

صدام صاحب کے پوچھنے پر وہ تھوڑا گڑبڑا سا گیا-----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ بابا وہ ،،،وہ اپنی بات کہنے کے لیے مناسب الفاظ ڈھونڈ رہا تھا ----

دیکھو عیشان بیٹا جھوٹ بولنے کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہے اگر تم مجھے سچ بتاؤ گے تو ہی میں کچھ کر پاؤں گا معاملے کو سلجھا پاؤں گا-----

اپنے باپ کی بات اسے ٹھیک لگی تھی اس لیے اس نے انہیں سچ بتانے کا فیصلہ کیا ----

جی بابا میں کسی کو پسند کرتا ہوں ،،عیشان نے اقرار کیا ----

کون ہے وہ لڑکی اور کب سے یہ سب چل رہا ہے ----

ماما کے کالج کی ،، ڈونٹ ٹیل می عیشان کہ تم اپنی ماما کے کالج کی کسی لڑکی پر ٹھرک پن جھاڑ آئے ہو ،،،صدام صاحب اس کی بات بیچ میں ہی ٹوک کر اپنے چہرے پر آنے والی مسکراہٹ چھپا کر بولے ----

عیشان کا سر جھکا ہوا تھا اس لیے وہ اپنے بابا کے چہرے پر موجود واضع شرارت نہیں دیکھ پایا ----

نہیں بابا،،ایسی کوئی بات نہیں ہے میں آپ کو ایسا ویسا لگتا ہوں کیا آپ میری پوری بات تو سن لیں،،عیشان نے جلدی جلدی جواب دیا اور اس کی جلدی دیکھ کر صدام صاحب کا جاندار قہقہ بلند ہوا----

اوہ، تو آپ اپنے بیٹے کی فرکی لے رہے تھے اب سمجھا میں ---

کوئی نہیں کبھی ہمارا وقت بھی آئے گا ----

ہاہاہاہا کوئی نہیں ،، چلو برخوردار پھر سے سٹارٹ ہو جاؤ ---

وہ اپنے بیٹے کو تھوڑا بہت ہلکا پھلکا کرنا چاہتے تھے جو کہ وہ ہو بھی گیا تھا-----

ماما کے کالج کی ٹیچر ہیں وہ بابا---

عیشان کہیں تم سعدیہ کی بات تو نہیں کر رہے وہ لوگ سعدیہ اور عیشان کی دوستی سے اچھی طرح واقف تھے اس لیے ان کے ذہن میں پہلا خیال ہی اس کا آیا۔۔۔

نہیں بابا،،یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں وہ بس میری اچھی دوست ہے۔۔۔۔

اچھا تو پھر کس ٹیچر کی بات کر رہے ہو،،صدام صاحب نے کہتے ساتھ ہی سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

بابا وہ نیو آئی ہیں ابھی ایک مہینہ ہی ہوا ہے۔۔۔۔

جب وہ آئیں تھیں میں نے سوچ لیا تھا شادی کروں گا تو اسی سے ہی کروں گا

۔۔۔۔

اچھا تو اس لڑکی کا نام کیا ہے۔۔۔

مس صباء معاویہ۔۔۔

اور کیا کچھ جانتے ہو تم اس کے بارے میں۔۔۔۔

اس کے گھر میں صرف وہ اور اس کی ماما رہتی ہیں اس کے بابا نہیں ہیں اور وہ اپنی ماما کی اکلوتی بیٹی ہیں ----

ایک دن میں اور ماما ان کے گھر گئے بھی تھے اچھے لوگ ہیں وہ بابا----

مجھے پتا ہے بابا آپ جب ماما کو سمجھائیں گے تو وہ مان جائیں گی ----

نہیں عیشان تمہاری ماما کبھی بھی نہیں مانیں گی کیونکہ اس نے بچپن سے ہی اپنی بہن کو زبان دے رکھی ہے تم لوگوں کے رشتے بچپن میں ہی طے ہوچکے ہیں

اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ تمہاری ماما اپنی زبان کی کتنی پکی ہیں ----

اور سب سے اہم بات وہ یہ بھی جانتی ہیں کہ ان کی بھانجی تمھیں چاہتی ہے ---

بابا وہ مجھے چاہتی یا پسند نہیں کرتی---

وہ بس مجھے پانا چاہتی ہے ---

میں اس کی کی ضد ہوں بس ایک ----

اور ہاں اس دن مجھے دھمکی بھی دے کر گئی تھی کہ عیشان چاہے تم کچھ بھی کر لو تمھاری شادی مجھ سے ہی ہوگی----

بابا وہ ایک بے حیا اور بے شرم لڑکی ہے میرے کمرے میں آکر اتنی عجیب حرکتیں کرتی ہے اور نازیبا الفاظ استعمال کرتی ہے ----

جبکہ مس صباء ہمیشہ خود کو عبایا اور حجاب میں چھپا کر رکھتی ہیں وہ ایک حیادار لڑکی ہے ---

صباء کا نام لیتے ہوئے اس کے چہرے پر عجیب ہی خوشی تھی جو صدام صاحب نے بھی دیکھی تھی ---

بابا ردا میری زندگی برباد جبکہ صباء آباد کر دے گی ----

اچھا تو پھر کب مجھے میری بہو سے ملوا رہے ہو ----

فرح گئی ہے نا آج سب سٹاف کو انوائیٹ کرنے اپنی برتھڈے پارٹی میں آئے گی وہ اس کی برتھڈے پارٹی میں پھر دیکھ لینا آپ بھی بابا----

اور مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کو پسند بھی آئے گی ----

مجھے پتا ہے بیٹا جی میرے شہزادے کی پسند کوئی معمولی سی ہو ہی نہیں سکتی ----

صدام صاحب نے اپنے بیٹے کی طرف فخر سے دیکھا ----

بابا ایک اور بات،،،وہ کہنے سے تھوڑا جھجک رہا تھا ---

ہاں بولو اور کیا بات ہے ----

بابا صباء اس بات سے انجان ہے کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں ---

واٹ ، یہ تم کیا بول رہے ہو عیشان ---

صدام صاحب نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا ---

مجھے تو لگا تھا تم دونوں کا زبردست قسم کا افیئر ہوگا جو تم،،،، استغفر اللہ بابا ایسی کوئی بھی بات نہیں ہے ----

اس نے اپنے بابا کی بات پر استغفار پڑھا----

بابا وہ ایسی ویسی لڑکی بلکل بھی نہیں ہے ----

وہ تو بہت اچھی ہے اس نے تو کبھی میری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا----

وہ ایک باحیا اور پردہ دار لڑکی ہے بابا----

وہ تو بہت ہی معصوم اور شریف ہے ----

مجھے پتا ہے میں اس کے ساتھ خوش رہوں گا----

ایک مجھے کی بات بتاؤں آپ کو بابا ،،،صدام صاحب نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں بتا دو اب اور بھی کچھ جو بچا ہو----

بابا میرے پاس اس کا موبائل نمبر بھی نہیں ہے ---

اور میں ایسا کچھ چاہتا بھی نہیں ہوں اگر چاہتا ہوتا تو اس کی ڈاکومنٹس والی فائل سے لے لیتا-----

میں نے سوچا تھا کہ میں مہذب طریقے سے اس کے گھر رشتہ بھیجوں گا---

میں نے ٹھیک کیا نا بابا----

آخر میں اس نے سوالیہ نظروں سے اپنے بابا کی طرف دیکھا۔۔۔

ہاں بیٹا تم نے بلکل ٹھیک کیا اور بلکل سہی کہہ رہے ہو۔۔۔

کیونکہ اپنی محبت کا اظہار کرنے کا بہتر طریقہ نکاح سے بہتر کوئی نہیں ہوسکتا۔۔۔۔

بیشک تم جسے پسند کرتے ہو اس سے نکاح کرو"۔"

ویسے میرا بیٹا کافی سمجھدار ہو گیا ہے۔۔۔۔

وہ تو میں بچپن سے ہی ہوں بس آپ کو نظر ہی اب آیا ہے اس کی بات پر دونوں باپ بیٹا مسکرا دیے۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

،،،مے آئی کم ان میم جی

وہ جو بچوں کو کچھ سمجھانے میں بری طرح مصروف تھی ایک دم سے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں فرح کھڑی اندر آنے کی اجازت مانگ رہی تھی ----

ارے فرح آجاؤ تمھیں اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے ---

،،، کیوں ضرورت نہیں ہے بھئی

آخر مینرز نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے میں کوئی گندی بچی تھوڑی نہ ہوں جو منہ اٹھا کر چلی آؤں----

اس کی بات سن کر صباء مسکرا دی ---

اور اپنی چیئر سے اٹھ کر اس کے گلے لگ گئ ----

صباء نے اسے چیئر پر بیٹھنے کا بولا بس پھر کیا صباء کے کہنے کی دیر تھی کہ وہ جلدی سے کرسی پر بیٹھ کر اپنی زبان کے جوہر دکھانا شروع ہو گئ -----

میں اسپیشل آپ کو انوائیٹ کرنے آئی ہوں کل میرا برتھڈے ہے اور آپ نے ضرور آنا ہے ---

کوئی بہانا نہیں چلے گا ---

اور نہ ہی میں سنوں گی ----

تھینک یو فرح مجھے اتنے پیار اور محبت سے انوائیٹ کرنے کے لیے لیکن میں کبھی بھی ایسے کسی کے گھر نہیں گئی پارٹی وغیرہ میں ----

تو پھر کیا ہوا ،، میں تو آپ کے لیے خاص ہوں نہ اور ویسے بھی آپ میرا حکم نہیں ٹال سکتیں اس لیے میرے گھر تو آپ آ ہی سکتی ہیں ----

چلیں میرا گھر نہیں تو اپنا گھر ہی سمجھ کر أجائیے ----

مجھے امید ہے آپ کو اپنے گھر آکر بہت اچھا لگے گا ----

فرح جب بولنے پر آئی تو بولتی ہی چلی گئی اور صباء حیران کھڑی اسے دیکھ رہی تھی اگر اس وقت عیشان یہاں ہوتا تو پکا فرح کا منہ بند کرنے کے لیے اس کے منہ پر ٹیپ لگا دیتا----

یہ کیا بول رہی ہو فرح اپنا گھر وغیرہ وغیرہ ----

فرح کو جلدی سے اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ جلدی میں کچھ زیادہ ہی بول گئی ہے ----

میرا مطلب ہے مس صباء میری ماما بھی آپ کی ماما کی عمر کی ہیں ---

اور میری ماما بھی تو آپ کی ماما جیسی ہیں ---

ویسے بھی مائیں تو سبھی کی سانجھی ہوتی ہیں اس لیے میری ماما بھی آپ کے لیے اپنی ماما جیسی ہوئی نا اور ان کا گھر آپ کا بھی گھر ہوا ---

اس لیے بولا وہ سب ،،، فرح نے جلدی سے بات سنبھالی ورنہ آج اس کے بھائی کا رشتہ جڑنے کی بجائے پکا ٹوٹ جانا تھا ----

اور ویسے بھی اب میں آپ کی چھوٹی بہن ہوں---

ہوں نا اس نے صباء کی حامی لینا بھی ضروری سمجھا --

جی بلکل تم میری چھوٹی بہن جیسی ہی ہو صباء اس کے گال کھینچتے ہوئے بولی---

فرح اب شاید اسے اموشننل بلیک میل کرنے کے ڈر پر تھی----
سمجھتی ہیں تو پھر کیا آپ اپنی بہن کی برتھڈے پارٹی میں نہ آکر اسے اداس کریں گی کیا----

ارے نہیں فرح میں اپنی بہن کو اداس کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی----

تو بس پھر آپ کو ہر حال میں میری برتھڈے پارٹی میں آنا ہے----

اور آپ مجھے اپنا موبائل نمبر بھی دے دیں تاکہ میں خود آپ کی ماما سے اجازت لے سکوں----

صباء نے جلدی سے اسے اپنا نمبر دیا----

اور پھر دونوں نے کچھ دیر بیٹھ کر ادھر ادھر کی باتیں کیں اور پھر فرح اسے اللہ حافظ کہتی اس کے کمرے سے نکل گئی-----

♡♡♡♡♡

صباء کے کمرے سے نکلنے کے بعد وہ مریم شاہ کے آفس کی جانب جا رہی تھی کہ اچانک کچھ یاد آجانے پر رک گئی ----

،،اور عیشان کو کال کی

،، ہیلو بھائی

،،، ہاں گڑیا بولو

دوسری طرف سے تھکے ہوئے لہجے میں جواب دیا گیا ----

بھائی آج تو آپ اپنی گڑیا کی تعریفیں کرتے نہیں تھکیں گے----

کیوں اب میری گڑیا نے کونسا کارنامہ سر انجام دے دیا ہے----

کارنامہ تو آپ کی گڑیا نے بہت ہی بڑا سر انجام دیا ہے اگر آپ سنیں گے تو اپنی گڑیا کی تعریفیں کرتے نہیں تھکیں گے----

وہ بڑے فخر سے بول رہی تھی -----

گڑیا اب بتاؤ گی بھی یا میں کال بند کروں بہت تھکا ہوا ہوں میں ریسٹ کرنا چاہتا ہوں ----

کر دیں ،کر دیں بند میرا کیا جاتا ہے نقصان آپ ہی کا ہے----

میں نے تو بس آپ کو یہ بتانے کے لیے کال کی تھی کہ شام کو آپ کے آپ کی گڑیا کی طرف سے ایک چھوٹا سا سرپرائز ہے تیار رہیے گا اینڈ او کے بائے اب آپ ریسٹ کریں ----

شام کو ہوتی ہے بات کہتے ساتھ ہی اس نے کال بند کر دی اور آفس کے اندر چل دی----

کر آئی ہو سب ٹیچرز کو انوائیٹ مریم شاہ بولیں ----

یس ماما ،،سب ہی ٹیچرز بہت ایکسائٹڈ ہیں سوائے مس صباء کے----

کیوں بھئی مس صباء کیوں ایکسائٹڈ نہیں ہیں انہیں کیا مسئلہ ہے ----

ماما وہ کہہ رہی تھیں وہ کبھی کسی کے گھر نہیں جاتیں اور پارٹیز وغیرہ میں تو بلکل بھی نہیں ----

چلو کوئی بات نہیں مرضی اس کی ،،،وہ بیٹی کا اداس سا چہرہ دیکھ کر بولیں ----

نہیں ماما میں نے انہیں اتنے پیار سے کہا تھا کہ وہ مان گئیں ----

ہمم ،مریم شاہ نے یک لفظی جواب دیا ----

ماما آپ کو پتا ہے مس صباء مجھے اپنی چھوٹی بہن سمجھتی ہیں تو وہ مجھے کبھی انکار کر ہی نہیں سکتیں ----

گڈ ، اب تم خوش ہو---

جی ماما بہت زیادہ والا خوش ہوں ----

اچھا ماما میں نے ڈرائیور کو کال کر کے بلوا لیا ہے میں چلتی ہوں گھر جا کر کل کی تیاریاں بھی تو کرنی ہیں ----

اللہ حافظ ماما ،،وہ منہ کے سر پر بوسہ دیتی ان کے آفس سے نکل گئی -----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ اپنے کمرے میں بیٹھا کسی گہری سوچ میں گم تھا کہ دھپ سے کوئی اس کے کمرے میں داخل ہوا تو وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا ----

ماہر غصے سے اس کے کمرے کے اندر داخل ہوا---

کیا تکلیف ہے تجھے میری کالز اور میسجز کا ریپلائے کیوں نہیں کر رہے ہو تم----

ماہر غصے سے بولا----

مجھے تو کوئی تکلیف نہیں ہے پر تو کیوں غصے سے لال پیلا ہو رہا ہے -----

عیشان یار کیا بات ہے تم مجھے کیوں اگنور کر رہے ہو ----

یار ماہر میں تجھے کیوں اگنور کروں گا ----

بس تھوڑا مصروف تھا تو موبائل کو نہیں دیکھا ----

عیشان نے بہانا بنایا----

عیشان میں دیکھ رہا ہوں جب سے رشتوں کی بات ہوئی ہے تم کچھ الجھے الجھے سے ہو----

کیا تم ان رشتوں سے خوش نہیں ہو----

اگر ایسی بات ہے تو میں ماما اور خالہ کو منع کر دیتا ہوں ----

نہیں یار ماہر ایسی کوئی بات نہیں ہے ----

فرح کے لیے تم سے بہتر لائف پارٹنر کوئی ہو ہی نہیں سکتا----

مجھے امید ہے تم فرح کو بہت خوش رکھو گے----

تو کیا ردا،،،،ماہر بات ادھوری چھوڑ کر چپ ہو گیا اور عیشان کے چہرے پر کچھ تلاش کرنے لگا-----

جو کہ ردا کے نام سے بجھ سا گیا تھا----

وہ سمجھ تو گیا تھا لیکن اس کے منہ سے سننا چاہتا تھا---

وہ چاہتا تھا جو بھی بات ہے عیشان خود اس سے شیئر کرے ----

کیونکہ انہوں نے بچپن سے جوانی تک کا سفر ایک ساتھ طے کیا تھا ایک دوسرے کو بہت اچھی طرح جانتے تھے ----

تو پھر ایسی کون سی بات تھی جو عیشان اس سے چھپا رہا تھا ----

عیشان ادھر میری طرف دیکھ اور جو بھی بات ہے کھل کر بتا----

اور اس بات کو ذہن سے نکال دے کہ ردا میری بہن ہے----

اور تم اس رشتے سے انکار کرو گے تو ہماری دوستی میں کوئی فرق آجائے گا -----

مجھے جتنی ردا عزیز ہے اتنے ہی تم بھی عزیز ہو----

میرے لیے جتنی ردا کی خوشی اہمیت رکھتی ہے اتنی ہی تیری خوشی اہمیت رکھتی ہے ----

ماہر کے حوصلہ دینے پر وہ اسے سب کچھ بتاتا چلا گیا ----

عیشان تم اس کالج والی مس صباء کی بات کر رہے ہو ----

ہاں یار اور کونسی صباء کو ہم جانتے ہیں ----

یار عیشان وہ تو عبایا اور حجاب میں ہوتی ہے تو پھر مجھے ایک بات سمجھ میں نہیں آئی کہ تم نے اسے کہاں دیکھا-----

کہاں دیکھا ہے یار میں نے اسے ابھی تک میں نے بھی نہیں دیکھا اسے ابھی تک----

عیشان تم پاگل ہو گئے ہو بغیر دیکھے ہی تمھیں اس سے محبت ہو گئی ہے---

ہاں،یک لفظی جواب دیا گیا---

مجھے اس کے عبایا اس کے حجاب اس کی حیا اس کے خود کو چھپا کر رکھنے اس کی میٹھی میٹھی باتوں سے محبت ہے-----

مجھے اس کی صورت نہیں سیرت سے محبت ہے،،،میرے لیے اس کی صورت کوئی میٹر نہیں کرتی بیشک جیسی بھی ہو----

اس کی بات سن کر ماہر مسکرا دیا-----

لیکن یار میں بہت پریشان ہوں ماما نہیں مانیں گی----

کوئی بات نہیں کچھ نہ کچھ حل نکل آئے گا اور اللہ بہتر کرے گا۔۔۔

بیشک وہ بہترین فیصلے کرنے والا ہے۔۔۔۔

چل اب تو میرے ساتھ چل مجھے کل کے لیے گفٹ لینا ہے۔۔۔۔

گفٹ لیکن کیوں اس نے ماہر سے پوچھا۔۔۔۔

بکواس نہ کر جیسے تجھے پتا ہی نہیں ہے اس کی بات پر عیشان مسکرا دیا اور دونوں کمرے سے باہر نکل گئے ۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

صباء بیٹا کل اچھا سا ڈریس پہن کر جانا تم ۔۔۔۔

اور ویسے بھی اگر ایک دن عبایا نہیں پہنو گی تو کچھ نہیں ہوگا۔۔۔۔

تم بس ایک کام کرنا اچھے سے دوپٹا سیٹ کر لینا ۔۔۔۔

ماما جانی یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں ---

میں عبایا کیوں اتاروں گی ----

کیا میں آج تک بغیر عبایا کے کہیں گئی ہوں ----

ماما یہ مجھ سے نہیں ہوگا----

دیکھو صباء بیٹا وہ لوگ بہت بڑے ہیں ---

کیا اللہ کی ذات سے بھی بڑے ہیں وہ لوگ امی ،،، نہیں صباء بیٹا میرے کہنے کا وہ مطلب نہیں تھا -----

میں تو یہ کہہ رہی تھی وہاں سب لوگ ایک سے زیادہ بڑھ کر ایک ہوں گے----

اگر وہاں تم اکیلی عبایا پہنے رکھو گی تو سب لوگ تمھیں عجیب و غریب سے سے دیکھیں گے بیٹا ----

سب لوگوں کی سوچ ایک جیسی نہیں ہوتی بیٹا----

مانا کہ تیرے کالج کا سٹاف تجھے جانتا ہے لیکن دوسرے لوگ تو نہیں جانتے نا----

اگر کسی نے کچھ الٹا سیدھا بول دیا تو تیرا دل دکھے گا تجھے برا لگے گا----

،،، لوگ کچھ تو بولیں گے

،،، ورنہ زندہ کیسے رہیں گے

پھر میں تمھاری اداس شکل نہیں دیکھ پاؤں گی ----

میں جانتی ہوں بیٹا تجھے عبایا میں رہنا پسند ہے ---

لیکن بیٹا پہناوا بھی ماحول کے حساب سے ہی اچھا لگتا ہے ----

،،تم میری بات کو سمجھ رہی ہو نا

اور ہاں پہلی دفع کہیں جا رہی ہو تو اچھے سے ریڈی ہو کر جانا ،،،فرح بیٹی بھی خوش ہوجائے گی اور تم بھی انجوائے کرو گی ----

میں جانتی ہوں بیٹا تمھیں سادگی میں رہنا پسند ہے یہ سجنا سنورنا اچھا نہیں لگتا ----

لیکن یہ بھی تو دیکھو فرح نے تمھیں کتنی محبت ،چاہت اور اپنائیت سے انوائیٹ کیا ہے اور اس نے مجھ سے بھی بہت پیار سے بات کی تھی ----

اور تم نے کوئی گفٹ بھی لیا ہے یا نہیں فرح بیٹی کے لیے ----

ایسے خالی ہاتھ جانا اچھا نہیں لگتا بیٹا-----

سب سے پہلی بات میری پیاری ماما جان میں آج فنکشن میں عبایا میں ہی جاؤں گی ---

مجھے فرق نہیں پڑتا کہ لوگ مجھے کیا کہتے ہیں ----

ماما لوگ تو ہمیں کسی حال میں بھی خوش نہیں رہنے دیتے ----

ویسے بھی ماما جانی جب میں عبایا میں گھر سے باہر جاتی ہوں تو مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سائے میں چل رہی ہوں ----

ماما میں وہی پہنوگی جو مجھے پسند ہے ---

میں لوگوں کو دیکھانے کے لیے ایسے تیار ہو کر یا عبایا کے بغیر نہیں جاؤں گی

جب میں اتنے سالوں سے خود کو چھپا کر رکھا ہوا ہے تو میں کیوں چند لوگوں کی خاطر خود کی عزت کو غیر محفوظ کروں -----

ماما آپ نے ہی تو مجھے سمجھایا تھا حجاب کے بارے میں آپ نے ہی مجھے اسے پہننے کی تلقین کی تھی تو اب کیوں منع کر رہی ہیں ----

ماما آپ کو یاد ہے کیسے آپ مجھے جب باہر لے کر جاتی تھیں تو حجاب اور عبایا کے ساتھ لے کر جاتی تھیں -----

♡♡♡♡♡♡♡

ماضی

احمر صاحب کی وفات کے بعد زینت بیگم کے گھر کے حالات بہت زیادہ خراب ہو گئے تھے ----

ان کے گھر میں کوئی کمانے والا مرد نہیں تھا تو انہیں جو بھی کرنا تھا خود ہی کرنا تھا

اپنی پڑھائی بیچ میں ہی چھوڑنے کی وجہ سے وہ اور تو کچھ نہیں کر سکتی تھیں اس لیے لوگوں کے گھر جا کر ان کے کام کرتی تھی -----

ایسے میں صباء بہت چھوٹی تھی تو وہ اسے اکیلا گھر چھوڑ کر بھی نہیں جا سکتی تھیں -----

وہ جن لوگوں کے گھر کام کرتی تھی وہ کافی ہائی کلاس لوگ تھے ----

اکثر زینت بیگم کو وہاں کے مردوں کی غلیظ نظریں خود پر محسوس ہوتی تھیں وہ نہیں چاہتی تھیں کہ وہ لوگ ان کی بیٹی کو بھی ایسے غلیظ نظروں سے دیکھیں اس لیے انہوں نے صباء کے لیے ایک چھوٹا سا عبایا خود سلائی کیا اور جب بھی وہ صباء کو اپنے ساتھ لے کر جاتی عبایا پہنا کر حجاب اچھے سے سیٹ کروا کر لے کر جاتیں ----

تب سے ہی صباء کو عبایا میں رہنے کی عادت ہے -----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

حال

ماما کن خیالوں میں گم ہو گئی ہیں آپ ،،، کچھ نہیں بیٹا میں کچھ زیادہ ہی سوچ رہی تھی میری بیٹی جس چیز میں خود کو زیادہ کمفرٹیبل محسوس کرتی ہے وہی پہن کر جائے ----

ہمیشہ خوش رہو میری جان ،،زینت بیگم صباء کے سر پر پیار دے کر بولیں ----

اوکے اب تم جاؤ جا کر اپنی کل کی تیاری کرو ----

ماما نائٹ فنکشن ہے مجھے لیٹ ہو جائے گا تو اکیلی کیسے آؤں گی ----

اس نے نہ جانے کے لئے ایک بہانا بنایا ----

،،،اکیلی کیوں ہوگی تم

فرح نے خود کہا ہے وہ لوگ تمھیں چھوڑ جائیں گے ----

اب بہانے بنانے بند کرو ----

ماں ہوں تمھاری سب سمجھتی ہوں ----

کہاں پھنسا دیا مجھے فرح بہن وہ برا سا منہ بناتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی

♡♡♡♡♡♡

کیا ہو رہا ہے مائی ڈیئر برو ،،،،کہتے ساتھ ہی فرح دھرام سے بیڈ پر گرنے والے انداز میں بیٹھ گئی----

وہ جو کسی سوچ میں گم تھا اس آفت کے آنے سے اچھل کر سیدھا ہوا-----

گڑیا یہ کیا طریقہ ہے کسی کے کمرے میں آنے کا----

گڑیا کے بھائی ،،، یہ گڑیا کے بھائی کی بہن کا طریقہ ہے ایسے کسی کے کمرے میں آنے کا----

اور یہ آپ کن سوچوں میں گم تھے بھائی جان وہ چہرے پر دنیا جہاں کی معصومیت سجا کر بولی----

گڑیا شرم کر لو کچھ بڑا بھائی ہوں تمھارا----

اس نے اپنی چھوٹی بہن کو شرم دلانا ضروری سمجھا----

لیکن دوسری طرف موصوف کو پرواہ کہاں تھی----

بھائی بعد میں ہیں پہلے میرے اچھے والے کیوٹ والے سویٹ سے فرینڈ ہیں

فرح کی بات پر عیشان مسکرا دیا اور سوچنے لگا بہنیں بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ کتنی خوبصورت سی نعمتیں ہوتی ہیں----

وہ کتنی قیمتی ہوتی ہیں یہ ایک بھائی ہی سمجھ سکتا ہے-----

اب پھر کہاں گم ہو گئے بھائی----

کیا میں اپنا سرپرائز واپس لے جاؤں----

نہیں بی بی جی اگر لے ہی آئی ہو تو دکھا بھی دو کیا سرپرائز ہے-----

میں بھی تو دیکھوں ایسا کونسا سرپرائز ہے جس کے لیے تم نے صبح سے میرا سر کھایا ہوا ہے -----

عیشان کا تپا ہوا چہرہ دیکھ کر وہ مسکرا دی ،،، اور ایک کاغذ اس کی طرف بڑھا دیا -----

جس پر کسی کا موبائل نمبر لکھا ہوا تھا ----

یہ کس کا موبائل نمبر ہے گڑیا ----

وہ اپنے بھائی کو گھور کر دیکھتی ہے ---

ارے بتاؤ بھی کس کا نمبر ہے----

اس نے ایک دفعہ پھر الجھ کر بہن سے پوچھا----

آپ کو یہ کس کا نمبر لگ رہا ہے میرے پیارے بھائی جان ----

مجھے کسی کا نہیں لگتا تم بتاؤ ----

تو وہ اس کے کان کے قریب منہ کر کے دھیمی سی آواز میں بولی میری پیاری بھابھی جان کا ہے مائی ڈیئر برو-----

وااااااٹ،،،فرح کے کہنے کی دیر تھی کہ عیشان ایک دم سے اپنی جگہ سے اچھل پڑا----

آپ کو کیوں کرنٹ لگ رہا ہے بھائی جان اس نے نا سمجھی سے عیشان کی طرف دیکھا----

،،،یہ کیا حرکت ہے فرح

میں نے تمھیں اس کا نمبر لے کر آنے کا بولا تھا-----

اسے تو ابھی تک کچھ بھی پتا نہیں ہے-----

وہ کیا سوچ رہی ہوگی میرے بارے میں ----

عیشان کا افسوس تھا کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا-----

او ہیلو مسٹر عیشان شاہ تھوڑی بریک لگائیں آپ کو اپنی بہن بیوقوف لگتی ہے کیا۔۔۔

آپ کا نام لے کر میں نے تھوڑی نمبر مانگا ہے ۔۔۔۔

میں نے خود مانگا تھا ان کی ماما سے بات کرنے کے لیے کہ وہ کل مس صباء کو پارٹی میں آنے کی اجازت دے دیں ۔۔۔۔

آپ نے بھی نہ بھائی سارے موڈ کا بیڑہ غرق کر دیا ۔۔۔۔۔

وہ تو سوچ رہی تھی اس کا بھائی اسے شاباش دے گا لیکن اسے آگے سے سنا دیں ۔۔۔۔

اچھا سوری نہ میری جان میں تھوڑا اوور ری ایکٹ کر گیا۔۔۔

اچھا تو پھر بتاؤ اس کے بدلے میں کیا چاہیے میری گڑیا کو ۔۔۔۔۔

اس نے بہن کو منانے کے لیے رشوت دی ۔۔۔

کچھ نہیں بس اب اپنی بہن کو ایک عدد بھائی لا دیں ۔۔۔۔

بیچاری گھر کے کام کر کر کے تھک گئی ہے اور کام نہیں ہوتے اب اس بوڑھی جان سے ----

عیشان بہن کی باتیں سن کر مسکرا رہا تھا لیکن اس کی آخری باٹ نے عیشان کا پارہ ہائی کر دیا ----

بس ایک دفعہ مرنے سے پہلے یہ بوڑھی جان اپنی بھابی دیکھنا چاہتی ہے وہ تھوڑا کھانستے ہوئے بولی ----

یہ کیا بکواس کر رہی ہو فرح عیشان فرح کی بات سن کر ایک دم سے غصے میں کھڑا ہو گیا ----

میں نے کیا کہا ہے بس آپ کی بیوی سے کام کروانے کا ہی کہا ہے ،،،اگر آپ کو اچھا نہیں لگتا ہے تو کوئی بات نہیں یہ بوڑھی جان خود کر لیا کرے گی سب کام

فرح کی بات سن کر عیشان افسوس سے سر ہلا کر رہ گیا کہ اس کی بہن کا کچھ ،،، نہیں ہو سکتا-----

گڑیا یہ میں نے آخری دفع تمھارے منہ سے مرنے والی بات سنی ہے آئندہ نہ سنوں وہ بہن کے پاس بیٹھ کر پیار سے اسے سمجھاتے ہوئے بولا----

وہ بھائی کی بات پر مسکرا کر ہاں میں سر ہلاتی ہے ----

اوکے اب کافی لیٹ ہو گئی ہے تم جا کر سو جاؤ صبح تمھارا بہت خاص دن بھی ہے وہ اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے بولا اور وہ مسکراتے ہوئے باہر نکل گئی -----

♡♡♡♡♡♡♡

وہ کچن میں کھڑی چائے بنا رہی تھی اور ساتھ ہی آج رات ہونے والے فنکشن کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ اچانک سے اس کے موبائل پر رنگ ٹون ہوئی -----

وہ چولہا بند کر کے جلدی سے باہر آئی اور موبائل اٹھایا جس کے اوپر فرح کالنگ جگمگا رہا تھا ----

السلام علیکم !مس صباء ،،، کیسی ہیں آپ ---
وعلیکم السلام !میں ٹھیک تم سناؤ فرح ----
میں بھی ٹھیک ہوں ،،ریڈی ہوگئیں آپ فرح نے بڑی ہی نے تابی سے پوچھا

گاڑی بھیج دوں کیا میں آپ کو لینے کے لیے ----
نہیں فرح اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں خود آجاؤں گی -----
ابھی اتنی رات بھر نہیں ہوئی ----
اوکے جیسے آپ کو بہتر لگے ----
اور ہاں پلیز تھوڑا سا جلدی آئیے گا میں آپ کا انتظار کر رہی ہوں ----

اللہ حافظ کہہ کر فرح نے جلدی سے کال بند کر دی اور صباء نے بھی پھر سے کچن کا رخ کیا----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

صباء بیٹا ریڈی ہو گئی ہو----

وہ کمرے میں داخل ہوتے ہی اپنی بیٹی سے پوچھتی ہیں ----

وہ پنک کلر کے عبایا میں پنک کلر کا حجاب بڑی ہی نفاست کے ساتھ سیٹ کیے بہت ہی پیاری لگ رہی تھی ----

اندر سے بھی اس کا چہرہ میک اپ سے بلکل پاک تھا---

اگر آپ پانچ وقت کی نماز پڑھیں قرآن پاک کی تلاوت کریں تو آپ کا چہرہ خود بخود ہی چمکنے لگ جاتا ہے آپ کو کسی بھی قسم کے میک اپ کی ضرورت نہیں پڑتی

ماشاءاللہ ، ماشاءاللہ میری بیٹی تو بہت ہی خوبصورت لگ رہی ہے ----

اللہ تعالیٰ نظر بد سے بچائے اور اپنے حفظ و امان میں رکھے آمین ثم آمین ----

اپنی بیٹی کے لیے ان کے دل سے صدق دل سے دعا نکلی تھی۔۔۔۔

اور ان کے آج اتنا فورس کرنے کے باوجود بھی اسے عبایا میں دیکھ کر انہیں خود کی تربیت پر فخر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

،،،،،شکریہ میری پیاری ماما جان

ماما اگر مجھے لیٹ ہو جائے تو آپ نے پریشان نہیں ہونا اور میں نے کھانا بنا کر رکھ دیا ہے آپ ٹائم پر کھا لیجئے گا۔۔۔۔

میں واپس فرح کے ساتھ آؤں گی۔۔۔۔

،،،،اچھا ٹھیک ہے دھیان سے جانا

،،،،خیر سے جاؤ اور خیر سے آؤ

،،،،پہنچ کر ایک دفع کال کر دینا مجھے بھی سکون رہے گا

اوکے ماما جان وہ ماں سے بہت ساری دعائیں سمیٹتی گھر سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

گھر کے باہر ہی اسے ٹیکسی مل گئی وہ ٹیکسی والے کو ایڈریس سمجھاتی اس میں بیٹھ گئی-----

♡♡♡♡♡♡♡

عیشان بیٹا سب مہمان آچکے ہیں لیکن برتھڈے گرل کا کچھ اتا پتا نہیں ہے-----

جاؤ جا کر دیکھو کہاں رہ گئی ہے وہ ---

پتا نہیں ابھی تک ریڈی ہوئی بھی ہے یا نہیں ----

صدام صاحب عیشان سے بولے ----

پاپا میں گیا تھا اس کے پاس وہ ریڈی ہے بس کہہ رہی تھی تھوڑی دیر تک آجائے گی --،--

چلو پھر ہم سب لوگ تب تک گیسٹس کے پاس جاتے ہیں ----

کہتے ساتھ ہی صدام صاحب بیوی اور بیٹے کو لے کر باہر لان میں چلے گئے جہاں پارٹی کی تمام ارینجمنٹس کی گئی تھیں -----

عیشان کے لان میں آتے ہی ردا کی نظریں اس پر جم سی گئیں ----

جو وہاں موجود سب لوگوں میں بہت ہی نمایاں لگ رہا تھا ---

اور وہ تمام تر شرم بالائے طاق رکھتے ہوئے بس اسے گھورے جا رہی تھی ----

لیکن وہاں پرواہ کسے تھی ----

وہ تو بس اس کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا -----

عیشان بے چینی سے بار بار گیٹ کی طرف دیکھے جا رہا تھا جو کہ ردا بھی نوٹ کر رہی تھی ----

اس سے جب یہ بات برداشت نہ ہوئی کہ عیشان اسے اگنور کر رہا ہے تو جلدی سے اٹھ کر جا کر اس کے پاس کھڑی ہوگئی ----

کیا بات ہے مسٹر ہینڈسم آج تو قیامت ڈھا رہے ہو ----

ردا کو دیکھتے ہی عیشان کا حلق تک کڑوا ہوگیا اور اس کی بات سن کر عیشان اندر تک سلگ گیا----

وہ اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے اس کی بات کا کوئی بھی جواب دیے بغیر اسے اگنور کر دیا ----

اسے تو بس اپنی صباء کا انتظار تھا----

بس اس کی آنکھیں اس وقت صباء کا دیدار کرنا چاہ رہی تھیں وہ ترس رہا تھا اسے دیکھنے کے لیے ---

آخر کار انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور وہ اسے گیٹ سے اندر آتی ہوئی دکھائی دی----

پنک کلر کے عبایا میں ساتھ ہی پنک کلر کے حجاب میں وہ متلاشی نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی ----

جاؤ اقرا ماما کے کالج کی ٹیچر آئی ہیں اسے اندر لے آؤ ----
عیشان کی بات سنتے ہی اقرا گیٹ کی جانب بڑھ گئی جہاں صباء کھڑی تھی ----
السلام علیکم !کیسی ہیں آپ کافی دیر کر دی آپ نے آنے میں ٹیچرز کب سے آپ کا پوچھ رہی تھیں ----
اس نے جلدی سے صباء کو گلے لگایا اور لے کر باقی ٹیچرز کی جانب بڑھ گئی جہاں وہ سب بیٹھی تھیں -----
سب ٹیچرز سے ملنے کے بعد وہ بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئی ----
مس صباء کم از کم آج کے دن تو آپ یہ تنبو نہ پہن کر آتیں میری بیٹی کی برتھڈے پارٹی تھی لوگ کیا سوچیں گے کیسے کیسے لوگوں کو ہم نے پارٹی میں انوائیٹ کیا ہوا ہے ،،،مریم شاہ نے صباء کو ہمیشہ والے حلیے میں دیکھتے ہوئے نہ آؤ دیکھا دیکھا اور نہ ہی تاؤ اور صباء کو سنانا شروع کر دیا ----
اب دیکھو ان سب لوگوں میں تم کتنی عجیب لگ رہی ہو ----

پلیز مس صباء آپ یہ اتار دیں تھوڑی دیر کی ہی تو بات ہے،،مریم شاہ کے ساتھ ساتھ باقی کا سٹاف بھی اسے کہنے لگ گیا----

کوئی بات نہیں مس صباء یہاں سب اپنے ہی ہیں اور زیادہ رش بھی نہیں ہے آپ عبایا اتار سکتی ہیں ،،مریم شاہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسے سمجھانے کی کوشش کرتی ہیں کیونکہ اردگرد کے لوگ انہیں ہی دیکھ رہے تھے ----

میم وہ سب آپ کے اپنے ہیں میرے لیے تو غیر ہی ہیں سب سے بڑھ کر نامحرم تو میں کیسے اپنا عبایا اور حجاب اتار سکتی ہوں ----،،،

اگر پارٹی میں تمام خواتین ہوتیں تو میں ضرور اتار دیتی لیکن معاف کیجئے گا یہاں مرد حضرات بھی موجود ہیں -----

صباء کا یوں جواب دینا مریم شاہ کو اچھا نہ لگا تو بول پڑیں ،،تم جیسے لوگوں کو پارٹی میں انوائیٹ ہی نہیں کرنا چاہیے تھا فرح بھی ناسمجھ ہی ہے ----

مریم شاہ کی بات سن کر صباء کی آنکھوں میں نمی سی تیرنے لگی ----

عیشان پلیز تم جلدی سے ادھر آجاؤ صباء کا یوں عبایا میں آنا میم کو اچھا نہیں لگا اور وہ سب سٹاف کے سامنے اس کی انسلٹ کیے جا رہی ہیں سعدیہ کو جب بات بڑھتی ہوئی نظر آئی تو جلدی سے عیشان کو میسج لکھ کر ٹائپ کیا۔۔۔

عیشان جب وہاں آیا تو صباء کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی وہ اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر تڑپ ہی گیا تھا۔۔۔

ہیلو لیڈیز کیسی ہیں آپ سب اور یہاں کیا سب کیا ہو رہا ہے ،،،عیشان نے ماحول کو تھوڑا ٹھنڈا کرنا چاہا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں یہاں پر موجود کچھ لوگوں کو سمجھا رہی تھی لیکن شاید وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتے۔۔۔۔

پتا نہیں کہاں سے اٹھ کر آجاتے ہیں ایسے جاہل گوار لوگ۔۔۔۔

اللہ ہی بچائے ایسے جاہل لوگوں سے مریم شاہ صباء کو ناگوار نظروں سے گھور کر بولیں۔۔۔

سوری میم میں اپنے سے بڑوں کی بہت عزت کرتی ہوں میں آپ کو یہ سب بولنا نہیں چاہتی تھی لیکن اب بولنا ضروری ہے ----

میم اس دنیا میں تو اللہ تعالیٰ آپ کو ہم جیسے جاہل گوار لوگوں سے بچا لے لیکن جہنم کی سخت آگ سے کون بچائے گا ----

یہ پردہ ہی ہے جو ہم جیسے لوگوں کو بچائے گا ----
جہنم کی سخت آگ سے ----

اب تم میرے آگے زبان درازی کرو گی،، مریم شاہ غصے سے بولیں ----

مرد آنکھیں نیچی نہیں کرنا چاہتا ---
عورت پردے کو جہالت سمجھتی ہے ---

مگر تلاش دونوں کو عزت اور احترام کی ہے----
صباء کا یوں سب سٹاف کے سامنے مریم شاہ کو پلٹ کر جواب دینا اسے اندر تک سلگا گیا تھا---
لیکن وہاں موجود تین نفوس اس کی باتوں سے بہت انسپائر ہوئے تھے ،،،عیشان صدام صاحب اور سعدیہ ----،
تم جیسے لوگوں کو تو پارٹی میں سے دھکے دے کر نکال دینا چاہیے،،مریم شاہ غصے سے بولیں اور صباء کی طرف بڑھ گئیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس تک پہنچتی عیشان جلدی سے جا کر ان کے آگے کھڑا ہو گیا----
ماما وہ دیکھیں گڑیا آگئی ----
،، مریم شاہ کی نظر جیسے ہی فرح کی جانب اٹھی وہ غصے سے لال پیلی ہو گئیں
کیونکہ فرح بھی صباء کی طرح میرون فراک ٹائپ عبایا پہنے اور حجاب کو اچھی طرح سیٹ کیے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی نیچے کی جانب آ رہی تھی ---

صباء نے ویل کیا ہوا تھا جبکہ فرح نے ہلکا ہلکا سا میک اپ کیا ہوا تھا اور چہرہ ویل سے عاری تھا ----

فرح کو ایسی ڈریسنگ میں دیکھ کر حیران تو صدام صاحب اور عیشان بھی ہوئے تھے لیکن پھر اچانک عیشان کو رات کو اپنے نمبر پر آنے والا میسج یاد آیا ----

صبح آپ کے لیے ایک اور سرپرائز ہے مائی ہینڈسم برو،، اوہ تو یہ تھا میری چڑیل کا سرپرائز ----

ماما،پاپا، بھائی میں کیسی لگ رہی ہوں ----

اس نے نیچے آتی ہی سب سے پوچھا -----

ماشاءاللہ ہماری گڑیا تو بہت ہی پیاری لگ رہی ہے صدام صاحب اور عیشان بولے ----

یہ تم نے کونسی فضول قسم کی ڈریسنگ کی ہوئی ہے وہ ڈریس کہاں ہے جو میں تمھارے لیے پارٹی کے لیے لیکر آئی تھی،، مریم شاہ دبے دبے غصے میں بولیں

پہلے وہ جیسی ڈریسنگ کے لیے صباء کو ڈانٹ رہی تھی اب ویسی ہی ان کی بیٹی کر کے آگئی تھی انہیں باقی کے سٹاف کے سامنے شرمندگی ہو رہی تھی ----

ماما اتنا تو اچھا ہے مس صباء بھی تو پہنتی ہیں مجھے اچھا لگا تو میں نے بھی پہن لیا

یہ آج کل جو تم فضول لوگوں سے مل رہی ہو اسی کا ہی اثر ہے ----

مریم شاہ صباء کی طرف دیکھ کر طنزیہ انداز میں بولیں ---

او واؤ مس صباء آپ بھی آگئیں ماشاءاللہ بہت ہی پیاری لگ رہی ہیں آپ فرح جلدی سے صباء کے گلے لگ کر بولی ----

تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو ماشاءاللہ اللہ بری نظروں سے بچائے ----

صباء کو واقعی ہی فرح عبایا میں بہت خوبصورت اور معصوم لگ رہی تھی ---

تمھارے اندر شرم نام کی چیز نہیں ہے ابھی تک گئی نہیں ہو یہیں منہ اٹھا کر کھڑی ہو ----

مریم شاہ صباء کو ہنستا ہوا دیکھ کر بولیں ---

صباء کی مسکراہٹ ایک ہی منٹ میں سمٹی تھی ----

ماما میں بھی تو ان جیسی ڈریسنگ میں ہوں تو کیا میں بھی گھر سے نکل جاؤ ---

یہ کیا بول رہی ہو تم اور کتنی زیادہ بدتمیز ہوتی جا رہی ہو---

ٹھیک ہی تو بول رہی ہے ہماری گڑیا بیگم صاحبہ اس لحاظ سے تو انہیں بھی نکل جانا چاہیے آپ کے گھر سے ----

اب آپ دونوں باپ بیٹی اتنے لوگوں کے سامنے میری انسلٹ کر رہے ہیں مریم شاہ نے شکایتی نظروں سے ان کی جانب دیکھا -----

ابھی کچھ لوگ باقی ہیں

جو اچھا سوچ سکتے ہیں

ترنم گھول سکتے ہیں
محبت بول سکتے ہیں

تبسم اوڑھ سکتے ہیں
دلوں کو جوڑ سکتے ہیں

تمہارے ساتھ چلنے کو
زمانہ چھوڑ سکتے ہیں

ابھی کچھ لوگ باقی ہیں
جو اچھا سوچ سکتے ہیں

تصنع سے مبرا ہیں
متانت سے مرصع ہیں

وضع داری کا پیکر ہیں
رواداری کا مظہر ہیں

نئے رستے بناتے ہیں
نئے رشتے سجاتے ہیں

شہر سے جب نکلتے ہیں
تو صحراؤں میں رکتے ہیں

ابھی کچھ لوگ باقی ہیں
جو اچھا سوچ سکتے ہیں

زمیں زادے ہیں دیوانے
یہ علم و فن کے پروانے

کسی کو مان دیتے ہیں
کسی کی مان لیتے ہیں

کسی کو کم نہیں کہتے
سفر میں دم نہیں لیتے

زمیں آباد کرتے ہیں
فلک کو کھوج سکتے ہیں

ابھی کچھ لوگ باقی ہیں
جو اچھا سوچ سکتے ہیں

کوئی جو ڈھونڈنا چاہے
انہیں گر کھوجنا چاہے

تو خود میں جھانک کر دیکھے
وہ خود کو جھانک کر دیکھے

بڑی سچائی سے سوچے
بہت اچھائی سے سوچے

تو ان لوگوں میں آئے گا
جو طوفاں موڑ سکتے ہیں

ابھی کچھ لوگ باقی ہیں
جو اچھا سوچ سکتے ہیں۔

خیر چھوڑیں ان سب باتوں کو اور چلیں سب مہمان ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے کہتے ساتھ ہی صدام صاحب فرح کا ہاتھ پکڑ کر مہمانوں کی جانب چل دیے۔۔۔ ،،،

عیشان کو انہوں نے آنکھوں کے اشارے سے کچھ بھی کہنے سے باز رہنے کا اشارہ کیا تھا-----

وہ جو بے صبری سے اس کا انتظار کر رہا تھا اسے صدام صاحب کے ساتھ آتا دیکھ اپنی جگہ فریز ہی ہوگیا----

فرح کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں ستائش سی اتری تھی ---

کیونکہ وہ لگ ہی بہت پیاری رہی تھی ----

بھائی منہ بند کر لیں آپ کی ہی ہے ،،، اقرا نے بھائی کو چھیڑنا اپنا فرض سمجھا جبکہ پاس بیٹھی ردا کو ان کی باتوں سے کوئی لینا دینا نہیں تھا-----

اس کی نظریں تو بس عیشان پر ہی ٹکی ہوئی تھیں اور عیشان کو اس کی نظروں سے الجھن ہو رہی تھی----

مس سعدیہ وہ جو تھوڑی دیر پہلے وہاں کھڑے بول رہے تھے وہ فرح کے پاپا ہیں نا---

یس مائی ڈیئر وہ میرے بابا جانی ہی ہیں آئیں میں آپ کو ان سے ملواتی ہوں

السلام علیکم انکل ،،، صباء نے جاتے ہی صدام صاحب کو سلام کیا ----

وعلیکم السلام ،،،بیٹا کیسی ہیں آپ ----

صدام صاحب نے اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا ----

میں ٹھیک ہوں انکل آپ کیسے ہیں ----

الحمداللہ بیٹا میں بھی بلکل ٹھیک ہوں ----

صدام صاحب نے غور سے عبایا میں موجود اس پیاری سی لڑکی کو دیکھا انہیں اپنے بیٹے کی پسند پر فخر محسوس ہو رہا تھا -----

اور ان کے دل سے شدت سے دعا نکلی تھی کہ یہ ہیرا اللہ اس کے بیٹے کے نصیب میں کر دے----

مریم شاہ ابھی بھی غصے سے صباء کی طرف دیکھ رہی تھیں ----

فرح بیٹا آپ صباء بیٹا کے ساتھ ہی رہنا ،،یہ پہلی دفع ہمارے گھر آئی ہیں ---
جاؤ بیٹا شاباش پارٹی انجوائے کرو وہ ڈری ہوئی نظروں سے مریم شاہ کی طرف دیکھ رہی تھی صدام صاحب اس کی آنکھوں میں ڈر دیکھ کر بولے -----
وہاں سے ہٹتے ہی صباء کو خود پر کسی کی نظروں کا احساس ہوا ----
تو اس نے جلدی سے ادھر ادھر دیکھا ----
لیکن سب پارٹی میں مصروف تھے کوئی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا اس لیے وہ تھوڑا ریلکس ہو گئی---
بس کر دو یار کیا آنکھوں سے ہی اسے نگل جاؤ گے وہ بیچاری پریشان ہو کر ادھر ادھر دیکھ رہی ہے کہ کون ہے وہ جو اسے نظروں سے ہی کھا جانے کا ارادہ رکھتا ہے ----
وہ جو دنیا جہاں بھُلائے اپنی آنکھوں کی پیاس بجھا رہا تھا ماہر نے اس کی ٹانگ کھینچنا ضروری سمجھا اور اسے کھینچ کر صباء کے سامنے لے گیا -----

السلام علیکم !کیسی ہیں آپ مس صباء ----
میں ماہر فرح اور عیشان کا کزن شاید آپ کو یاد ہو----
ماہر نے اپنا تعارف کروایا ---
وعلیکم السلام !میں بلکل ٹھیک ہوں ---
جی جی مجھے یاد ہے ---
صباء نے دھیمی سی آواز میں جواب دیا ----
دو لڑکوں کے بیچ اس بیچاری کی آواز کہاں نکلنی تھی ----
اور وہ تو بس دیوانہ وار بس اس پری کو تک رہا تھا جو آج سیدھی اس کے دل میں اتر رہی تھی -----
اور وہ ہونقوں کی طرح اس پر اپنی لو دیتی نظریں گاڑھے کھڑا تھا ----
صباء کو اس کی نظریں عجیب سی محسوس ہو رہی تھی عجیب سا احساس دے رہی تھی اور وہ بیچاری گھبرا گئی ----

فرح اور ماہر کو اپنا قہقہہ روکنا دنیا کا مشکل ترین کام لگ رہا تھا ---

اور انہیں ان کی ایسی حالت پر ترس بھی آ رہا تھا ---

فرح سے جب اور برداشت نہ ہوا تو بول پڑی ----

بھائی ایسے کیا دیکھ رہے ہیں ---

آپ نے میری بہن کو نظر لگانی ہے کیا----

اور کتنی بری بات ہے آپ نے میری بہن کو سلام بھی نہیں کیا ----

عیشان جو صباء کو لیے کسی اور ہی دنیا کی سیر کر رہا تھا شرمندہ سا ہو گیا ----

اور اندر ہی اندر اپنی حالت پر کڑھنے لگا----

کیسی ہیں مس صباء آپ ---

جی میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں ----

اس نے خود کو کمپوز کیے بڑی ہی مشکل سے جواب دیا -----

جی اب تو میں بھی بلکل ٹھیک ہوں ----

عیشان کی بات پر دونوں کی نظروں کا زاویہ ملا لیکن جلد ہی دونوں اپنی اپنی نظریں بدل گئے -----

فرح چلیں ،،،صباء عیشان کی نظروں سے بچنے کے لیے فرح نے وہاں سے لیکر دوبارہ سٹاف کی جانب چل دی----

ردا کو سب نظر آ رہا تھا ---

عیشان کا صباء کو گرم نظروں سے گھورنا ----

صباء کا گلابی پڑتا چہرہ ----

جھکی ہوئی کانپتی پلکیں ---

سب کچھ چیخ چیخ کر گواہی دے رہا تھا کہ دال میں کچھ کالا ہے یا پھر ساری دال ہی کالی ہے-----

♡♡♡♡♡♡♡♡

پارٹی بہت اچھی چل رہی تھی ---
فرح نے سب کی بھرپور تالیوں میں کیک کٹ گیا ----
تم تھوڑی دیر بعد کھانے کا زور و شور چلا تو سب نے کھانا کھایا ----
کھانا کھانے کے بعد سب لوگ اپنی اپنی ٹیبلز پڑ بیٹھے باتوں میں مصروف تھے ---
عیشان ،ماہر،ردا،اقرا ایک ہی ٹیبل پر بیٹھے تھے جبکہ فرح اور صباء ان کے پاس نہیں تھیں ---
تھوڑی ہی دیر بعد فرح صباء کا ہاتھ تھامے اسے ان سب کی ٹیبل پر لے آئی ----
صباء کو آتا دیکھ ردا کو تو آگ ہی لگ گئی ،،لیکن عیشان کے دل کی خواہش پوری ہوگئی ----
لیکن فلحال وہ چپ ہی رہتی ہے کیونکہ ابھی اسے چپ رہ کر مناسب وقت کا انتظار کرنا تھا----

ان دونوں نے بھی اپنی اپنی سیٹس سنبھال لی ----

ایک منٹ میں ابھی آیا کہتے ساتھ ہی عیشان وہاں سے اٹھ کر چلا گیا لیکن جب تھوڑی دیر بعد واپس آیا تو اس کے سعدیہ بھی تھی وہ ان سب میں خود کو کمفرٹیبل محسوس نہیں کر رہی تھی جو کہ عیشان نے بھی نوٹ کیا تھا اس لیے وہ سعدیہ کو بھی وہیں لے آیا----

بھائی آج تو آپ کچھ اچھا سا سنا دیں ---

کافی دن ہوگئے ہیں آپ سے کچھ سنے ہوئے---

ہاں ،ہاں عیشان سناؤ نہ کافی دن ہوگئے ہیں تم سے کچھ سنے ہوئے فرح کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی اسے کہتے ہیں ----

چل شروع ہو جا میرے یار اور کر دے لڑکی امپریس ،،ماہر دھیمی آواز میں عیشان کے کان میں بولا ---

فرح نے کان لگا کر ان کی بات سننی چاہی لیکن سن نہیں پائی تو منہ کے پوز بنانے لگی ،،، ماہر کو ایسا کرتے ہوئے وہ بہت ہی کیوٹ لگی ---

عیشان نے ایک محبت بھری نظر اس معصوم گڑیا پر ڈالی اور کچھ لمحے سوچنے بعد بولنا شروع ہوا-----

!اِک روز میں تمہیں سامنے بیٹھا کر--

!ایسے دیوانہ وار نظر سے دیکھوں گا--

!کہ تمہیں دنیا کی سب سے --

!حسین عورت ہونے کا احساس ہوگا--

!میں تم سے ایسی گفتگو کروں گا--

!کہ تمہیں تمہارے صدیوں سے ادھورے--

!سبھی سوالوں کے جواب ملیں گے

!میں تمہارے ہاتھ کی ہتھیلیوں کو--

!سکون کے لیے آنکھوں سے لگائے رکھوں گا--

!کہ تم اکثر اُن پر میرا نام لکھتی ہو--

!میں تمہارے کانوں کی سماعت میں

!تمہارا اور اپنا نام ایک ساتھ پکاروں گا--

!پھر تمہیں احساس ہوگا--

!.. محبت ایک ساتھ کیسی لگتی ہے

!!میں تمہارے ہونٹوں کی چُپ توڑنے کے لیے --

!اُن پر ایک بوسہ ایسا دوں گا--

!کہ ہماری ادھوری روحیں سکون پائیں گی--

!میں تمہاری بیتاب آنکھوں سے --

!!بہتے آنسوؤں کی روانی توڑنے کے لیے --

!اپنے ہاتھوں سے تمہارے آنسوؤں صاف کروں گا--

!اُس دن میں تم کو بتاؤں گا--

!کہ اِس قحط زدہ شخص پر--

!تمہارا عشق فرض ہوا ہے--

!میں بس تکمیل کی جستجو میں ہوں--

!میرے پاس آ اب --

!مجھے اپنی باہوں میں سمیٹ لے--

وہ بھی سب کچھ بھلائے اسے دیکھنے میں مگن تھی ----
اسے لگ رہا تھا جیسے یہ غزل اسی کے لیے ہی کہی گئی ہو ----
عیشان کی آواز نے اس کے دل میں الگ ہی ہلچل مچادی تھی ---
اسے ایسا لگ رہا تھا وہ کبھی بھی اس آواز کے سحر سے نہیں نکل پائے گی ---

اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے عیشان کی آواز اس پر کوئی جادو طاری کر رہی ہو---
اور وہ اس جادو کے اثر میں ڈوبتی جا رہی ہو----
سب کی بھرپور ہوٹنگ اور تالیوں کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی ----
سب تالیاں بجا کر اسے سراہ رہے تھے ----
سب اسے سراہ رہے تھے لیکن وہ چپ کا روزہ رکھے ناجانے کن خیالوں میں گم تھی ----
صباء تم کیوں چپ بیٹھی ہو تمھیں یہ غزل اچھی نہیں لگی کیا----
سعدیہ کی آواز پر وہ چونک گئی ----
نہیں نہیں بہت اچھی تھی --
اس کی حالت دیکھ کر عیشان کو ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے دل کی آواز اس تک پہنچ گئی ہو---
اور عیشان یہ سوچتے ہی اندر تک سرشار ہو گیا----

اور چور نظروں سے اسے دیکھ کر خود کو سیراب کرنے لگا۔۔۔
دو نظریں ایسی بھی تھیں جو یہ سب دیکھ رہی تھیں لیکن خاموش تھیں ۔۔۔
ایسی خاموشی جو کہ کسی طوفان کے آنے سے پہلے کی ہو۔۔۔۔
اچانک سے صباء کے موبائل پر رنگ ہوئی تو وہ سب سے ایکسکیوز کرتی اٹھ کر ایک سائیڈ پر چلی گئی ۔۔۔۔
ردا نے بھی موقع کا فائدہ اٹھایا اور اٹھ کر واشروم کا بہانا بناتی اس کے پیچھے چل دی۔۔۔۔
صباء زینت بیگم سے بات کر کے جیسے ہی پلٹی ردا اس کے سامنے آنکھوں میں انگارے لیے کھڑی تھی جیسے ابھی اسے جلا کر بھسم کر دے گی ۔۔۔
یار عیشان وہ اکیلی ہے جا اس سے کوئی بات چیت کر۔۔۔
ماہر نے عیشان کو فری میں مشورہ دیا ۔۔۔۔
تو وہ بھی بہانا بنا کر وہاں سے اٹھ کر چل دیا ۔۔۔۔

،،، تم سمجھتی کیا ہو خود کو
حور پری ہو کہیں کی---
اپنی اوقات مت بن بھولو تم ---
تم جیسی چیپ مڈل کلاس لڑکیوں کو اچھی طرح جانتی ہوں میں ---
امیر اور خوبصورت لڑکوں کو اپنی اداؤں کے جال میں پھنسانا تم جیسی لڑکیوں کا کام ہوتا ہے ---
لیکن میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا عیشان صرف اور صرف میرا ہے میں تمھیں اسے مجھ سے چھیننے نہیں دوں گی --
سمجھی تم ---
اگر اب تم عیشان کے آس پاس بھی نظر آئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا ---
میں تمھارا وہ حشر کروں گی کہ تم ،،،اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بھی بولتی اسے اپنے پیچھے سے عیشان کی آواز سنائی دی ---

جو کہ سب کچھ سن چکا تھا اور غصے سے لال پیلا ہوتا اس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

کیا بکواس کی ہے تم نے صباء سے --

میں نے وہی کہا جو مجھے کہنا چاہیے تھا --

یہ تم سے دور رہے---

تمھیں اپنی اداؤں کے جال میں پھنسانا بند کرے ---

تم میرے ہو صرف میرے ---

وہ بھی ایک ایک لفظ چبا کر بولتی ہے ----

اپنی بکواس بند کرو ردا آج کے بعد اگر تم نے صباء سے کچھ بھی کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا اور میں یہ بھی بھول جاؤں گا کہ تم کون ہو ----

بلکل بھی لحاظ نہیں کروں گا میں سمجھی تم ---

کیوں عیشان شاہ بڑی تکلیف ہو رہی ہے ---

آخر یہ تمھاری لگتی ہی کیا ہے---

جو تم اس کے لیے مجھ سے ایسے بات کر رہے ہو ----

جو بھی لگتی ہے تمھیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے ---

مطلب اونہہ ،تمھارے سارے مطلب مجھ تک ہیں مسٹر عیشان شاہ شاید تم بھول رہے ہو ہماری شادی ہونے والی ہے----

دونوں ایک دوسرے کو دوبدو جواب دے رہے تھے ----

شادی اور تم سے کبھی بھی نہیں ---

میں مر تو سکتا ہوں لیکن تم جیسی بدتمیز ،گھمنڈی،اور خود کو کوئی توپ چیز سمجھنے والی لڑکی سے شادی کبھی نہیں کروں گا ----

اپنے اس ننھے سے گندے دماغ میں یہ بات اچھی طرح بیٹھا لو تم ---

اور اگر تم صباء کے آس پاس بھی نظر آئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا ---

اب دفع ہو جاؤ یہاں سے اس سے پہلے کہ میرا ہاتھ اٹھ جائے --

عیشان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سامنے کھڑی لڑکی کا گلہ ہی دبا دے ----

دیکھ لوں گی میں تم دونوں کو --

میں تمھارا خواب کبھی بھی پورا نہیں ہوں گی مس تھرڈ کلاس چیپ گرل---

وہ غصے سے دونوں کو گھورتی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی ---

ردا کے جاتے ہی وہ صباء کی جانب مڑا --

تو صباء کو اس حال میں دیکھ کر اس کا دل کٹ کر ہی رہ گیا --

اس کا ویل میں موجود چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا --

اور رونے سے جسم ہلکے ہلکے ہلکورے لے رہا تھا ----

عیشان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسے چپ کیسے کروائے ---

وہ اس کے آنسو صاف کرنے کے لیے جیسے ہی اس کی طرف بڑھا تو وہ ایک جھٹکے سے اس سے دو قدم پیچھے ہٹ گئ --

اور وہ بیچارہ وہیں کھڑا رہ گیا ---

وہ اپنی آنکھوں میں ڈھیروں شکوے لیے اس کی طرف دیکھ رہی تھی ---

جیسے کہہ رہی ہو میرا کیا قصور تھا ---

عیشان اس کی پانیوں سے بھری آنکھوں کی تاب نہیں لا پایا اور نظریں جھکا گیا---

اس نے جلدی سے فرح اور سعدیہ کو کال کر کے اس جانب بلا لیا-----

ان دونوں کے آتے ہی عیشان نے سب کچھ انہیں بتا دیا ---

دونوں صباء کو چپ کروانے لگ گئی ----

جس کا رونا تھا کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا ----

وہ روتے ہوئے بس ایک ہی بات کہے جا رہی تھی کہ اسے گھر جانا ہے ---

اچھا ٹھیک ہے صباء ہم گھر چلتے ہیں ،،سعدیہ بولی ---

اور اسے اپنے ساتھ لگا کر اس کے آنسو صاف کیے ----

جبکہ فرح بھی شاک کی کیفیت میں کھڑی تھی کہ ردا اس کی کزن صباء سے یہ سب کہہ سکتی ہے----

عیشان تم ہم دونوں کو گھر ڈراپ کر دو گے پلیز --

ٹھیک ہے مس سعدیہ آپ ماما سے مل آئیں میں تب تک گاڑی نکالتا ہوں---

وہ دونوں مریم شاہ کی جانب بڑھ گئیں---

ان سے مل کر وہ دونوں گاڑی میں آکر بیٹھ گئیں --

سعدیہ آگے جبکہ صباء بیک سیٹ پر بیٹھ گئی----

اور اپنی آنسوؤں سے بھری آنکھیں موند گئی----

♡♡♡♡♡♡♡♡

گاڑی میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی---

سعدیہ کا گھر آتے ہی وہ صباء کو حوصلہ دیتی ہے اور رونے سے منع کرتی ہے اور گاڑی سے اتر جاتی ہے ---

اگر آپ کو برا نہ لگے تو پلیز آپ آگے آ جائیں ---

عیشان نے اس سے التجا کی ---

صباء بھی خاموشی سے اکر آ گے بیٹھ گئی ---
گاڑی میں ہنوز خاموشی برقرار تھی ---
ان دونوں کے پاس جیسے کہنے کو کچھ بھی نہیں تھا ----
صباء کا گھر آتے ہی اس نے گاڑی روک دی ---
اور وہ جلدی سے گاڑی سے اترنے لگی تو عیشان اسے پکار بیٹھا ----
وہ بھی اس کی پکار سن کر بیٹھ گئی لیکن اس کی طرف پلٹ کر دیکھا نہیں ----
ادھر میری طرف دیکھو صباء ،،،دیکھنے کے لیے آپ نے چھوڑا ہی کیا ہے مسٹر عیشان شاہ ---
کیا قصور تھا میرا جو آپ نے مجھے یوں سرعام بدنام کیا---
میں تو آپ کو ایک اچھا انسان سمجھتی تھی لیکن آپ بھی باقی سب مردوں کے جیسے ہی نکلے ----

آپ کہتے ہیں آپ کو مجھ سے محبت ہے اگر آپ کو مجھ سے محبت ہوتی تو آپ رشتہ بھیجتے نا کہ سب کو بتاتے پھرتے اور بدنام کرتے پھرتے ---

بے قصور ہوتے ہوئے بھی مجھے اتنے غلیظ القابات سننے پڑے ،،، صباء نے عیشان کی طرف پلٹے بغیر ہی جواب دیا اور وہاں سے بھاگ گئی----

بے قصور تو میں بھی ہوں صباء ،،،میں بھی بے قصور ہوں ،،میں بھی بے قصور ہوں وہ بھی پیچھے سے صدائیں لگاتا رہ گیا لیکن وہ اس کی ایک بھی سنے بغیر جلدی سے دروازا بند کر گئی ----

...تم کو لے کر میرا خیال نہیں بدلے گا

..سال تو بہت بدلیں گے پر میرا پیار کبھی نہیں بدلے گا

وہ بھی اپنی نم آنکھوں کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتا ہے اور گاڑی گھر کی طرف دوڑا دیتا ہے ----

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہیں رک جاؤ مسٹر عیشان شاہ ،،،ہال میں مریم شاہ کی گرجدار آواز گونجی ----
کیوں ماما یہ میرا بھی گھر ہے میں بھی آپ کا بیٹا ہوں وہ ردا کے منہ پر طنزیہ مسکراہٹ دیکھ کر مریم شاہ کی باتوں کو اگنور کرتا گھر کے اندر داخل ہوگیا----
اسے جس چیز کا ڈر تھا وہی ہوا،،ردا نے اپنی طرف سے چکنی چپڑی باتیں سنا کر مریم شاہ کو عیشان اور صباء کے خلاف کر دیا----
ردا کے چہرے کے تاثرات ہی بتا رہے تھے کہ وہ سب کو سب کچھ بتا چکی ہے ---

چلو تم اندر آ ہی گئے ہو تو میرے سوالوں کے جواب بھی دو---

کیا جو ردا نے کہا ہے وہ سب سچ ہے ،،، مریم شاہ عیشان سے سوال کرتی ہیں ---

ماما آپ ادھر آکر بیٹھیں میں آپ کو سب کچھ سچ سچ بتاتا ہوں ----

کیونکہ مجھے امید ہے کہ ردا کے منہ سے جو بھی نکلا ہوگا سب جھوٹ ہی نکلا ہوگا---

مجھے کہیں پر بھی نہیں بیٹھنا تم بس میرے سوالوں کا ہاں یا ناں میں جواب دو بس---

اب اس کے پاس سب کے سامنے اپنی محبت کا اقرار کرنے کے علاوہ کوئی بھی راستہ نہیں تھا----

میں تمہارے جواب کا انتظار کر رہی ہوں مسٹر عیشان شاہ ،،،اپنی ماں کے منہ سے اپنا پورا نام سن کر اسے معاملہ کافی سنجیدہ لگتا ہے ----

ماما میں مس صباء سے جنونیت کی حد تک محبت کرتا ہوں ---

،،وہ میری پاک محبت ہے ماما

مجھے نہیں پتہ ماما کب اور کیسے لیکن مجھے ان سے پہلی نظر میں ہی محبت ہوگئی تھی ----

اپنے بیٹے کے منہ سے محبت کا اقرار سن کر جہاں صدام صاحب مسکرا رہے تھے وہیں ہال میں تھپڑ کی آواز گونجی ----

وہ اپنی گال پر ہاتھ رکھ کر حیران نظروں سے اپنی ماں کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے سچی میں یقین کرنا چاہ رہا ہو کہ یہ اسی ماں نے اسے تھپڑ مارا ہے جس نے بچپن سے لیکر آج تک اپنے بیٹے پر ایک کھروچ بھی نہیں آنے دی تھی ---

ایک تو غلطی کرتے ہو دوسرا بے شرموں کی طرح یوں ہم سب کے سامنے اپنی محبت کا اقرار کرتے پھر رہے ہو شرم آنی چاہیے تمھیں مسٹر عیشان شاہ ----

مجھے آج تمھیں اپنا بیٹا کہتے ہوئے بھی شرم آ رہی ہے --

واؤ ماما آپ کی بھانجی مجھ سے دو نمبری محبت کرے تو ٹھیک اگر میں محبت کروں تو وہ غلطی ہوگئی ----

ماما آج آپ نے بتا ہی دیا آپ کے لیے ہم نہیں آپ کی بہن اور اس کی بیٹیاں زیادہ ضروری ہیں ----

آپ کے لیے اپنی اولاد کی خوشی سے زیادہ اپنی بھانجی کی خوشی معنی رکھتی ہے ---

مجھے پتا ہے عیشان تم اس وقت غصے میں ہو اور غصے میں انسان کچھ بھی بول جاتا ہے مجھے امید ہے تمھیں بہت جلد اپنی غلطی کا احساس ہوگا----

لیکن تم میری ایک بات کان کھول کر سن لو تمھاری بیوی اور میری بہو ردا ہی بنے گی ---

ردا کے علاوہ ہر لڑکی کا خیال اپنے دماغ سے نکال دو یہی تمھارے لیے بہتر ہوگا----

اور تم اس دو ٹکے کی بے شرم بے حیا لڑکی کو تو بلکل ہی بھول جاؤ ----

سٹاپ دس ماما ،،،میں صباء کے بارے میں ایسے الفاظ بلکل بھی نہیں سنوں گا

نہ ہی وہ بے شرم ہے اور نہ ہی بے حیا ،،،البتہ یہ سب آپ کی بھانجی کے بارے میں کہا جائے تو کچھ غلط نہ ہوگا----

عزت دار اور باحیا لڑکیاں یوں امیر لڑکوں کو اپنی اداؤں سے نہیں پھنساتی ----

صرف عبایا اور حجاب اوڑھ لینے سے وہ کوئی باحیا لڑکی نہیں بن گئی----

مجھے تو وہ لڑکی شروع دن سے ہی پسند نہیں تھی ---

میں تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتی وہ لڑکی جو ہمیشہ عبایا اور حجاب میں رہی ہو کسی کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھا ہو نہ ہی کسی سے زیادہ بات چیت کرتی ہو وہ لڑکی ایسی نکلے گی ---

کوئی اور نہیں ملا تو میرے بیٹے کو ہی اپنے جال میں پھنسا لیا----

مجھے پتا ہے اس نے یہ سب پیسوں کے لیے کیا ہے تو چلو عیشان اسے جتنے پیسے چاہیے دے آتے ہیں مجھے امید ہے وہ پیسے لینے کے بعد تمھاری زندگی سے دفع ہو جائے گی اور کسی نئی جگہ منہ مارے گی----

ماما آپ جب صباء کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی تو اس کے لیے اتنے گندے اور برے الفاظ کیوں استعمال کر رہی ہیں ----

میں آپ کی عزت کرتا ہوں ،،،آپ پلیز صباء کے لیے ایسے الفاظ استعمال نہ کریں میں برداشت نہیں کروں گا ----

کیوں برداشت نہیں کرو گے مسٹر عیشان شاہ ،،کیوں برداشت نہیں کرو گے اگر ایسے لوگوں سے محبت کر سکتے ہو تو ان کی اوقات سننے کی ہمت بھی رکھو اپنے اندر

ماما میں اس سے محبت کرتا ہوں اسے اپنی عزت بنانا چاہتا ہوں صباء کی انسلٹ کر کے آپ میری انسلٹ کر رہی ہیں ----

اور ہاں یہاں پر موجود سب لوگ میری ایک بات کان کھول کر سن لو میں شادی کروں گا تو بس صباء سے اس کے علاوہ میں مر تو جاؤں گا لیکن کسی سے شادی نہیں کروں گا ----

صباء نہیں تو کوئی بھی نہیں ---

وہ غصے سے پاس پڑے صوفے کو ٹھوکر مارتا جیسے آیا تھا ویسے ہی واپس چلا گیا

پردہ دار عورت کو بھی سجنا سنورنا اور حسین لگنا آتا ہے مگر وہ یہ فرق کر سکتی ہے کہ کب کہاں اور کس کیلئے سجنا ہے---

وہ غصے میں گھر سے باہر نکل گیا اور گاڑی میں بیٹھ کر اس کی سپیڈ فل کر دی

ایک ماں کی طرف سے یہ سب اور دوسرا صباء کے کہے گئے الفاظ اسے کسی بھی طرح سکون نہیں لینے دے رہے تھے---
کیوں آخر کیوں آپ دونوں نے یہ سب میرے ساتھ کیا ،،،میں نے آپ دونوں کو خود سے بھی زیادہ بڑھ کر چاہا اور آپ دونوں نے یہ سب کیا---
آنسو اس کی آنکھوں سے روانی سے رواں دواں تھے ----

♡♡♡♡♡♡♡♡

بیگم صاحبہ ان چاہے رشتے کبھی بھی دیر پا نہیں ہوتے ان کا انجام ان رشتوں کا ختم ہونا ہی ہوتا ہے ----

بعد میں ان ٹوٹے ہوئے رشتوں کا سوگ منانے سے بہتر ہے پہلے ہی سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا جائے ----

جن لوگوں نے ایک ساتھ زندگی گزارنی ہے یہ فیصلہ بھی انہیں کرنے دیا جائے

مانا کہ بڑوں کے فیصلے ٹھیک ہوتے ہیں لیکن اکثر وہ بھی غلط فیصلے کر جاتے ہیں اور ان کے فیصلے بعد میں بھگتنے ان کی اولاد کو پڑتے ہیں ---

سچ کہوں تو مجھے بھی آپ کی یہ والی بھانجی ذرا بھی پسند نہیں اس کے بارے میں میرے بیٹے نے جو بھی کہا ہے ٹھیک کہا ہے ---

جو لڑکی میرے بزرگ ہونے کا خیال نہیں رکھتی مجھ سے سیدھے منہ بات نہیں کرتی کیا گارنٹی ہے کہ یہ شادی کے بعد ہمارا خیال رکھے گی ---

اگر وہ آپ سے عزت اور تمیز سے بات کرتی ہے تو صرف اور صرف اس لیے کہ ایک آپ ہی ہیں جو اس کا اور عیشان کا رشتہ کروا سکتی ہیں ----

اس لیے میں آپ کو بار بار سمجھا رہا ہوں کہ زبردستی کے رشتے زیادہ دیر تک نہیں چل سکتے ان کی کوئی میعاد نہیں ہوتی اور میں اپنے بیٹے کو کسی بھی زبردستی کے رشتے میں بندھنے نہیں دوں گا ---

اور میں ایک ہیرے اور کیڑے کی پہچان اچھے سے کر سکتا ہوں اور مجھے اپنے بیٹے پر فخر ہے کہ اس نے اپنے لیے ایک ہیرے کو چنا ہے ----

اور جس بچی کے اوپر آپ نے یہ سب اتنے گندے الزامات لگائے ہیں اتنے گندے القابات سے نوازا ہے وہ بچی بے قصور ہے---

اسے ان سب باتوں کا علم نہیں ہے وہ ان سب باتوں سے بے خبر ہے کہ آپ کا بیٹا اسے پسند کرتا ہے ---

اس سے شادی کرنا چاہتا ہے ---

اسے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہے ----

اور ان دونوں کے درمیان افیئر جیسا بھی کچھ نہیں ہے جیسا آپ سمجھ رہی ہیں یا آپ کو سمجھایا گیا ہے ---

صدام صاحب نے ایک زبردستی گھوری سے ردا کو نوازا جو کہ اپنی اتنی توہین پر نظریں جھکائے کھڑی تھی ----

عیشان تو سیدھا نکاح جیسا پاک اور مضبوط بندھن چاہتا تھا ---

کوئی وقت گزاری یا افیئر نہیں ----

اور ایک اور بات آپ کان کھول کر سن لیں صباء بھی ایسی نہیں ہے ---

اگر میرے بیٹے کو کچھ ہوا یا آپ اس کی خوشیوں کے بیچ آئیں تو میں آپ کو کبھی بھی معاف نہیں کروں گا ----

میرے بیٹے کی شادی اس کی پسند کی لڑکی سے ہی ہوگی اور یہ میرا عیشان کے باپ کا آخری فیصلہ ہے ----

صدام صاحب اپنا فیصلہ سناتے خود بھی باہر نکل گئے ----

جبک مریم شاہ وہیں ساکت سی کھڑی رہ گیئں ----
ماما بابا بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں بھائی کے اور مس صباء کے درمیان میں افیئر جیسا کچھ بھی نہیں ہے --
آپ نے اور آپ کی بھانجی نے پھر بھی مس صباء کو بہت برا بھلا کہا ---
انہیں کتنا ہرٹ ہوا ہوگا --
ایک پاک دامن عورت کی عزت کو پامال کیا گیا ---
ماما بھائی کے پاس تو مس صباء کا نمبر تک بھی نہیں تھا اور پتا ہے ایک دن میں نے بھائی کو مس صباء کا نمبر لا کر دیا تو وہ مجھ پر غصہ ہونے لگے مجھے ڈانٹنے لگے کہ میں نے ایسا کیوں کیا----
بھائی نے موبائل نمبر ہونے کے باوجود بھی ایک دفع بھی مس صباء سے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی اسے بتایا ----

آپ پلیز میرے بھائی کی خوشیوں کے بیچ نہ آئیں ورنہ میں بھی بھائی کی طرح آپ کو کبھی بھی معاف نہیں کروں گی---

کہتے ساتھ ہی وہ بھی اپنی ماں کو وہیں لاؤنج میں ساکت کھڑا چھوڑ کر اپنے کمرے میں بھاگ گئی ----

مریم یہ تمھارے گھر کا معاملہ ہے تم سوچ سمجھ کر اچھے سے فیصلہ کرنا ورنہ یہ نہ ہو کہ تمھارے بچے تم سے دور ہو جائیں ---

میں نے تمھارے دونوں بچوں کے چہروں پر تمھارے لیے غصہ دیکھا ہے----

اگر تمہیں لگ رہا ہے کہ عیشان اور ردا کی شادی نہ ہوئی تو فرح اور ماہر کی بھی نہیں ہوگی تو ایسا بلکل بھی نہیں ہے --

فرح صرف اور صرف ماہر کی دلہن ہی بنے گی جو لڑکی اپنے بھائی کے لیے لڑ سکتی ہے وہ وقت آنے پر میرے بیٹے کے لیے بھی لڑ جائے گی ہمیشہ اس کے ساتھ رہے گی---

مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ میں بھی اپنے بیٹے کے لیے ایک ہیرا لے کر جا رہی ہوں ---

انہوں نے اپنی چھوٹی بہن کو سمجھانا چاہا---

ماما یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں ،،عیشان صرف اور صرف میرا ہے اس کی شادی مجھ سے ہی ہوگی اور کسی سے بھی نہیں ہو سکتی ---

اپنی ماں کی بات سن کر ردا ہتھے سے ہی اکھڑ گئی----

اپنی بکواس بند کرو اور زبان کو لگام دو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا ---

اقرا جاؤ اسے یہاں سے لے کر اور جا کر گاڑی میں بیٹھاؤ میں بھی آتی ہوں تھوڑی دیر تک ----

وہ بیٹی کو کہتے ساتھ ہی پھر سے اپنی چھوٹی بہن کی طرف متوجہ ہوئیں ----

آپی آپ نے دیکھا میرا عیشان مجھ سے چلا کر اونچی آواز میں بات کر رہا تھا ---

اچانک سے مریم شاہ کا سکتہ ٹوٹا تو وہ بول پڑیں ----

دیکھو مریم تم نے جن الفاظ سے اس لڑکی کو مخاطب کیا تھا جن القابات سے اسے نوازا تھا کوئی بھی غیرت مند مرد اپنی عزت ،اپنی محبت کے بارے میں ایسی باتیں ہرگز برداشت نہیں کر سکتا ---
تو ہمارا عیشان کیسے کر لیتا وہ تو ہے ہی لاکھوں میں ایک ،رشتوں کی پہچان ہے اسے وہ اچھی طرح جانتا ہے کیسے رشتوں کو سنبھال کر رکھنا ہے اور انہیں عزت دینی ہے----
تم اچھی طرح سوچ سمجھ کر ٹھنڈے دماغ سے فیصلہ کرنا جلد بازی میں کوئی ایسا فیصلہ مت کر جانا جو تمہارا یہ جنت جیسا گھر تباہ و برباد کر کے رکھ جائے ---
اور تم اچھی طرح جانتی ہو اگر ایک دفعہ رشتے بکھر جائیں ٹوٹ جائیں تو انہیں سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے ----
اور میری ایک بات اچھے سے یاد رکھنا مجھے تم بھی میری اولاد کی طرح ہی عزیز ہو اور ہمیشہ رہو گی ---

ہمارے بچوں کی وجہ سے کبھی بھی ہمارے رشتے میں دوری نہیں آئے گی ---
اچھا اب میں چلتی ہوں اپنا خیال رکھنا وہ اپنی چھوٹی بہن کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولی ---
اور ٹھنڈے دماغ سے سوچنا کہ تمھیں اپنی زبان کی پاسداری چاہیے یا اپنے گھر اور بیٹے کی خوشیاں ----
وہ اپنی چھوٹی بہن کو سوچوں میں گم چھوڑ کر خود بھی باہر چلی گئیں جہاں انہیں اپنی چھوٹی بہن جیسی اپنی ضدی بیٹی کو بھی سمجھانا تھا----

♡♡♡♡♡♡♡♡

ایمان والی عورت کا اصلی زیور
سونا چاندی نہیں بلکہ حیا اور پردہ ہے---

وہ گھر آکر بغیر چینج کیے ہی جیسے آئی تھی ویسے ہی سیدھی اپنے کمرے میں بھاگ گئی اور بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ کر رونا شروع کر دیا----

میرا کیا قصور تھا جو مجھ پر اتنے گندے الزامات لگائے گئے--

اور عیشان اسے تو میں ایک اچھا انسان سمجھتی تھی اور وہ بھی کیسا نکلا---

نہیں ہوں میں بھکاؤ اور نے حیا عورت--

میرا دامن پاک صاف ہے---

اسے بھی کسی پل سکون نہیں مل رہا تھا---

وہ سکون کے ارادے سے باہر جانے کا سوچتے ہوئے نیچے کی طرف جا رہی تھی ----

وہ اندھا دھن نیچے کی جانب بڑھ رہی تھی جب دوسری سیڑھی پر ہی تھی اپنا توازن برقرار نہ رکھ پائی اور نیچے گرتی چلی گئی----

زینت بیگم جو کہ شور کی آواز سن کر باہر آئیں تھیں بیٹی کو یوں خون میں لت پت دیکھ کر ان کے منہ سے چیخ نکل گئی

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

دوسری طرف عیشان جو کہ غصے میں کار ڈرائیو کر رہا تھا اپنے سامنے سے آنے والے ٹرک کو نہیں دیکھ پایا اور اس کی گاڑی ٹرک میں جا لگی----
اور عیشان کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا---

♡♡♡♡♡♡♡♡

کچھ ہی دیر گزری تھی جب فرح روتی ہوئی تیزی سے سیڑھیاں اترتی نیچے آ رہی تھی

ماما، ماما، وہ جو ابھی بھی ایک ہی جگہ پر بیٹھی ناجانے کن سوچوں میں گم تھی فرح کی آواز سن کر چونک گئی ----

ما،،،، ماماما، و،،،، ہہ ،،،، بھ بھا،،، ئی رونے کی وجہ سے اس سے بات بھی نہیں کی جا رہی تھی ----

کیا ہوا عیشان کو بولو فرح کیا ہوا میرے بیٹے کو ---

تم کچھ بول کیوں نہیں رہی ہو بتاؤ کیا ہوا ہے میرے بیٹے کو میرا دل بیٹھا جا رہا ہے ----

،،،، ماما وہ پاپا کی کال آئی تھی کہ عیشان بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے

پلیز ماما جلدی جلدی چلیں ----

بھائی کو ہماری ضرورت ہو گی ----

ایکسیڈنٹ کا سنتے ہی مریم شاہ سے اپنے پیروں پر کھڑا رہنا مشکل ہوگیا----

مریم شاہ گرنے لگیں تھیں جب فرح نے انہیں سنبھالا ----

ماما پلیز سنبھالیں خود کو ہمیں بھائی کے پاس بھی تو جانا ہے انہیں بھی سنبھالنا ہے----

مریم شاہ نے فرح کا ہاتھ جھٹکا اور جلدی سے باہر کی جانب بھاگی فرح بھی جلدی سے ان کے پیچھے بھاگی----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

زینت بیگم نے جلدی سے سعدیہ کو کال کی اور اس کی مدد سے صباء کو لے کر ہاسپٹل گئی ----

سعدیہ نے عیشان کو کافی دفع کال کر کے انفارم کرنا چاہا لیکن اس کا نمبر بند جا رہا تھا---

سعدیہ کو ابھی تک عیشان کے ایکسیڈنٹ کا پتا نہیں چلا تھا-----

ماہر اور صدام صاحب عیشان کو لے کر ہاسپٹل کے اندر جا رہے تھے کہ انہیں سامنے ہی زینت بیگم اور سعدیہ نظر آئیں جو صباء کو سٹریچر پر لٹائے اندر لے کر جا رہی تھیں ---

سعدیہ کی نظر بھی سامنے کی جانب اُٹھی تو وہ ساکت رہ گئی ----

عیشان ،عیشان انکل کیا ہوا عیشان کو ،،سعدیہ جلدی سے اس طرف بھاگی ----

بیٹا وہ عیشان کا ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے لیکن تم یہاں کیا کر رہی ہو---

پھر سعدیہ نے بھی صباء کے گرنے اور یہاں ہاسپٹل لے کر آنے تک کی ساری بات انہیں سنا دی-----

یا اللہ خیر،، یہ کیا ہوگیا میرے بچوں کو ----

اچھا چلو پہلے جلدی سے اُنہیں اندر لے کر چلتے ہیں تاکہ ان کا ٹریٹمنٹ ہوسکے -----

دونوں کو آئی سی یو میں شفٹ کر دیا گیا تھا ---

صدام صاحب نے سختی سے کسی بھی میل ڈاکٹر کو صباء کے کمرے میں جانے سے منع کر دیا تھا -----

زینت بیگم نے مشکور نظروں سے صدام صاحب کی جانب دیکھا-----

وہ ماں بیٹی جیسے ہی ہاسپٹل پہنچیں انہیں سامنے ہی صدام صاحب اور ماہر کھڑے نظر آئے لیکن ان کے ساتھ زینت بیگم اور سعدیہ کو دیکھ کر دونوں نے حیرانگی سے صدام صاحب کی جانب دیکھا تو انھوں نے صباء کے ایکسیڈنٹ کی بات انہیں بتا دی----

یہ سں کیسے ہو گیا بابا ،،، جب بھائی کو پتا چلے گا تو ان کی طبیعت اور زیادہ خراب ہو جائے گی ----

صدام کیا ہوا ہے میرے بیٹے کو پلیز مجھے بتائیں ----

یہ مریم شاہ پہلے والی مریم شاہ سے بہت بدلی بدلی سی لگ رہی تھی ----

میں نے بیگم صاحبہ آپ کو پہلے ہی کہا تھا اگر میرے بیٹے کو کچھ ہوا تو میں تمھیں کبھی بھی معاف نہیں کروں گا ----

انکل پلیز ابھی ان سب باتوں کا وقت نہیں ہے ماہر نے کہتے ہی مریم شاہ کو سنبھالا جو بس گرنے والی ہوگئیں تھیں ----

خالہ پلیز ہمت کریں کچھ نہیں ہوگا عیشان کو ----

دعا کرو بیگم صاحبہ کچھ نہ ہو میرے بیٹے کو ورنہ،،،،، عیشان اور صباء کی ایسی حالت انہیں اندر سے توڑ رہی تھی ----

وہ عورت جو اپنا گھر اجڑ جانے پر چپ رہی ،،اپنے والد کی وفات پر صبر کر گئی لیکن بیٹی کی ایسی حالت انہیں بھی اندر تک توڑ رہی تھی ----

آنٹی پلیز ہمت کریں کچھ نہیں ہوگا صباء کو سعدیہ زینت بیگم کو سنبھالتے ہوئے بولیں ----

،، درد سہنے میں کمال رکھتی تھی
،،، سوائے خود کے وہ سب کا خیال رکھتی تھی
،،،ہاں وہ نازوں سے پلی بابا کی لاڈلی گڑیا
،،، جانے کیسا حوصلہ بے مثال رکھتی تھی
،،،لب پہ آتی نہ تھی کبھی حرف شکایت
،،، وہ ویران آنکھوں میں لاکھوں سوال رکھتی تھی
،،،آنکھ نم تھی لبوں پہ تھا تبسم اسکے
،،، جانے کیسے وہ اتنا ضبط کمال رکھتی تھی
،، دل میں درد کا سمندر لے کر
،،، جانے آنسو کہاں رکھتی تھی
،، بے چین شہر کی وہ پر سکون لڑکی
،،رسم دنیا کا کتنا خیال رکھتی تھی

زینت بیگم کے لبوں پر بس ایک ہی دعا تھی اللہ اس کی بیٹی کو صحت یاب کر دیں ورنہ وہ زندہ نہیں بچ پائیں گی ---

یہ صدمہ ان سے برداشت نہیں ہوگا----

اور اندر آئی سی یو میں لیٹے وہ دونوں نیم بیہوشی میں بس یہی بول رہے تھے کہ وہ بے قصور ہیں ------

♡♡♡♡♡♡♡♡

ڈاکٹر آئی سی یو کا دروازا کھول کر باہر نکلے تو سب ان کی طرف بڑھے ----

دیکھیں مسٹر صدام صاحب آپ کی بیٹی کو زیادہ چوٹیں نہیں آئیں تھیں بس وہ زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے بیہوش ہوئیں تھیں اور بس ان کے لیفٹ بازو میں

فریکچر ہوگیا ہے وہ بھی انشاء اللہ جلدی ٹھیک ہو جائے گا اور اب وہ خطرے سے بھی باہر ہیں کچھ ہی گھنٹوں میں انہیں ہوش آجائے گا ---

ڈاکٹر کی بات سن کر سب نے شکر کا کلمہ ادا کیا جن میں اب مریم شاہ بھی شامل تھیں ----

لیکن میرا بیٹا ڈاکٹر ، صدام صاحب کو اچانک عیشان کا خیال آیا تو ڈاکٹر سے پوچھنے لگے ----

دیکھیں مسٹر ان کے بارے میں ابھی ہم کچھ بھی نہیں کہہ سکتے ہیں ---

ان کا خون بہت زیادہ بہہ چکا ہے ---

جگہ جگہ کانچ بھی لگی ہوئی تھی جو کہ ہم نے نکال دی ہے لیکن اس کی وجہ سے اور بھی زیادہ خون ضائع ہوا ہے ---

آپ کے پیشنٹ مینٹلی بھی نارمل نہیں ہیں اسی لیے انہیں ہوش بھی نہیں آ رہا --

آپ پلیز دعا کریں کہ وہ مینٹلی سٹیبل ہوجائیں اور انہیں جلدی ہوش آجائے ----
ان کا ہوش میں آنا بہت ضروری ہے ورنہ آپریشن کے وقت ان کی جان کو خطرہ ہوسکتا ہے -----
ڈاکٹر انہیں دعا کرنے کا کہتے واپس آئی سی یو کی طرف بڑھ گئے ---
عیشان کے ایکسیڈنٹ کی خبر سن کر ماہر کے گھر والے بھی ادھر پہنچ چکے تھے ---
سہارا ملتے ہی مریم شاہ بہن کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیں ----
اقرا نے فرح کو نہ نہ کرنے کے باوجود بھی جوس پلایا اور حوصلہ دیا جس نے کب سے رو رو کر اپنا برا حال کر لیا تھا ----
ماہر کا اس کی ایسی حالت دیکھ کر دل کٹ رہا تھا لیکن وہ کر بھی کچھ نہیں سکتا تھا کیونکہ اس وقت حالات ہی کچھ ایسے تھے----
زینت بیگم ہاسپٹل میں بنے ایک خالی کمرے میں اللہ کے ہاں سجدہ دینے اور عیشان کی لمبی عمر اور صحت یابی کی دعا کرنے جا چکی تھیں ----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

آخر چار گھنٹے کے جان لیوا انتظار کے بعد ڈاکٹر آئی سی یو کا دروازا کھول کر باہر آئے تو سب ان کی طرف بڑھے ----

ڈاکٹر کیسا ہے میرا بیٹا وہ ٹھیک تو ہے نہ مریم شاہ سب سے پہلے ڈاکٹر کی جانب بڑھیں اور ان سے پوچھا ---

اب والی مریم شاہ کی آواز میں واضع بے بسی تھی ----

الحمداللہ آپ کا بیٹا اب بلکل ٹھیک ہے انہیں ہوش آگیا تھا اور ان کا آپریشن کامیاب رہا----

کچھ ہی دیر میں انہیں روم میں شفٹ کر دیا جائے گا پھر آپ لوگ ان سے مل سکتے ہیں ---

انہیں زیادہ سے زیادہ ریسٹ کی ضرورت ہے اس بات کا خیال آپ سب لوگ رکھیے گا ----

اور آپ کی دوسری پیشنٹ کو بھی ہوش آچکا ہے تھوڑی دیر پہلے مجھے ڈاکٹر شاہدہ کی کال آئی تھی کہ آپ سب لوگوں کو انفارم کر دوں وہ خود آپ کو انفارم نہیں کر پائیں کیونکہ انہیں ایمرجنسی میں جانا پڑا ----

اور آپ سب لوگوں میں سے مس صباء کون ہیں ---

ڈاکٹر کے منہ سے صباء کا نام سنتے ہی سب نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا ----

ڈاکٹر ،مس صباء وہی ہیں جن کے بارے میں آپ نے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہمیں انفارم کیا ہے -----

اووو تو پلیز آپ لوگ جیسے ہی وہ کچھ بہتر فیل کرتی ہیں انہیں پیشنٹ سے ملوا دیں وہ بار بار ان کا نام لے رہے ہیں اور ایک ہی الفاظ بول رہے ہیں میں بے قصور ہوں ----

ڈاکٹر اپنی بات کہہ کر چلا گیا تو سب کی نظریں مریم شاہ پر ٹک گئیں ---

شاید یہی صیح فیصلے کا وقت تھا اور شاید فیصلہ ہو بھی چکا تھا ----

فرح چلو تمھاری بھابھی سے ملنے چلتے ہیں ،،یہ سننے کی دیر تھی کہ سب کے اداس چہروں پر مسکراہٹ چھا گئی ----

بہت اچھا فیصلہ کیا ہے آپ نے بیگم صاحبہ ، صدام صاحب بولے ------

اللہ میری بیگم صاحبہ کو اور مزید اچھے فیصلے کرنے کی توفیق دے آمین ثم آمین ---

صدام صاحب کی بات سن کر سب لوگ کھل کر مسکرا دیے ----

اور وہ دونوں صباء کے کمرے کی جانب بڑھ گئیں ----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ابھی زینت بیگم اسے فروٹس کھلا رہی تھیں کہ اتنے میں کمرے کا دروازا کھلا اور وہ دونوں دھیرے دھیرے سے قدموں سے چلتی اندر داخل ہوئیں -----

،،، ارے مریم بہن آپ اور فرح بیٹی یہاں

عیشان بیٹا تو اب ٹھیک ہیں نہ ----

صباء کی سوئی تو کہیں اب پر ہی آکر ٹک گئی --

مطلب عیشان کو کچھ ہوا ہے اس کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا ----

صباء آپی بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور اب وہ بلکل ٹھیک ہیں لیکن بیہوشی کی حالت میں بھی آپ کا ہی نام لیے جا رہے ہیں اور آپ سے ملنے کا کہہ رہے ہیں

ڈاکٹر نے کہا ہے کہ بھائی بار بار ایک ہی لفظ کہہ رہے ہیں کہ وہ بے قصور ہیں

مریم شاہ نے بھی روتے ہوئے ردا کے گھر میں سب کو سچ بتانے سے لے کر ڈاکٹر کے صباء کو عیشان سے ملوانے تک کی ساری زندگی زینت بیگم کو بتا دی

صباء میں تمھیں بھی بتا دوں میرے بیٹے کو ان سب چیزوں کا کچھ بھی پتا نہیں تھا وہ بے قصور ہے وہ تم سے پیار ضرور کرتا تھا لیکن اس کا اظہار نکاح کی صورت میں کرنا چاہتا تھا وہ ررا نے حالات ہی کچھ ایسے پیدا کر دیے کہ سب کچھ الٹ ہوگیا

صباء کو اپنے کہے گئے الفاظوں پر شرمندگی محسوس ہونے لگی کہ اس نے عیشان کو وہ سب الفاظ کیوں بولے ----

زینت بیگم پلیز مجھے صباء کو اپنے ساتھ لے کر جانے دیں ،،میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں میرے بیٹے کی زندگی کا سوال ہے --

اپنی اولاد کو تکلیف میں دیکھ کر ماں کچھ بھی کر سکتی ہے جیسے آج مریم شاہ کر رہی تھی ----

وہ عورت جو اس لڑکی کو بے حیا جیسے القابات سے نواز رہی تھی آج اسے اپنے ساتھ لے کر جانے کے لیے ہاتھ تک جوڑ رہی تھی ----

زینت بیگم نے جلدی سے ان کے ہاتھ تھامے اور ان کے آنسو صاف کیے ----

کیسا باتیں کر رہی ہیں آپ عیشان میرا بھی تو بیٹا ہے --

چلو صباء جلدی سے حجاب کر لو اور آؤ چلیں ان کے ساتھ ----

صباء نے جلدی سے حجاب کیا تو وہ سب عیشان کے کمرے کی جانب چل دیں ----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ماضی

زینت بیگم کو طلاق دینے کے بعد ایک دن معاویہ کہیں جا رہا تھا کہ اس کا کار ایکسیڈنٹ ہو گیا اور موقعے پر ہی ان کی موت ہو گئی ---

ان کے لیے سب سے زیادہ بد نصیبی کی بات یہ تھی کہ ان کی میت کو کاندھا دینے کے لیے ان کا کوئی بھی اپنا نہیں تھا ----

ان کی موت پر رونے والا بھی کوئی نہیں تھا---

زینت بیگم کو جب ان کی موت کی خبر ہوئی تو انہیں افسوس تو ہوا تھا لیکن وہ کر بھی کچھ نہیں سکتی تھی ----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

حال

وہ سب جیسے ہی عیشان کے کمرے کے باہر پہنچیں تو ایک اچھی خبر ان کی منتظر تھی -----

عیشان کو ہوش آچکا تھا اور اسے روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا ---

صدام کیا ہم اپنے بیٹے سے مل سکتے ہیں ---

ہاں مل سکتے ہیں لیکن ڈاکٹر نے کہا ہے کہ ایک وقت میں صرف ایک ہی انسان اندر جا سکتا ہے ----

صباء ابھی بھی ایک ہی جگہ پر ساکت سی بیٹھی ہوئی تھی ----

مریم شاہ کی نظر اس پر پڑی تو انہیں اپنے کیے گئے الفاظ پر افسوس محسوس ہوا ---

انہوں نے پیار سے صباء کے سر پر ہاتھ رکھا اور اسے اندر جانے کا کہا-----

وہ جیسے ہی روم میں داخل ہوئی تو اس کی نظر پٹیوں میں جکڑے عیشان پر پڑی تو وہ اندر تک کانپ گئی ----

اس کے خود کے بازو پر بھی پلاسٹر لگا ہوا تھا----

اس نے جلدی سے خود کو کمپوز کیا اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کی طرف بڑھ گئی ----

وہ بڑے غور سے اسے دیکھ رہی تھی جس کی آنکھیں بند تھیں شاید وہ سو رہا تھا اور اس کے منہ سے ماسک لگا ہوا تھا-----

یہ تو وہ عیشان شاہ نہیں تھا جسے اس نے کچھ دیر پہلے پارٹی میں دیکھا تھا-----

اور وہ پارٹی کی جان لگ رہا تھا ----

اسے پتا ہی نہیں چلا کب آنسو اس کی آنکھوں سے بہہ گئے --- وہ کرسی بیڈ کے قریب کر کے اس پر بیٹھ گئی-----

اور نظریں عیشان کے چہرے پر جما لیں-----

وہ جو ابھی ابھی کچی پکی نیند سو رہا تھا اسے اپنے آس پاس کسی کا جانا مانا سا احساس محسوس ہوا تو جلدی سے اپنی آنکھیں کھولیں ----

لیکن جیسے ہی اس کی نظر آنکھیں بند کیے بیٹھی صباء پر پڑی تو اس کی آنکھیں حیرانگی اور خوشی کی ملی جلی کیفیت سے پوری کھل گئیں -----

سنو اے ہم سفر میری

مجھے تم سے یہ کہنا ہے

مجھے تم سے محبت تھی

مجھے تم سے محبت ہے

مرے دن رات میں تم ہو

مری ہر بات میں تم ہو

خوشی کے جتنے موسم بھی
تمہارے ساتھ دیکھے ہیں
مرے جیون کا حاصل ہیں
،تمہارے نام کے جگنو
،تمہارے لمس کی خوشبو
تمہارے پیار کا جادو
مری رگ رگ میں شامل ہیں
میں اپنی ذات کے چاہے کسی موسم میں رہتا ہوں
ہر اک موسم تمہارا ہے
تمہارا ساتھ پیارا ہے
مرے ہر پل میں رہتی ہو
جو میرا دل ہے پاگل سا

اسی پاگل میں رہتی ہو

سنو !تم سے یہ کہنا ہے

کہ تم میری محبت سے کبھی مت بدگماں ہونا

کہ میری زندگانی کے سبھی رستے جو سچ پوچھو

تمہاری سمت آتے ہیں

میں تم سے دور رہ پاؤں یہ اب ممکن نہیں جاناں

سنو !عہد محبت کی مجھے تجدید کرنی ہے

پرانی بات ہے لیکن مجھے پھر بھی یہ کہنی ہے

مجھے تم سے محبت تھی، مجھے تم سے محبت ہے

ہر اک موسم تمہارا ہے

تمہارا ساتھ پیارا ہے

سنو اے ہمسفر میریسنو اے ہم سفر میری

مجھے تم سے یہ کہنا ہے
مجھے تم سے محبت تھی
مجھے تم سے محبت ہے
مرے دن رات میں تم ہو
مری ہر بات میں تم ہو
خوشی کے جتنے موسم بھی
تمہارے ساتھ دیکھے ہیں
مرے جیون کا حاصل ہیں
،تمہارے نام کے جگنو
،تمہارے لمس کی خوشبو
تمہارے پیار کا جادو
مری رگ رگ میں شامل ہیں

میں اپنی ذات کے چاہے کسی موسم میں رہتا ہوں
ہر اک موسم تمہارا ہے
تمہارا ساتھ پیارا ہے
مرے ہر پل میں رہتی ہو
جو میرا دل ہے پاگل سا
اسی پاگل میں رہتی ہو
سنو !تم سے یہ کہنا ہے
کہ تم میری محبت سے کبھی مت بدگماں ہونا
کہ میری زندگانی کے سبھی رستے جو سچ پوچھو
تمہاری سمت آتے ہیں
میں تم سے دور رہ پاؤں یہ اب ممکن نہیں جاناں
سنو !عہد محبت کی مجھے تجدید کرنی ہے

پرانی بات ہے لیکن مجھے پھر بھی یہ کہنی ہے
مجھے تم سے محبت تھی، مجھے تم سے محبت ہے
ہر اک موسم تمہارا ہے
تمہارا ساتھ پیارا ہے
سنو اے ہمسفر میری

عیشان کو ہلتا ہوا محسوس کر کے صباء نے بھی جلدی سے اپنی آنکھیں کھول لیں

دونوں کی نظریں ملیں ایک کی نظروں میں واضع شرمندگی تھی جبکہ دوسرے کی نظروں میں محبت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ----

اب بس اس کمرے میں وہ دونوں تھے اور ان کی پاکیزہ محبت -----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کچھ عرصے بعد

آج وہ صباء معاویہ سے صباء عیشان شاہ بنی عیشان شاہ کے کمرے میں پھولوں سے سجی سیج پر بیٹھی تھی ---
اور ستائشی نظروں سے پورے کمرے کو دیکھ رہی تھی -----
جہاں ہر طرف گلاب ہی گلاب تھے ----
کہیں کہیں رنگ برنگی کینڈلز لگی ہوئی تھیں ----
جو کہ بڑا ہی رومانٹک سا ماحول پیدا کر رہی تھی ----
اسے خبر ملی تھی کہ کمرے کو عیشان نے خود سجایا ہے ---
دروازا کھلنے کی آواز پر اس نے جلدی سے اپنا گھونگھٹ ٹھیک کیا----

عیشان کی خوشی کا آج کوئی ٹھکانہ نہیں تھا آج اس نے اپنی محبت کو بغیر حجاب کے دیکھنا تھا-----

اس نے دروازہ کھولا اور کمرے میں اپنے قدم رکھتے ساتھ ہی دروازا لاک کر دیا

وہ دھیرے دھیرے سے قدم اٹھاتا شان سے بیڈ پر اس کے سامنے آکر بیٹھ گیا

السلام علیکم !کیسی ہیں آپ ،،،اس نے اپنی شریک حیات پر سلامتی بھیجتے ساتھ ہی اس کا حال بھی پوچھ ڈالا-----

وعلیکم السلام !ٹھیک آپ کیسے ہیں بدلے میں اس نے بھی اپنے ہمسفر پر سلامتی بھیجی اور اس کا حال پوچھا-----

اب تو ہم بلکل ٹھیک ہیں آپ نے جو ہمارا حال پوچھ لیا وہ تھوڑا شوخی سے بولا

اس کے انداز پر صباء کے چہرے پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ چھا گئی ----
اگر آپ کو برا نہ لگے تو کیا اب میں آپ کا یہ گھونگھٹ اٹھا سکتا ہوں ----
قسم سے یہ کمبخت دل آپکا حسین مکھڑا دیکھنے کی بہت تمنا کر رہا ہے -----
اور کہیں ایسا نہ ہو کہ میں آپ کا گھونگھٹ اٹھاؤں آپ غصے سے اپنا رخ موڑ لیں

اس نے صباء کو آفس والا واقع یاد دلوایا تو وہ مسکرا دی -----
عیشان نے اس کا گھونگھٹ اٹھا دیا اور اسے دیکھتے ہی دنگ رہ گیا----
کیونکہ صباء بہت خوبصورت لگ رہی تھی ----
عیشان کو تو وہ سرخ رنگ کے لہنگا میں مہارت سے میک اپ کیے کوئی حور ہی لگ رہی تھی ----
ایسی حور جو آسمان سے صرف اسی کے لیے اتاری گئی ہو----

وہ اس کے خوابوں کی طرح اس کا ہاتھ تھامے اپنی محبت کا اقرار مانگ رہا تھا اور اسے لگ رہا تھا جیسے اس کے خواب سچ ہوگئے ہوں جو ہمیشہ اسے آتے تھے

عیشان کی محبت پر تو صبا پہلے ہی ایمان لے آئی تھی مگر آج اس طرح سے ایشان کو اظہار محبت کرتا دیکھ کر خوشی کے مارے ایک آنسو اس کی آنکھ سے نکل کر اس کی گال پر بہہ گیا جسے عیشان شاہ نے محبت سے اپنے ہونٹوں سے چن لیا----

اس کے ہونٹوں کا لمس پاتے ہی وہ بھی اپنی آنکھیں بند کر گئی ----

اور اس کے پہلے لمس کو محسوس کرنے لگی----

جان من آج کے بعد میں تمھاری ان خوبصورت آنکھوں میں نمی نہ دیکھوں ----

ٹھیک ہے نا،، تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی-----

عیشان نے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل سے ایک ڈبی نکالی اور اس کے ہاتھوں پر رکھ دی

صباء نے ڈبی کھول کر دیکھی تو اس کے اندر ایک خوبصورت سی انگھوٹی تھی ----

جس پر ایس لکھا ہوا تھا ----

کیسا لگا گفٹ ،، یہ تو بہت خوبصورت ہے عیشان ---

،، تھینک یو سو مچ

میں پہنا دوں ،، عیشان نے سوال کیا ----

تو صباء نے انگھوٹی اس کی طرف بڑھا دی ---

عیشان نے انگھوٹی پکڑ کر اس کی انگلی میں پہنا دی اور وہاں اپنے لب رکھ دیے-----

وہ شرما کر اپنا چہرہ جھکا گئی -----

شرم کے مارے اس کے گال لال ٹماٹر ہوگئے -----

عیشان بھی اس کی اداؤں پر صدقے واری جا رہا تھا ----

عیشان نے شدت سے اسے اپنی بانہوں میں بھر لیا اور وہ زور سے اپنی آنکھیں میچ گئی ----

اور اس کی دھڑکنوں کو سننے لگی ----

میری ایک چھوٹی سی خواہش ہے عیشان کیا آپ پوری کریں گے----

جان من بولو میں تمھاری ہر خواہش پوری کروں گا-----

عیشان مجھے آپ کے ساتھ شکرانے کے نوافل ادا کرنے ہیں ---

اس کی چھوٹی سی خواہش سن کر عیشان اندر تک سرشار ہو گیا-----

ارے بس اتنی سی خواہش ،،،اٹھو ابھی پوری کر لیتے ہیں ----

کچھ وقت کے بعد وہ دونوں وضو کیے جائے نماز پر کھڑے تھے ----

عیشان آگے جبکہ صباء اس سے تھوڑا سا پیچھے کھڑی تھی ----

ان دونوں نے اپنے رب کے حضور شکرانے کے نوافل ادا کئے اور اپنی آنے والی خوشحال نئی زندگی کے لیے دعا کی ------

انہوں نے جائے نماز تہہ کر کے سائیڈ پر رکھا۔۔۔۔

عیشان نے صباء کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں بھر کر اس کے ماتھے پر اپنی محبت کو مہر ثبت کی۔۔۔۔۔

پھر اسے بانہوں میں بھر کر بیڈ پر لے گیا۔۔۔

اس کا دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھ دیا۔۔۔۔

اسے بیڈ پر لٹاتا اس پر جھکتا چلا گیا۔۔۔۔۔

تمھاری خواہش تو میں نے پوری کر دی ہے اب میری باری ہے کہتے ساتھ ہی وہ اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت میں لے گیا۔۔۔۔

وہ اپنے پیار کی خوشبو سے اس کا تن من مہکاتا چلا گیا۔۔۔۔

اپنی محبت شدت اس پر نچھاور کرتا چلا گیا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡